6917

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

جملہ حقوق بذریعہ

خدای برحق وخالق مطلق کا بے انتہا شکر واحسان کہ کتاب مستطاب مسمی بہ

[illegible]

منقذ العرفان ترجمہ تکمیل الایمان

مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جسکو علامہ زمان مولانا حکیم [illegible]

اردو زبان مین ترجمہ کیا اور اس متن کو حواشی متین وشرح مبین سے مزین فرمایا

رجسٹری محفوظ ہین

در مطبع خادم الاسلام واقع دہلی مطبوع شد

Marfat.com

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

جملہ حقوق بذریعہ

خدائے برحق وخالق مطلق کا بے انتہا شکر واحسان کہ کتاب مستطاب مسمیٰ بہ

مسلک العرفان ترجمہ تکمیل الایمان

مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حسب الحکم علمائے زمان مولانا حکیم رحیم بخش صاحب

اردو زبان مین ترجمہ کیا اور اس متن کو حواشی متین وشرح مبین سے مزین فرمایا

رجسٹری محفوظ ہین

در مطبع خادم الاسلام باہتمام محمود میرزا [illegible] طبع

قیمت ۱۰

135443

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؐ

ہزار ہزار احسان اوس واجب الوجود کا جسنے تمام مخلوقات کو عدم سے بحکم کُن موجود فرمایا لاکھ لاکھ شکر اوس معبود کا جسنے ولقد کرمنا بنی آدمؐ کا تاج آدمی کے سر پر پنہایا اوسکی ہدایت کے واسطے کتابین اور رسول بھیجے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا خلعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت فرمایا اعانت دین کے لئے لقد رضی اللہ عن المومنین کے خطاب سے خلفائے راشدین واصحاب کاملین کو معزز کیا اور پیشوائے اُمت بنایا۔

ابیات

بر نبی و آل و اصحابش مدام	تا قیامت صد درود و صد سلام
شافع روز جزا ہے اونکی ذات	امتِ عاصی کی ہے اُن سے نجات

براداران اسلام کی خدمات مین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض ہے کہ آدمی دو جزو یعنے بدن اور روح سے مرکب ہے بدن مین جو امراض۔

لہ یہ آیۃ سورہ بنی اسرائیل مین ہے اور بیشک بزرگی دی ہمنے آدمؑ کی اولاد کو ۱۲ ۔ ته اور لیکن رسول اللہ کا ہے اور ختم کرنے والا ثبوت کا یا مہر نبوت کے دیکھے کہ آخر مین ہوتی ہے ۱۲ یہ آیت سورہ احزاب مین ہے ته یہ آیت سورہ فتح مین ہے اور اُسکے آگے یہ ہے یعنے بیشک اللہ راضی ہوا مومنون سے جب اُنہون نے بیعت کی درخت کے نیچے اور اونمین مشہور دس کے نام ہین حضرت ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ عثمان ذوالنورین علی مرتضی۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعید۔ سعد۔ عبد الرحمن۔ ابو عبیدۃ الامین رضی اللہ عنہم اجمعین۔ انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اور اول کے چارون حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاریار کہلاتے ہین اور یہ بیعت بمقام حدیبیہ کیکر کے درخت کے تلے قریش سے لڑنے کے باب مین کی تھی تمام قصہ اسکا انشا اللہ تعالے آگے آویگا۔ اس آیت کی تفاسیر مین لکھا ہے ایک ہزار پانسو بیس صحابی اس بیعت مین شریک تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو جنتی

Marfat.com

کفیات واخلاط کی زیادتی اور کمی سے پیدا ہوتی ہین اونکے معالجے اور صحت بدن کی قایم رہنے
کی تدبیرون کی جاننے کو علم ابدان اور علم طب کہتے ہین اور اس علم کی ہرفن کی کتابین ہر زبان مین
بہت ہین اور روحکی بیماریون کی معالجات اور اوسکی صحت کی قیام کی وجوہات کے معلوم کرنے
کو علم دین اور علم اخلاق کہتے ہین اور اخلاق حسنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چلن ہے جس
کا نام شریعت مصطفویہ وطریقہ دین اسلام ہے اللہ تعالے نے فرمایا انک لعلی خلق عظیم جیسے
بدن کے امراض مین سے بعضی مہلک ہین بعضے لاعلاج بعضے علاج پذیر بعضے مرض بعضے عرض
اسیطرح روح کی بیماریون مین بھی بعضے مہلک ہین جیسے کفر وشرک باللہ کہ ہمیشہ کا عذاب
اور خبث سے محرومی انکی سزا ہے کہ موت سے بھی بدتر ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و
یغفر مادون ذلک لمن یشاء انہ یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ بعضے لاعلاج ہین جیسے
جہل مرکب بعضے علاج پذیر ہین جیسے اوگناہ بعضے اصل مرض ہین جیسے عقاید بد بعضے عرض
ہین جیسے برے عقاید کے سبب برے عمل ظہور مین آتے ہین اور جس طرح بدن کے خون
کے واسطے مسہل معالجہ عام ہے کہ مرض کے مادہ کو بدن سے نکال کر بدن کو دہو دیتا
ہے اسیطرح روح کی بیماریون کے ہر مادے کی صاف کرنے والی اور روح کی پاک کرنے والی
توبہ ہی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ النصوحا عسے

؎۱ کیفیتین چار ہین گرمی سردی خشکی تری صرف اونکی زیادتی وکمی سے جو مرض پیدا ہوتے ہین اونکو ساذج کہتے ہین اور اخلاط بھی چار ہین خون گرم
تر ہے صفرا گرم خشک بلغم سرد وتر سودا سرد خشک انکی زیادتی وکمی سے جو مرض پیدا ہوتے ہین وہ مادی کہلاتے ہین ؎۲ اخلاق
فاضلہ وحسنہ یعنے اچھی برتاؤ وہ حد معتدل شرعی پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے اوسکی ضد اخلاق ذمیمہ وسیہ یعنے برے چلن اور وہ حد
اعتدال شرعی کے افراط وتفریط سے پیدا ہوتی ہین مثلا مال خرچ کرنے کا درمیان توسط سخاوت ہے زیادتی اوسکی تبذیر کمی اوسکی بخل
تفسیر ہے یہ دونون مذموم ہین اللہ تعالے نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط اے نبی
نہ لٹکا اپنے ہاتھ کو گردن مین اور نہ کہول اوسکو بالکل ایسا ہی بدن کی طاقت کو اوسکے موقع پر اعتدال کے ساتھ خرچ کرنے کا نام شجاعت ہے
غیر موقع اور زیادتی اوسکی تہور کمی اوسکے نامردی ہے یہ دونون بھی برے ہین جب ہر چیز مین اعتدال ٹہہرے تو اعتقاد [illegible]
کہ خداتعالے کو سب سے بڑا اور سب کا خالق قدیم جانے اور رسولون کو اوسکے بندے اور پیغمبر اور حضرت محمد رسول اللہ [illegible]
سب پیغمبرون سے افضل سمجھے پس اگر کسی پیغمبر کو خداتعالے کی برابر یا اوسکی خدائی مین شریک یا اوسکا بیٹا [illegible]
اور پیغمبرون کو عوام کے برابر مرتبہ مین جانے یا اونکی پیغمبری مین شک کرے تو یہی کافر ہوجاتا [illegible]
اونہین اپنی طرف سے کمی زیادتی نہ کرے اور سب کو برابر ہی نہ سمجھے [illegible] فرق مراتب [illegible] تون مین ہی بے
شک تو بڑے خلق پر ہے ؎۳ مرض جو اخلاط وکیفیات کی زیادتی وکمی سے [illegible] یا تفرق اتصال سے جیسے زخم مرض جو
کسی مرض کے سبب سے ہو جیسے درد سر بخار کے سبب اور درد ورم [illegible] ؎۴ یہ ایت سورہ نسا مین ہے بیشک اللہ تعالے [illegible]

ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور جس طرح بدن کی صحت کہانے پینے حرکت سکون وغیرہ مین پرہیز کئی بغیر قایم نہین رہ سکتے اور بے پرہیز دوا بھی مرض کو کامل فائدہ نہین کرتے اسی طرح روح کی صحت بھی منہیات شرعی سے پرہیز کی بغیر قیام نہین کرسکتے اور نہ بیماریان گناہ کی دفع ہوسکین اسی لئے اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پرہیز کو لباس بناکر پہن لو کہ تمہارا ایک رونگٹا بھی پرہیز کے لباس سے باہر نہ رہے ولباس التقوی ذلک خیر اور دو جزو انسانی مین سے بدن فانی ہے اور روح باقی غیر فانی اس لئے روح کی بیماریان بدن کی بیماریون سے بہت سخت ہین کیونکہ بدن کے فنا ہوتے ہی فوراً سب بیماریان بدن کی جاتی رہتی ہین اور جو امراض روح کو لگ جاتے ہین۔ اور روح اُن کو یہان سے کماکر اپنے ساتھ لی جاتی ہے وہ اُس مین سے کب زایل ہوسکتے ہین۔ لہذا آدمی کو روح کی بیماریون کے امراض سے بہت ہی زیادہ فکر کرنا چاہئے۔ اور اُن کے معالجے اور روح کے باب مین بہت ہی کوشش کرنی چاہئے۔ سو روح کے مرض دو طرح کے ہین ایک وہ جو روح کی ہلاکی یعنے عذاب دائمی کا سبب ہون جیسے عقائد فاسدہ کہ کفر و شرک وارتداد والحاد کا باعث ہوتے ہین اور سزا ان کی عذاب ہمیشگی کا ہے دوسرے وہ کہ روح کی عزت کو گھٹاوین۔ اور اوسکو ترقی مدارج سے باز رکھین جیسے عبادات اور اعمال صالحہ مین سستی اور معاملات مین کجی بس قسم اول کا معالجہ عقائد کی درستی ہے۔

سلہ یہ آیۃ سورۂ تحریم مین ہے اے ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ سچی قریب ہے کہ رب تمہارا بخشدے تمہارے گناہ توبہ کے معنے گناہ سے باز آنا اور اللہ تعالے کی طرف رجوع کرنا اور اوسکی تین شرطین ہین اول جس گناہ سے توبہ کرے اوسکی برائی دل مین ہو اور پچھلے کئے پر ندامت ہو دوسرے آیندہ کو اُس کام کے ترک کرنے کا قصد مصمم دل مین ہو تیسرے اُسی وقت ترک کردے اور اوسکے اسباب سامان کو بالکل مٹادے اور سچی یہ ہے کہ پھر وہ گناہ نہ کرے بیت سبح در کف توبہ بر لب دل پر از ذوق گناہ معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما ۱۲ سلہ توبہ کرنے والا گناہ سے اُس شخص کے مانند ہوتا ہے کہ جسنے ایک گناہ بھی نہین کیا یہ حدیث ابن ماجہ اور بیہقی نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے سلہ یہ آیت سورہ اعراف مین ہے اور لباس پرہیزگارون کا بہتر ہی لباس ظاہری سے کہ اس سے بدن کی عزت ہے دنیا مین اور بچاؤ گرمی اور جاڑے سے اور اس سے روح کی عزت ہے آخرت مین اور بچاؤ دوزخ کی آگ سے سلہ منتخب مین ہے کہ کفر کافر کے بیشی سے ناشکری کرنی اور شرک برابر ہونا اور اعتقاد مین کسیکو خدا کے برابر کرنا ارتداد الف کے زیر سے رد ہونا اور اسلام سے پھر جانا اور الحاد مجادلہ کرنا اور دین سے پھر جانا سلہ احکام شرعی دو قسم پر ہین ایک وہ کہ اعتقاد کے ساتھ متعلق ہین اونکو اصلیہ اور اعتقادیہ کہتے ہین اور اونکی علم کو علم توحید اور صفات بولتے ہین اور اونکی ثبوت و دلائل کے بیان کا نام علم کلام ہے دوسرے وہ کہ کیفیت عمل کے ساتھ متعلق ہین اونکو فرعیہ وعملیہ کہتے

Marfat.com

آوسکے بیان کو علم عقائد کہتے ہین اور دوسری قسم کا علاج عبادات اور معاملات کا سنوارنا ہے جسکا بیان علم فقہ مین بسط وکشاد کے ساتھ موجود ہے اور اصل ان سب کی قرآن اور حدیث ہے علم فقہ کی کتابین بھی ہر زبان مین بے شمار ہین اور علم عقاید کی کتابین بھی ہر زبان مین بہت ہین لیکن اوردو زبان مین ایسا رسالہ کہ عام فہم اور مختصر ہو اور اکثر مسائل کا جامع ہو اب تک نظر نہین آیا اس لئے اس ہیچمدان عاصی **رحیم بخش** دہلوی بن جناب ملا نک آب حضرت شیخ نور محمد تھا تیسرے قدس اللہ سرہ نے چاہا کہ ایک رسالہ مختصر بصفات مذکورۃ الصدر محض بہ نیت فائدہ برادران اسلامی اُردو خوانان وبہ امید ثواب اُخروی قلم مین لاوے کہ یکایک اس بے بضاعت کے دل مین مثل الہام ہے پیکا کہ اگر کتاب مستطاب مستغنی عن البیان مسمی بہ **تکمیل الایمان** وتصدیق الایقان حضرت شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کیا جاوے انشاء اللہ تعالے ایسا ہی مفید ہووے بنا بران اس ناقابل ہیچمیرز نے صرف اللہ تعالے پر توکل کرکے رسالہ موصوف الذکر کا ترجمہ ان شرائط سے شروع کیا اول اُردو زبان عام فہم بے تکلف ہو کہ ہر شخص کی سمجھ مین بلا تکلیف آوے دوسرے محاورہ اُردو کے درستی ترجمہ لفظی کے لحاظ پر مقدم رہے تیسرے متن عربی بانفسہ مع ترجمہ نقل کیا جاوے چوتھی شرح کی عبارت مین جہان طوالت ہو حتے المقدور ترجمہ مین اختصار ہو لیکن مفید کوئی مضمون اوس کا ہاتھ سے نہ جاوے پانچوین جہان ۔

ملہ غیاث اللغات مین منتخب لغات [illegible] سے نقل کیا ہے کہ [illegible] سے خوش اور پاک [illegible] منقول کا صیغہ ہے استطابت [illegible] اور [illegible] اوسکا طیب ہے [illegible] بالکل [illegible] ہی اہم [illegible] تھا یہ ہے اصل [illegible] جب اہل اسلام کی علما [illegible] ہوئین اور اہل فارس [illegible] اوس زبان کا لقب ریختہ ہوا یہ شاہ جہان بادشاہ کی عہد مین ان کے لشکر کے بازار [illegible] اُردو [illegible] فارسی وغیرہ ہر ملک کے آدمی آپس مین ملے اور سب کی بولیان ملکر ایک نئی [illegible] اُردو ہوا [illegible] لکھائی کی [illegible] اقسام اشیا سے طیار کرے [illegible] تصرف [illegible] اور یہی لذت وکیفیت پیدا ہوئی پس جب اس زبان مین اچھے لوگون نے تصرف کیا اور [illegible] سے الفاظ [illegible] اور [illegible] بھگتی وغیرہ الفاظ جو اگلے شعرا باندھتے تھے سب متروک ہوگئے نہایت [illegible] فصاحت آئین پیدا ہوئے اور [illegible] کے شباب کا غدر سے پہلے تک تھا بعد غدر کے تمام جہان کا غدرسمٹ کر اس بولی مین [illegible] بے شک تھے اس مین داخل ہوئے اور دن بدن بگڑتی جاتی ہے کلمہ فصیح وہ ہے جسکے حروف [illegible] متعارف ہو اور کلام فصیح وہ ہے کہ قواعد نحوی مین درست ہو اور جسکے کا سمجھنا [illegible] گران ہو جاوے گو ہر کلمہ بجائے خود فصیح ہو اور ضعف تالیف وتعقید وتنافر سے پاک ہو [illegible] زبان [illegible] پیدا [illegible] ہوتی ہے ۱۲

شرح کی عبارت ایسی مختصر ہو کہ تصریح کی حاجت ہو تو وہان توضیح مطلب کے لئے کچھ الفاظ بڑہائے جاوین چھٹے اِس ترجمہ مین آیات کلام مجید اور احادیث نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان آوین اِن کا ترجمہ معہ بعض فوائد حاشیہ پر ثبت کیا جاوے اور ترجمہ کے ساتھ آیت کا نشان اور حدیث کی تشریح بھی لکھے جاوے اور لغات اور اصطلاحات کے معنے بھی قلم مین آوین کہ متن مین طوالت نہو اور تفہیم مطالب مین قصور نہ رہے ساتوین اگر متن مین کسی آیت یا حدیث کا نشان دیا ہو تو وہ بجنسہ معہ ترجمہ حاشیہ پر تحریر ہو اگر حاشیہ پر اُس کی گنجایش نہووے تو اُس کا اختصار یا ایک ٹکڑا جو مطلب کو کافی ہو درج کیا جاوے آٹھوین اگر متن مین کسی آیت یا حدیث کا ٹکڑا لکھا ہو تو وہ بشرط گنجایش حاشیہ پر پوری یا باقی درج کی جاوے اگر ضروری سمجھی جاوی نوین اگر متن مین کوئی مضمون قصہ طلب ہو یا دلیل کا محتاج ہو تو قصہ اور دلیل اُوسکے حاشیہ پر مذکور ہو دسوین اشعار فارسی وعربی کو برقرار رکھا جاوے اور اِن کا ترجمہ اُردو نظم مین اُن کے آگے بھی لکھا جاوے اب پورا کرنا اور خلقت کو فائدہ پہونچانا قبول کرنا اور ثواب عطا فرمانا یہ سب اللہ تعالےٰ ہی کے کام ہین اُن کے اُمید سوائے اُوسکی ذات پاک کی کسی سے نہین ہے اس کتاب مین اگر کہین بھول چوک ہو تو قابل عفو ہے کہ بشر ہر وقت خطاوار ہے اور اس خطاوار کو اپنے قصور پر اقرار ہے نام اِس رسالہ کا۔

منفد الایمان ترجمہ تکمیل الایمان ہے یہ نام تاریخی ہے اور اُوسکا ایک لقب تاریخی روح الرضوان ہے دوسرا قالع الطغان تیسرا مرکی حجت ضمیر الانسان

منتخب مین تاریخ کے معنے لکھے ہین کسی چیز کا وقت پیدا کرنا اور مورخین کی اصطلاح مین کسی بڑی واقع کی وقت مقررہ وتعین ہے کہ اُوس سے تاریخ کی ابتدائی جاوے جیسے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا وقت کہ اُوس سے سنہ ہجری لئے جاتے ہین یا عیسے علیہ السلام کے تولد کا زمانہ کہ سنہ عیسوی اُس سے شروع ہوئے ہین یا ہر بادشاد کے تخت پر بیٹھنے کا عہد کہ اُوسکے سنہ جلوس کا اُوسی ہنگام سے آغاز ہوتا ہے کسی دوسری واقع کے وقت تکسکی تعداد کو تاریخ کہتے ہین جیسے کسی بزرگ یا بادشاہ کا تولد یا جلوس یا وفات کا زمانہ یا کسی کتاب کی تصنیف کرنے کی تعداد کو کبھی حرف لفظون مین لکھ دیتے ہین خواہ نظم مین خواہ نثر مین اور کبھی اُس تعداد کے لفظون کی جگہ ایسا کلمہ یا جملہ یا مصرعہ رقم کرتے ہین کہ اُوسکا مضمون اُوس واقع پر دلالت کرتا ہو اور اُوسکے عدد ابجد کے حساب سے اُوس وقت کی سنہ کی تعداد کے برابر ہون اور ابجد ان آٹھ لفظون کا نام ہے کہ اُونمین اٹھائیس حروف جو زبان عرب مین مستعمل ہین بغیر تکرار کے جمع کئے ہین۔ ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ۔ اور عدد اِن حروف کے یون مقرر کئے ہین کہ الف کا ایک بے کے دو اسطرح ہر حرف کیلئے ایک ایک عدد بڑہاتے گئے یہانتک کہ یے کے دس ہوئے پھر ہر حرف کیواسطے دس دس بڑہائے کہ قاف کے سو ہوئے پھر ہر ایک کے لئے سو سو بڑہائے کہ کے ہزار ہوئے اور اِس حساب کا نام جمل ہے جیم پیش اور میم کی تشدید سے کسی نے اُوسکو دو بیتون مین درج کیا ہے قطعہ یگان شمار ز ابجد حروف تا حطی۔ ولیک از

چوتھا دفع امراض ۱۳۰۲ وہم جان پانچوان معتقدات مومنان ۱۳۰۲ اہل دین چھٹا سلم النبوت ۱۳۰۲ دیدۂ یقین اور ایک قطعہ تاریخ یہہ ہے۔

بفضل خدا مجھ سے ناداں نے	لکھا جبکہ اس شان کا ترجمہ
خرد نے کہا اس کی تاریخ لکھہ	کہ تکمیل الایمان کا ترجمہ ۱۳۰۲

وصلے اللہ تعالے علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتہ وہو ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ ۱

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبین وآلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین امّا بعد اس کے کہتا ہے فقیر حقیر اضعف عباد اللہ القوی الباری عبد الحق بن سیف الدین ترک دہلوی بخاری کہ نام اس رسالہ کا تکمیل الایمان وتصدیق الایقان ہے اور اس مین عقاید دین اسلام کا موافق طریقہ اہل سنت والجماعت کے بیان ہے مشتمل ہے فوائد شریف ومعانی لطیف پر مطالب کے تقریر مین ایسی وضاحت اور کلام مین وہ فصاحت کہ خدا چاہے تو دلون مین کارگر ہو اور نور یقین کا زیادہ کرے لکھا ہے سینے اوسکو ہر مومن طالب اور طالب صادق کے واسطے اور اس مین مذہب حق اور قول صحیح کے بیان پر اقتصار کیا مذاہب واقوال باطلہ کے ذکر سے اجتناب کیا بحث وجدال وقیل وقال کا رستہ نچلا دلائل کلامیہ سے وتدقیقات فلسفیہ کے میدان مین قدم نہ رکھا کہ طالب کو ورطۂ حیرت وتذبذب مین نہ ڈالے اور وصول مقصد وحصول مطلب سے باز نرکھے انہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق ؕ

درود واللہ تعالے کا اوسپر کہ اوسکا تمام خلقت سے افضل ہے اور نام اوسکا محمد ہے اور اوسکے تمام آل اور اصحاب پر اللہ تعالے کی رحمت کے سبب کہ وہ سب رحم کرنے والون کا رحم کرنے والا ہے اور سب تعریفین اللہ کو ثابت ہین کہ پالنے والا جہانون کا ہے اور درود وسلام پیغمبرون کے سردار اور متقیون کے امام حضرت محمد مصطفٰے پر اور اونکی تمام اولاد اور صحبت مین رہنے والون اور اونکی پیروی کرنے والون پر ۱ ؎ علم کلام وہ ہے جسمین علم عقائد کی دلیلین مذکور ہین ۲ ؎ علوم فلسفیہ جیسے منطق وہندسہ وغیرہ انہین علوم کی باریک دلائل سے اس کلام نے مذہب فلسفہ کا رد کیا ہے ۳ ؎ منتخب مین ہے کہ تذبذب اور ذال نقطہ دار دونون کے زبر اور بے کے سکون اور دوسرے ذال نقطہ والی کے پیش سے ڈولنا اور متردد ہونا اور ملنا ایسی چیز کا جو ہوا مین لٹکی ہو ۴ ؎ بیشک اللہ تعالی توفیق دینے والا ہے

حقایق الاشیاء ثابتۃ حقیقتین چیزون کی ثابت ہین مدار کل عقاید و احکام کا اسی اعتقاد پر
ہے کہ نفس الامر مین ہر چیز کے واسطے ایک حقیقت ثابت اور واقع ہے علاوہ علم و اعتقاد
نرا وہم خیال اور تابع کسی کے علم و اعتقاد کے نہین ہے یعنے پانی حقیقت مین پانی ہی ہے اور
آگ آگ ہے نہ یہ کہ آگ کو پانی اعتقاد کرین تو پانی ہو جاوے اور پانی کو آگ تصور کرین تو آگ
بن جاوے گرم کو سرد جانین تو سرد ہو جاوے سرد کو گرم کہین تو گرم بن جاوے جس فرقہ
کا یہ اعتقاد ہے اوسکو سوفسطائی کہتے ہین اور یہ کلام عقل و شرع کے حکم سے بالکل بیہودہ
و باطل ہے کوئی عاقل ہرگز نہین کہنے کا کہ حقیقت پانی اور آگ کے فقط وہم و خیال ہے اور
اور جو ہے بھی تو صرف اعتقاد کے تابع ہے۔ اور ایک گروہ اس فرقہ کا ہر چیز مین شک کرتے
ہین کہ ہے یا نہین یہانتک کہ شک مین بھی شک کرتے ہین یہ کلام بھی نہایت نامعقول ہے
اور اُن کے ساتھ بحث و مناظرہ بھی بیفایدہ ہے سزا ان کی یہ ہے کہ جلائے جاوین اگر آگ
کی حقیقت اور اُس کے گرمی کا اقرار کرین ملزم ہوئے اور جو جلکر خاک ہو جاوین دم مارین
فہو المراد والعالم حادث اور عالم حادث ہے یعنے اللہ تعالے کی ذات اور صفات کے سوا
جو کچھ ہے سب بنا ہوا اور عدم سے وجود مین آیا ہے قدیم نہین دلیل اس کی نبی صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی حدیث ہے کان اللہ ولم یکن معہ شئی یعنے ازل مین خدا ہی تھا اور نہ تھی اوسکے
ساتھ کوئی چیز اور دوسری یہ دلیل ہے کہ عالم متغیر اور محل حوادث ہے اور جو چیز ایسی ہوتی ہے

لہ سب مسلمانون کو چاہئے کہ یہ عقاید یاد کرین اور اپنی اولاد مین سے ہر لڑکی اور لڑکے کو یاد کرا دین کہ ہر شخص پر بالغ ہوتے ہی ایمان
فرض ہو جاتا ہے اور ایمان بغیر درستی عقاید کے صحیح نہین ہوتا اگر کسی نے طوطے کے طرح سے صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یاد کر لیا
اور معنے ایمان کے نجانے تو کافی نہین ہے۔ اسواسطے کہ اسقدر تو نرا حیوان بے عقل بھی کہہ سکتا ہے۔ اور ایمان عقل سے تعلق کتنا
رکھتا ہے اسی لئے حیوانات بے عقل کو تکلیف ایمان کی نہین دی گئی اور چھوٹے بچون کو کہ اُن کی عقل ابھی پختہ نہین ہوئی ایمان
کا حکم نہین کیا گیا پس اس سے ظاہر ہوا کہ ایمان مین عقل کا کام ضرور ہے سو وہ یہ ہے کہ توحید اور ایمان مجمل یا مفصل کے معنے
سمجھے اور دل مین اُن کی تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرے اور تمامی عقاید مذہب اہل سنت و جماعت کو دل مین جانتا ہو ۱۲
لہ یعنے اللہ تعالے نے ہر چیز مین ایک کیفیت یا خاصیت رکھدی ہے پس یہ خواص نہین موجود ہین لہ غیاث اللغات مین لطائف و
برہان سے نقل کیا ہے کہ سوفسطائی باقسم ایک قوم ہے حکمائے باطلہ سے کہ حقایق کی نفی کرتے ہین اور اُن کی تین قسمین ہین عنادیہ عندیہ
لاادریہ عنادیہ اشیا کی حقیقتون کے منکر ہین عندیہ کہتے ہین کہ ہر چیز اعتقاد کے تابع ہے اور عالم تمام وہم و خیال ہے حقایق کچھ نہین اعتقاد کرین
... قدیم ہے سب حادث مانین ... حادث ہے جیسے ہر چیز جاہین جوہر ہے جیسے عرض کہین عرض ہے لاادریہ ثبوت اور نفی کے منکر ہین
لہ اس فرقہ کا نام لاادریہ ہے لہ امام نجم الدین عمر نسفی کے عقاید کی شرح جو ملا سعد الدین تفتازانی نے لکھی ہے اوس مین عالم کے یہ معنے
لکھے ہین کہ عالم وہ ہے کہ جس سے صانع پہچانا جاوے چنانچہ عالم اجسام و عالم اعراض عالم نباتات و عالم حیوانات وغیرہ اور آسمان و
زمین اور جو اُن میں ہے اور جو اُن ... سب مخلوق ہین اور اُنکا صانع اللہ تعالے ہے اور یہ رد ہے فلاسفہ کے مذہب کا کہ آسمانون

وہ قدیم نہین ہوتی اور جو قدیم ہوتی ہے وہ متغیر نہین ہوتی اور ہمیشہ ایک ہی طرح پر رہتی ہے اور وہ اللہ تعالی کی ذات وصفات ہین کہ تغیر وتبدیل کو ان مین ذرہ بھی دخل نہین ہے تعالی شانہ وعظم برہانہ وھو قابل للفناء ؎ وہ عالم فنا کے لایق ہے یعنے بعد پیدا ہونے کے ہلاک وفانی ہونے والا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کل شئ ھالک الا وجہہ پس ملائکہ و بہشت و دوزخ وغیرہ جن کے دوام باقی رہنے کی خبر حدیث شریف مین آئی ہے تہوڑی دیر کو وہ بھی فانی ہونگی اور بعد اس کے ہمیشہ باقی رہینگی اور کبھی فنا نہونگی وَلَہٗ صَانِعٌ اور عالم کا ایک بنانے والا ہے یعنے پروردگار کہ اُسکو عدم سے وجود مین لایا ہے کیونکہ عالم حادث ہے اور حادث کے معنے یہ ہین کہ پہلے نہ تہا بعد اس کے بن گیا اور جو چیز ایسی ہو اُس کے واسطے ایک شخص ایسا ضرور چاہیے کہ اسکو عدم سے وجود مین لایا ہو کسلیئے کہ اگر بغیر بنائے کسی کے خود بخود ہوتا تو ہمیشہ سے ہوتا اور جب ہمیشہ سے نہین ہے تو آپ ہی آپ بھی نہین ہے بلکہ دوسرے کا بنایا ہوا ہے پس ایسے عالم کے لئے ایک صانع ضرور ہے قَدِیْمٌ ہمیشہ سے ہے یعنے پروردگار عالم چاہیے کہ قدیم ہووے اور جو قدیم نہین وہ حادث ہے اور جو حادث ہے وہ عالم مین سے ہے نہ پروردگار عالم وَاجِبُ الْوُجُوْدِ یعنے وجود اس کا اس کی ذات سے ہے نہ اس کی غیر سے اور جسکا وجود اُسکی غیر سے ہو تو وہ محتاج بغیر ہوا اور جو خود دوسرے کا محتاج ہو وہ خدائی کے لایق نہین ہے اور لفظ خدا کے معنے خود آیندہ یعنے خود بخود موجود ہونیوالا اور ضرور چاہیئے کہ انتہا سلسلہ موجودات کا ساتہ ایکذات کی ہو کہ وہ خود بخود موجود ہو نہین تو یہ سلسلہ بے انتہا ہوگا اور یہ معقول نہین ہے ؎ وَاحِدٌ وہ صانع قدیم واجب الوجود اکیلا ہی ہے -

---

؎ پس جب عالم مین کبھی اندھیرا ہے کبھی اوجالا کبھی دن کبھی رات کبھی جاڑا کبھی گرمی کبھی برسات کبھی [illegible] ہر جز اُسکا کبھی پیدا ہے کبھی معدوم ہر حیوان اُسکا کبھی بچہ ہے کبھی جوان کبھی بڈھا تو وہ محل حوادث ہے [illegible] ہے تو قدیم نہین ہے ؎ بلندی شان اس کی اور بڑی ہے دلیل اس کی ؎ ہر چیز ہلاک ہونے [illegible]

؎ یعنے جب سلسلہ ہوگا تو وہ بے انتہا ہوگا آخر وہ کسی مقدار پر منتہی ہوگا اس مطلب کی [illegible] ایک دلیل جو مشہور ہے برہان تطبیق ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر فرض کرین کسی سلسلہ کو [illegible] ایک دوسرا سلسلہ جو پہلے سے ایک درجہ کم ہے وہ بھی بے انتہا ہوگا یا [illegible] ہوگا پہلی صورت مین اگر منطبق کرین ایک سلسلہ کو دوسرے پر اس طور سے کہ پہلا درجہ اول کے مقابل ہو اور دوسرا دوسرے کے تو آخر مین ایک درجہ کم والا سلسلہ ایک درجہ زیادہ والے بڑے پورے سلسلہ کے برابر ہوگا بسبب بے انتہا ہونے دونون کے اور لازم آئیگا ناقص اور زائد کا برابر ہونا اور یہ محال ہے اور دوسری صورت مین جب دوسرا سلسلہ منتہی ہوا اور منقطع ہوا تو پہلا سلسلہ اس سے ایک زیادہ ہوا وہ بھی منتہی اور منقطع ہونا ثابت

انما الله اله واحد اور حقیقت مین ایجاد و انتظام عالم کا سولے ایک صانع وحاکم کی درست نہین ہوسکتا حَیٌّ عَالِمٌ قَادِرٌ مُرِیْدٌ زندہ اور دانا اور قدرت والا اور ارادہ والا ہے یعنے جو کچہ کرتا ہے اپنے ارادہ واختیار سے کرتا ہے نہ جبر واضطرار سے کسواسطے کہ پیدا کرنا ایسی عالم عجیب وغریب اور محکم ومضبوط کے بغیر ان صفات کے ہرگز نہین ہوسکتی اور مردہ وجاہل وعاجز ومضطر سے ممکن نہین ہے دوسرے دلیل یہ کہ یہ صفات اُسکی مخلوقات مین موجود ہین اگر خود اُسکی ذات پاک مین نہوتین تو انکو کیونکر پیدا کرسکتا مُتَکَلِّمٌ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ بولنے والا سننے والا دیکھنے والا کیونکہ گونگا بہرا اندہا ناقص ہوتا ہے اور ناقص خدائی کے قابل نہین ہوتا اور قرآن مجید اسپر گواہی اور حقیقت ان صفات بلکہ جمیع صفات آلہی کے آدمی اپنی عقل وقیاس سے دریافت نہین کرسکتا کسواسطے کہ حق تعالے نے نمونہ انکا آدمی کی ذات مین اسلیئے پیدا کیا ہے کہ اس نمونہ سے الله تعالی کی ذات کی [illegible] نہین ہوسکتین بس آدمی عقل وقیاس سے صرف اتنا ہی معلوم کرسکتا کہ یہ صفتین حق کی ذات مین موجود ہین یہ نہین جان سکتا ہے کہ کس طرح کی ہین کیونکہ اپنی صفات پر صفات آلہی کو جب قیاس کرسکے کہ وہ اُسکی صفات سے کچہہ مشابہت

معنی اس کے یہ ہین کہ الله تعالے معبود ہے اکیلا کوئی اُسکا شریک نہین ہے ذات مین نہ صفات مین یعنے سب سے نرالا لم یلد ولم یولد کسیکو اُسنے جنا نہ کسینے اُسے جنا ولم یکن له کفوا احد نہ اُسکا کوئی رشتہ دار ہے نہ ہمسر ہے بس نصاری عیسے علیه السلام کو اور یہود عزیر علیه السلام کو خدا کا بیٹا جو کہتے ہین صریح کفر ہے - ۱۲ ملکہ تمام عالم کا زندہ کرنے والا در ازل سے ابد تک ذرہ ذرہ کے احوال کا واقف اور سب کے کفر واسلام وشقاوت وسعادت کا جاننے والا اور سب کے مارنے اور جلانے پر قادر اور ہر ہر کام پر قدرت رکہنے والا اور اپنی خواہش سے جو چاہے کرنے والا ہے سورہ بروج مین ہے فعال لما یرید ۱۲ بے حروف وصوت کہ قرآن مجید اور تمام کتابین آسمانی اوسیکا کلام ہے اسی سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید قدیم ہے الله تعالے کا کلام ہے اور اسکا کلام اُسکی صفت ہی اور صفتین سب قدیم ہین عقائد نسفی مین ہے متکلم بکلام هو صفة له ازلية ليس من جنس الحروف والاصوات وهو صفة منافية للسكوت والله تعالے متكلم بها آمر وناه ومخبر والقرآن كلام الله تعالے غير مخلوق یعنے الله تعالے کلام کرتا ہے ایسے کلام کے ساتہ کہ وہ ازلی صفت اُسکی ہے نہ جنس حروف وصوت سے بلکہ ایک صفت ہے مخالف سکوت کے اور الله تعالے اُسکے ساتہ کلام کرتا ہے اور حکم کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اور قرآن مجید کلام الله تعالے کا ہے اور مخلوق نہین ہے اور شرح مین لکہا ہے کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے لیکن حروف اور صوت اور سماعت کانون مین ہر ایک کے نزدیک حادث ہی اور معنے اس کے قدیم ہین جیسے کہ آگ درحقیقت ایک جوہر گرم کا نام ہے اور جس حروف سے لکہے جاوے یا جس صوت سے بولی جاوے وہ بغیر اسکے کہ انمین بر اصل آگ نہین ہین تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ ہر چیز کے وجود ہین ایک ذاتی دوسرا ذہنی تیسرا عبارتی چوتہا کتابی بس کتابت عبارت پر دلالت کرتی ہی اور عبارت اُس چیز پر کہ ذہن مین ہے اور وہ اصل حقیقت پر ۱۲ ۵۵ کہ دونون [illegible] کی چہرہ صاف پر چلنے آواز کو بہی سنتا ہے ۵۵ کہ ہر جگہ پردون اور غلافون مین سیکو دیکہتا ہے ۱۲

رکھتی ہون صفاتہ قدیمۃ باقیۃ صفتین اس کی قدیم اور باقی
ہین جیسے اُس کی ذات یعنے اس کی ذات کے ساتہ سب صفتین ازل
سے موجود ہین اور ہمیشہ موجود رہینگے ولا یقوم بذاتہ حادث
اور نہین قایم ہوسکتا اور اس کی ذات کے ساتہ حادث یعنے اللہ تعالے کی
ذات محل حوادث نہین ہے اور سب کمالات اُس کی ازل مین ثابت ہین
محل حوادث حادث ہوتا ہے اور قدیم محل حوادث نہین ہوتا۔

لیس بجسم ولا جوہر ولا عرض ولا مصور ولا مرکب
ولا معدود ولا محدود ولا فی جھۃ ولا فی مکان
ولا فی زمان ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ نہ جسم ہی نہ جوہر یعنے
تن نہین ہے اور نہ عرض یعنے صفات تن مین سے بھی نہین ہے جیسے سیاہی و
سفیدی نہ مصور ہے یعنے صورت و شکل نہین رکھتا نہ مرکب ہے کہ کئی اجزا
ملکر بنا ہو نہ معدود ہے کہ اسکو گن سکین نہ محدود ہے کہ کوئی حد و نہایت رکھتا ہو
جہت مین ہے یعنے اوپر نیچے آگے پیچھے دہنے بائین کسی جہت سے خصوصیت نہین
نہ کسی جگہہ مین ہے نہ کسی زمانہ مین ہے کسواسطے کہ یہ سب صفتین عالم کی ہین اور
پروردگار عالم عالم کی صفتون سے بری اور پاک ہے اور جو فرمایا کہ زمانہ مین نہین
ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب زمانہ نہ تہا وہ موجود تہا اور اب کہ زمانہ ہے وہ موجود ہے
پس وہ زمانہ مین نہین ہو زمانہ کے ساتہ ہے لا مثل لہ ولا شبہ ولا ضد و
ند ولا ظہیر ولا معین ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ ؞ نہ مانند ہے اُسکے

ف ایک کتاب مین یہ نسخہ پایا ولا تقدم بذاتہ حوادث اور ذات آلہی مین حوادث کو دخل نہین ہے کی ذر...
پاک ہے ۱۲ سلہ مثلاً جاہل کا عالم بن جانا یا آنکھون والی کا اندہا ہوجانا یا غم سے خوشی کا ...
بیمار کا تندرست اور تندرست کا بیمار ہو جانا ایسی حوادث حادث مین ہوتی ہین اور قدیم ہمیشہ یکسان رہتا ہے حاصل
یہ ہے کہ دوسرے کوئی قایم ہے اور نہ وہ کسی قایم ہے ۱۲ سلہ جسم وہ ہے کہ ابعاد ثلاثہ یعنے لمبا ہے اور چوڑائی
موٹائی رکھتا ہو ۱۲ سلہ غیاث مین ہے کہ جوہر معرب گوہر کا ہے سنگ قیمتی اور اصل و خلاصہ ہر چیز کا اور اصطلاح مین
ہے کہ اپنی ذات سے قایم ہو اور یہ ضد عرض کی ہے اور عرض وہ ہے کہ قایم بالغیر ہو جیسے لوح پر نقش اور کپڑے پر رنگ
پس یہ دونون صفتین حادث کی ہین ۱۲ ھہ نہ رنگ رکھتا ہے نہ بو ۱۲ لہ نہ ایک جز سے بنا ہے ۱۲ سلہ کہ گنتی اور طول

Marfat.com

کوئی ذات مین اور نہ صفات مین اور نہ ضد ہے ندّ غیر جنس کے مخالفت کو ضد کہتے ہین اور جنس مین مخالفت ہو تو ندّ اور اسکا نہ کوئی پشت پناہ ہے نہ مددگار کہ کسی کام مین اسکی مدد کرے

وَلَا يَتَّحِدُ بِغَيْرِهٖ وَلَا يَحُلُّ فِيْهِ اور نہ اپنے غیر کے ساتھ ملکر ایک ہو جاوے اور نہ اسمین سما سکے کسواسطے کہ ایک ہونا دو چیزونکا محال ہے کہ دوئی ضد یکتائی کی ہے اور ایک کا دوسرے مین سمانا صفت اجسام کی ہے جیسے پانی مٹی مین آگ پتھر مین روشنی گھر مین آدمی مکان مین پس خدائتعالی جسم نہین ہے کہ وہ کسی مین اور کوئی اسمین سما دے یہ مذہب حلول واتحاد کا رد و بطلان ہے

مُتَّصِفٌ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مُنَزَّهٌ عَنْ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ صفت کیا گیا ہے ساتھ سب صفتون کمال کے اور پاک ہے صورتون نقصان اور زوال سے حاصل کلام یہ کہ جتنی صفتین بقا اور کمال کی ہین سب اسمین موجود ہین اور جتنی چیزین نقصان اور زوال کی ہین سب سے وہ پاک ہے جل جلالہ وتعالی شانہ

وَهُوَ مَرْئِيٌّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعتقاد کرنا چاہیئے کہ اللہ قیامت کے دن مومن بندونکو اپنا جمال دکھاویگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انکو سترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر بیشک تم قریب ہے کہ دیکھو گے اپنے رب کو قیامت کے دن جیسے دیکھتے ہو۔

جیسے آدمی کی ضد جن اور آگ کے پانی اور اثبات کے نفی ۱۲ ؎ جیسے اچھی آدمی کی ضد بڑا آدمی اور صاف و پاک پانی کی ضد ناپاک اور سڑا ہوا پانی ؎ یہ دو تو لفظ ظہیر اور معین مترادف ہین اور ایک ہی معنے مین آتے ہین غیاث مین منتخب سے دونون کے معنے یاری کرنے کے لکھے ہین۔ اور ردیف کے معنے ہین ایک ایک گھوڑے پر دو سوار اور اہل لغت کی اصطلاح مین وہ الفاظ ہین جو ایک ہی معنے مین مستعمل ہون۔ اور شعر کی اصطلاح مین ردیف وہ کلمہ ہے جو قافیہ کے بعد شعر کے آخر مین آتا ہے۔ باوجود اسکے اوسکو اپنے سب بندون سے بلکہ عالم کی کل ذرون سے معیت کی ایسی نسبت ہے جیسے روح کو بدن سے ہے بلکہ نہ روح کو بدن سے ہے یعنے نہ روح بدن مین ملگئی ہین نہ اس طرح اسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین عرق نہ اسکے کسی جزو سے جدا ہے۔ ۱۲ ؎ بزرگ ہے جلال اوسکا اور بلند ہے شان اوسکی

Marfat.com

چاند کو چودھوین رات مین تشبیہ فقط دیکھنے مین ہی نہ ذات آلہی مین اور چاند مین اور کیفیت معائنہ مین کہ وہان مقابلہ و مواجہہ و قرب و بُعد نہو گا بینائی کو ایسی قوت ہوگی کہ جسطرح آج دلکی آنکھون سے دیکھتے مین قیامت کو سر کی آنکھون سے دیکھین گے حاصل یہ کہ جیسا آج اُسکو بی کیف جانتے ہین ایسا ہی اُسدن بے کیف دیکھین گے کیونکہ عالم آخرت حقیقت کی ظہور کا محل ہے جو آج باطن ہے اوسدن ظاہر ہوگا جو آج پوشیدہ ہے اُس وقت کھلجاوے گا جو کہ یہ خبر شارع نے دی ہے اسپر ایمان لانا واجب ہے اور کیفیت اُس کے سوا خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا اور یہ جو بعض کتب مین مذکور اور مشہور ہے کہ فرشتون کو اللہ تعالے کا دیدار نہو گا فقط جبرئیل علیہ السلام کو تمام عمر مین ایک بار ہوگا اور جنون کو بالکل نہین ہونے کا شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالون مین تحقیق کی ہے کہ یہ بات صحیح نہین ہے کسواسطے کہ شیخ ابوالحسن امام و رئیس اہل سنت والجماعت نے اپنی کتاب مین تصریح کی ہے کہ فرشتون کو بہشت مین دیدار ہوگا اور امام بیہقی نے بہی اسکے موافق بیان کیا ہے اور حدیثین نقل کی ہین اور ائمہ متاخرین نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اگر جنون کی لئے دیدار کا نہونا بیان کرین تو عجب نہین اسواسطے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ایک جماعت کہتے ہین کہ نہ جنون کو کچہہ ثواب ہوگا نہ بہشت مین داخل ہونگے نہایت جزا انکی یہ ہے کہ دوزخ کی آگ سے نجات پاوین لیکن اللہ تعالے کا فضل بہت وسیع ہے ممکن ہے کہ

صحیحین مین جریر ابن عبداللہ سے یہ حدیث مروی ہے عقاید نسفی مین ہے اور شرح کہ اس حدیث کو اکیس[۲۱] صحابہ اکابر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور اللہ تعالے نے قرآن مجید مین سورۂ قیامہ مین فرمایا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ ۔ الی ربہا ناظرہ ۔ یعنے قیامت کے دن تازہ اور خوش ہونگی اپنے رب کے طرف دیکھنے والے اور اجماع امت بہی اسپر ہے کہ آخرت مین رویت ضرور ہوگی پس قرآن اور حدیث اور اجماع سے جو رویت کے باب مین دلیل سمعی بیان ہوئی یہ ثبوت کو کافی ہے اور اس آیت اور حدیث مین جو معتزلہ نے تاویلین کی ہین وہ مردود ہین اسواسطے کہ ظاہر کے خلاف ہین اور بڑا شبہ اُنکا عقلی یہ ہے کہ رویت مرئی کے مکان اور جہت مین اور مقابل ہونے پر اور اسباب پر کہ وہ بہت دور اور بہت نزدیک نہو موقوف ہے
من محال ہین اسکا جواب یہ ہے کہ عالم آخرت کے دیکھنے کو اس عالم کے دیکھنے پر قیاس کرنا [illegible] ہوسکے ہین اور جب اہل اسلام کے عقائد مین یہی ثابت ہے کہ اللہ تعالے کو جنتی لوگ اس طرح دیکھین گے کہ وہ نہ مکان مین ہوگا جنت مین کہ مقابل ہونہ اتصال شعاع کا ہوگا نہ مسافت ہوگی دیکھنے والے اور خدا تعالے کے درمیان تو یہ شبہ عائد ہی نہین ہوسکتا چنانچہ یہ عقیدہ عقاید نسفی میں موجود ہے فیری لا فی مکان ولا جہۃ من المقابلۃ واتصال الشعاع او ثبوت مسافۃ بین الرائی وبین اللہ تعالے اور اتصال شعاع کے معنے یہ ہین کہ جس چیز کو دیکھتا ہے وہ دیکھنے [illegible] ہوجاوے اس صورت مین جب نظر کا اسپر پڑی گا نہین تو اسکو

کہ کسی وقت انکو بھی یہ نعمت عطا فرماوے اگرچہ آدمیون کے مانند ہر روز اور ہر جمعہ کو نہو اور
عورتون کی رویت مین بھی اختلاف ہے حق یہ ہے کہ انکو بھی کبھی کبھی دیدار ہوگا جیسے
دنیا کے بعض ایام مین مثل عید وغیرہ کبھی کبھی تجلی تام وبار عام ہوتا ہے نہ مانند خاص مومنون
کے ہر صبح وشام اور عام مومنون کے ہر جمعہ کو چنانچہ بہت حدیثین اسبات مین وارد ہین
یہ حاصل سیوطی کے کلام کا ہے اور کہتا ہون مین یعنے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کہتے ہین
کہ عورتین عام مومنین مین داخل ہین اور فرشتے اور جن بھی یہ سب نہین بشارت مین داخل
ہوئے غایت یہ کہ یہ کرامت آدمیون کے لئے خاص ہو اور فرشتون وجنون کیواسطے
مخصوص نہو اگر اسپر کوئی دلیل نکلے تو پھر کیا خدشہ باقی رہی مگر عورتون کا نکالنا تو جائز نہین ہے
اور کیونکر جایز ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ اور اور عورتین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت کی اور امت کی رضی اللہ عنہن کہ تمام عالم کی عورتون کی سردار ہین اور بہت
مردون سے زیادہ عارف وکامل ہین دیدار الٰہی سے منع کی جاوین اور محجوب ہون
یا عوام مردون سے بھی اس نعمت مین کم ہون بلکہ عوام مومنات سے انکو مخصوص و
مستثنٰی رکھنا چاہیئے کہ احادیث کی رُو سے انکو اور عورتون پر بہت فوقیت ثابت
ہے چنانچہ سیوطی نے بھی ساتہ اسکے اشارت کی ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ عورتون کو
اسلیئے دیدار نہوگا کہ وہ خیمون مین ہونگی[1] ضعیف ہے اس لئے کہ وہان خیمے حجاب
نہونگی جیسے دنیا کے گھر حجاب ہین اور انکم سترون ربکم مین دو صیغے جمع مذکر کے بطریق
تغلیب مذکور ہین یعنے غلبہ انہین مردون کو ہے اور داخل ہین انمین عورتین بھی
واللہ اعلم اور سیوطی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ تخصیص وتفصیل رویت مین بہشت
مین داخل ہونے کی بعد ہے اور موقف[2] مین کسی کے ساتہ مخصوص نہین ہے
بلکہ وہان کافرون اور منافقون کو بھی رویت ہوگی لیکن قہر وجلال کی صفت مین بعد

[1] جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورہ الرحمٰن مین فرمایا۔ حور مقصورات فی الخیام جنت مین حورین ہونگے رکی ہوئی خیمون مین ۱۲۔ [2] غیاث مین صراح سے نقل کیا ہے کہ موقف میم کی زبر اور واو کے سکون سے ہے اسکے معنے کہڑے ہونے کی جگہ اور اہل شرع کی اصطلاح مین حشر مین آدمیون اور جنون اور فرشتون کے کہڑے رہنے کی جگہ کا نام موقف ہے ۱۲۔ فقیر

اسکے محجوب کئے جاوینگے اور اس سے انپر حسرت اور عذاب زیادہ ہوگا واللہ اعلم اور خواب مین جو اللہ تعالے کی رویت ہوتی ہے اسمین بھی اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور اکابرین سلف سے منقول ہے امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اللہ کو خواب مین دیکھا مینے اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار سب عبادتون مین کون سی افضل ہے اور تیری جناب مین پہنچنے کا کرنے والا کونسا طریق ہے فرمایا تلاوت قرآن مجید کی اور امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہون نے اللہ تعالے کو سو بار خواب مین دیکھا اور ابن سیرین کا جو تابعین سے ہین [illegible] علماے تعبیر خواب کی پیشوا کہتے ہین کہ جو کوئی حق تعالے کو خواب مین دیکھے تعبیر اسکی یہ ہے کہ بہشت مین داخل ہوا اور غم سے نجات پاوے درحقیقت یہ مثالی تجلی ہے نہ رویت [illegible] اور جو بینائی کے ساتھ دیکھے اور اللہ تعالے کے لئے مثل نہین ہے مگر مثال ہے اور مثل [illegible] چیز ہے اور مثال اور شے ہے مثل اسکو کہتے ہین جو جمیع صفات مین مساوی ہو اور مثال مین جمیع صفات کا مساوی ہونا شرط نہین ہے مثلاً عقل کو آفتاب سے تشبیہ دیتے ہین [illegible] وہ جمیع صفات مین آفتاب کی مثل نہین ہے صرف اس مناسبت سے تشبیہ دیتے ہین [illegible] جسطرح تمام محسوسات آفتاب کے نور سے دکھائی دیتے ہین اسیطرح معقولات عقل سے منکشف ہوتی ہین فقط اتنی مناسبت مثال ہونیکو کافی ہے [illegible] وزیر کو چاند سے مثال دیتے ہین اگر آفتاب کو خواب مین دیکھے تعبیر اسکی یہ ہے کہ بادشاہ سے ملاقات کرے اور جو چاند کو دیکھے تعبیر اسکی یہ ہے کہ وزیر سے ملاقات ہو اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے +

---

۱ جیسا کہ اللہ تعالے نے سورہ الرحمن مین فرمایا حور مقصورات فی الخیام جنت مین حورین ہونگی پردہ کی ہوئی خیمون مین

۲ غیاث مین صراح سے نقل کیا ہے کہ موقف میم کے زبر اور واو کے سکون سے ہے اسکے معنے کھڑے ہونے کی جگہہ اور اہل شرع کی اصطلاح مین حشر مین آدمیون اور جنون اور فرشتون کے کھڑے رہنے کی جگہ کا نام

۳ جس چیز کو کسی چیز سے تشبیہ دیتے ہین اسکو مشبہ کہتے ہین اور جس سے تشبیہ دیتے ہین [illegible] اور ان دونون مین جو کچھ مناسبت ہوتی ہے وہ وجہ تشبیہ کی کہلاتی ہے مثلاً معشوق کے منہ کو چاند سے تشبیہ دیں تو رخ مشبہ اور چاند مشبہ بہ ہے اور نور و روشنی جو چاند و رخ مین ہے وجہ تشبیہ کی ہے اور یہی مناسبت کہلاتی ہے

۴ یہ جمع معقول کی ہے اور وہ صیغہ اسم مفعول کا ہے غیاث اللغات مین اس کے معنے لکھے ہین بندھا ہوا اور دریافت کیا ہوا اور پسندیدہ عقل یعنے جو عقل کے نزدیک بہتر معلوم ہو اور اہل کلام کی اصطلاح مین معقول اسکو کہتے ہین جو عقل کر ثابت ہوا ہو اور منقول کے مقابلہ مین آیا کرتا ہے پس معقولات وہ چیزین ہوتین کہ جنمین نقل کو دخل نہو اور نری عقل سے معلوم

Marfat.com

مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح اور اللہ تعالےٰ پاک و منزہ ہے اس سے کہ مصباح و زجاجہ و شجرہ و زیت وغیرہ اُس کی مثل ہون اور قرآن کو حبل کے ساتھ تمثیل دی ہے اور اِس مین شک نہین ہے کہ حبل یعنے رسّی قرآن مجید کی مثل نہین ہی بلکہ اس کی مثال ہے اور عالم خواب عالم مثال ہے اور کیفیت رویت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی اسی طرح پر ہے اور تمام تحقیق اس کلام کی امام حجۃ الاسلام کے بعض رسالون مین ڈہونڈنی چاہیئے واللہ الموفق اور بیداری مین اللہ تعالےٰ کو آنکھون سے دیکھنے مین دو قول مین اُستاد ابو القاسم قشیری صاحب رسالہ نے فرمایا کہ عدم جواز کا قول صحیح ہے یہ گفتگو اوسکی جواز و امکان مین ہے اور عدم وقوع مین سب کے نزدیک تحقیق ہو چکا ہے کہ سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسیکو میسّر نہین ہوا وہ بھی ایکبار معراج مین ہوا ہے اور محدثین و فقہاے مجتہدین و علماے متکلمین و مشایخ طریقت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ اولیاء اللہ کو حاصل نہین ہے تعرّف مین لکھا ہے کہ کسی مشایخ نے اسکا دعوی نہین کیا اور کسی سے ثبوت کو نہین پہونچا مگر جاہلون کی گروہ سے کہ انہین کوئی نہین جانتا اور مشایخ اسپر اتفاق رکھتے ہین کہ ایسی رویت کے مدعی کو جھٹلانا اور گمراہ کہنا چاہیئے اور کہتے ہین کہ ایسی رویت کا دعوی عدم معرفت کی نشانی ہے جسنے یہ دعوی کیا حقیقت مین اُسنے اللہ تعالےٰ کو نہین پہچانا اور شیخ علاء الدین رح قونوی نے شرح تعرف مین فرمایا ہے کہ اگر کسی معتبر سے نقل اس کی صحت کو پہونچے تو اُسکی

سلہ یہ آیۃ سورہ نور مین ہے اور باقی یہ ہے المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء ۔ یعنے مثال اللہ کے نور کی مانند طاق کے ہے کہ اسمین چراغ ہو اور وہ چراغ شیشہ کی قندیل مین ہی کہ مثل ستارہ کے چمکتی ہے اسمین تیل جلتا ہے درخت مبارک زیتون کا جو پورب مین اگی ہو نہ پچہم مین اپنے صفائی سے قریب ہے کہ بن آگ جل اُٹھے نور پر نور ہے راہ دکھاوے اللہ تعالےٰ اپنے نور کی طرف جسکو چاہے یہ مثال اس نور کی ہے جو ہمیشہ کی طہارۃ و عبادۃ کے سبب سے مومن کے دلمین پیدا ہوتا ہے اور اسمین اور اِس روشنی مین یہی مناسبت ہے کہ جیسے یہ اندہیری کو دور کر دیتی ہے اسیطرح یہ نور گناہونکی ظلمت کو دل کے گہر مین سے باہر نکالدیتا ہے سلہ اور اللہ توفیق دینے والا ہے سلہ ایک یہ کہ جائز ہے دوسرا یہ کہ نہین جائز جنکے نزدیک جائز ہے انکی یہ دلیل ہے کہ موسی علیہ السلام جیسے اولوالعظم پیغمبر نے اسکی آرزو کی سورہ اعراف مین ہے قال رب ارنی انظر الیک ۔ اے رب میرے مجھکو اپنا جمال دکھا کہ مین تجکو دیکھون اگر جائز نہوتا تو وہ محال چیز اللہ تعالے سے کیون مانگتے پس وہ جانتے تھے کہ سر کی آنکھون سے دیدار الٰہی دنیا مین جائز ہے لیکن نہین جانتے تھے کہ میری نصیب مین ہے یا نہین پس اسپر انکو تنبیہ ہوئی کہ لن ترانی

Marfat.com

تاویل کرنی چاہئے اور تفسیر کواشی مین مذکور ہے کہ آنکھ سے رویت آلہی کا معتقد کسی کے سوائے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسلمان نہین ہے اور اردبیلی نے انوار مین کہ شافعی رحمہ اللہ کی فقہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ جو کوئی کہتا ہے کہ مین خدائے تعالےٰ کو دُنیا مین آنکھ سے دیکھتا ہون اور اُس کے ساتھ بالمشافہ کلام کرتا ہون وہ کافر ہے اور عقیدہ منظومہ مین ہے ابیات

ومن قال فی الدنیا یراہ بعینہ	فذلک زندیق طغیٰ و تمردا
وخالف کتب اللہ والرسل کلہا	وزاغ عن الشرع الشریف وابعدا
وذلک ممن قال فیہ الہنا	یریٰ وجہہٗ الیوم القیامۃ اسودا

ابیات

جو کہے دنیا مین مین نے اپنے سر کی آنکھ سے	حق کو دیکھا ہے وہ زندیق اور ودگمراہ ہے
سب کتابون اور رسولان خدا کے ہو خلاف	دور ہے وہ شرع سے ہو وہ گدا یا شاہ ہے
یہ وہ ہے مردود جسکے حق مین فرمایا ہے خدا	حشر کو ہوگا سیہ رو اُسکے او پر آہ ہے

فنسال اللہ العافیۃ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم خالق لجمیع الاشیاء اللہ تعالےٰ اللہ پیدا کرنے سب چیزون کا ہے یعنے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن مین ہے ان سب کی ذات اور صفات اور سب کے کام اُسنے اپنی قدرت سے پیدا کئے ہین اور کرتا ہے وصل بیدھا ومقابلہا اور تدبیر کرنے والا سب کامون کا اور تقدیر یعنے اندازہ کرنے والا سب چیزون کا ہے تدبیر کے یہ معنے ہین کہ ہر کام کا انجام سمجھکر اُوسکو ابتدا مین ایسی درستی سے بنایا کہ آخر تک اُس مین کوئی قباحت نہ پیدا ہو۔

سلہ تیسری دلیل یہ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا پس جب تجلی کی اُوسکے رب نے پہاڑ پر کردیا اُسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسےٰ بیہوش پس یہ تجلی رویت کیلئے تھی اگرچہ ثابت ہوا اس سے کہ پہاڑ اور موسےٰ علیہ السلام دیکھنے کی طاقت نرکھتے تھے لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ نفس رویت جائز ہے انکی نزدیک رویت جائز نہین وکہتے ہین لن ترانی مین لن نفی تاکید کیلئے ہے بعد افاقہ کے موسےٰ علیہ السلام نے کہا سبحانک پاک ہے تو یہ لفظ تنزیہ کا ہے اور اُوسکے ماقبل بیان رویت کا ہو پس ثابت ہوا کہ رویت سے پاک ہے تیسری دلیل یہ کہ انکے بعد موسےٰ علیہ السلام نے کہا تبت الیک توبہ کی مینے تیری طرف اور توبہ [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ یہ طلب رویت گناہ تہا ہر گروہ اول نے انکے جواب دے ہین کہ تاکید نفی کے خاص موسیٰ [illegible] مین اور پاک ہونا اس سے کہ مین تجکو دیکھ سکون اور توبہ بھی اسی سے کی کہ وجود نہ جاننے کے [illegible] دس آیت سے بہت سی دلیلین رویت کے جائز ہونے کے بیان کی ہین اور علمائے اہل سنت نے انکے جواب [illegible] کے ساتھ دیئے ہین کہ اس مختصر مین انکی گنجایش نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ سلہ یعنی اسمین اختلاف نہین ہے ۱۲ سلہ ہم اللہ سے عافیت مانگتے ہین بوے عقائد سے اور نہین ہے کسیکو طاقت بچنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جسکا نام بلندی اور قوت اُس کی بڑی ہے ۱۲

Marfat.com

اور تقدیر کے معنے ہین اندازہ مخصوص پر چیزون کا پیدا کرنا اور معین و مناسب طرز پر اشیار
کا بنانا ازل مین پس خیر و شر نفع و ضرر حسن و قبیح ہر چیز کا سب قضا و قدر الٰہی سے ہے[1]

وَعَالِمٌ بِجَمِيعِ الْمَعْلُومَاتِ اور ہر چیز کا جاننے والا ہے کل ہو یا جزو تمام عالم کے کل ذرون مین
سے ایک ذرہ بھی اسکی علم سے باہر اور اس سے غایب نہین ہے وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ[2]

وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ اور کوئی چیز اسپر واجب و لازم نہین ہے مہربانی یا غصہ ثواب یا عذاب جزا یا سزا

بیت

کردگار آن کند که خود خواهد ✤ حکم بر کردگار نتوان کرد

بیت

خالق کرے مخلوق پہ جو حکم کہ چاہے ہے ✤ ہے کون وہ خالق پہ کرے حکم جو کاہے

طاعت والون کو ثواب اُسکے فضل سے ہے گناہ گارون پر عذاب اُسکے عدل سے
اور وہ ہر حالت مین محمود ہے چاہے عدل و قہر کرے چاہے فضل و کرم کریگا اوسپر
کچھہ حق نہین ہے مگر اُسنے خبر دی ہے کہ نیکون کو ثواب دونگا اور بدونکو عذاب کرونگا
ضرور ایسا ہی ہوگا کہ اُسنے فرمایا ہے لیکن یہ اُسپر واجب نہین ہے اگر چاہے اس
خلاف کرے تو کسیکی یہ مجال نہین ہے کہ کہے ایسا کیون کیا۔ وَلَا غَرَضَ لِفِعْلِهِ
اور اسکو اپنے کامون سے کچھہ غرض نہین ہے کسو اسطے کہ صاحب غرض محتاج ہوتا ہے

---

[1] ہر چیز کی ابتدا و انتہا اور ہر کام کا وقت و محل اور ہر جاندار کا رزق جب اُسنے ازل مین مقرر کر دیا ہے اور لوح محفوظ مین لکھدیا ہے اُس سے کم و زیادہ ہرگز نہین ہوئیگا۔ [2] یہ آیہ سورہ انعام مین ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور ازل سے ابد تک تمام عالم کے ہر ہر ذرہ پر جو احوال گزرا اور گزرتا ہے اور گزریگا سب وہ ہمیشہ سے جانتا ہے کہ فلان ذرہ خاک کا اتنی مدت تک فلان خشت مین رہیگا جو فلان محل کی تعمیر مین لگی ہے پھر فلان وقت وہ مکان منہدم ہوگا اور وہ خشت ٹوٹ جاویگی اور اُسکے کئے ٹکرون مین سے فلانی ٹکرے مین وہ ذرہ اتنے عرصہ تک رہیگا پھر فلان وقت وہ ٹکرا ذرہ ذرہ ہو جاویگا اور فلان وقت جو مینہ برسیگا اُسمین وہ ذرہ پانی کی نالی مین بہکر فلان فلان مقام پر گذرتا ہوا فلان دریا مین جاویگا اور اتنی مدت تہ نشین رہیگا پھر فلانا کمہار اُس جگہہ سے مٹی لاکر برتن بناویگا تو وہ ذرہ فلانی کوزی مین آویگا اور فلان فلان شخص اُسمین اسقدر مدت پانی پئینگے اور وہ کوزہ ٹوٹ جاویگا وہ ذرہ اور ذرون کے ساتھ پانی کی ہمراہ فلان آب سے فلانے کھیت مین پہونچیگا اور وہان سے ہوا اوڑا کر اسکو فلان نہر مین ڈالیگی اور فلان شخص کی ہمراہ پانی کے اُسکے شکم مین چلا جاویگا اور اس کی موت آجاوے اُسکے ساتھ فلان قبر مین ہوگا اور فلان کیڑے کی غذا ہوگا غرض اسی طرح اُس پر جو احوال گزرنے والے ہین خدا سب کو پہلی ہی سے جانتا ہے بس سب چیزون کا ہے ایسا ہی علم ہر بات فلان وقت آدمی کے دل مین آویگی سو ہر پیدا ہونے سے پہلے جانتا ہے کہ فلانے کے دل مین ہمیشہ وان کو جانتا ہے بلکہ فلان وقت آویگی ١٢ واللہ اعلم بالصواب ✤

لیکن اُس کے ہر کام مین حکمتین ہین کہ اُن کی حقیقت کو کوئی نہین دریافت کرسکتا مگر حکمتون مین جو جو فوائد ہین وہ سب خلقت کے لیئے ہین اسکو ان فوائد کی کچھ احتیاج نہین ہے وجود و عدم منافع و مصالح خلق اوس پروردگار کی ذات کی نسبت یکسان ہے مگر اپنی بخشش حقیقی اور حکمت کے تقاضی اور اپنے ارادے سے جو چاہتا ہے مصلحت کے ساتھ کرتا ہے پر یہ رعایت حکمت و مصلحت کی اُسپر واجب نہین ہے جل جلالہ و اعظم سلطانہ وَلَا اِلٰہَ سِوَاہُ اور اُسکی سوا کوئی حاکم نہین ہے نرا اُسیکا حکم جاری ہے اسی کے حکم سے سب حلال واجب و حرم و حسن و قبیح و عذاب و ثواب کا سبب ہوتے ہین اچھا کام وہ ہے جسکا اُسنے حکم فرمایا اور بُرا وہ ہے جس سے اُسنے منع فرمایا پس اچھا اور بُرا موافق حکم اور امر و نہی شارع کی ہے عقل کو یہان کچھ دخل نہین ہے کہ حکم کرے یہ فعل اچھا موجب ثواب کا ہے اور یہ بُرا سبب عذاب کا ہے پس جن لوگون کو دعوت اسلام نہ پہونچے جیسے کوہستان کے رہنے والے کہ وہی پیدا ہوئے اور وہین مرگئے اور آبادی کے رہنے والون سے ملے نہ پائے قیامت کو کسی کام کے کرنے نکرنے پر ماخوذ نہونگے اور نہ ان پر عذاب ہوگا مگر بعض مشایخ کے نزدیک فقط ایمان نلانے پر اور اللہ تعالی کی توحید کا اعتقاد نکرنے پر ماخوذ ہونگے اس لیئے کہ اتنی معرفت کہ اس عالم کا بنانے والا ہے اور وہ ایک ہی ہے اور اُسکی سب صفتین کامل ہین شرع شریف پر موقوف نہین عالم کا تغیر و انتظام دیکھکر نری عقل کے نزدیک بھی اللہ تعالے کی ذات پر ایمان لانا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا واجب ہے پہلے فرقہ

بزرگ ہے جلال اسکا اور بڑی ہے سلطنت اُسکی ۱۲ ف۲ دنیا مین جو سلطان و حاکم و قاضی و مفتی حکم ... شرع شریف کے احکام چار قسم کے ہین اول کتاب یعنے کلام مجید سے دوسرے سنت یعنے ... تیسرے اجماع امت سے چوتہی قیاس سے - قران مجید کلام اللہ تعالے کا ہے اور جو احکام ... تعالے نے فرمائے ہین - اور اسی قران کی سورہ نجم مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے ... وحی اور ہمارا رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل اور خواہش سے نہین ... سے کہتا ہے پس جو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بھی اللہ تعالے ہی کا حکم ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا یجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی اکٹھے ہوگی میری امت ... پر یعنے ناجایز پر اور ... ثابت ہوا کہ جس کام پر امت جمع ہوگی وہ درست ہوگا اور مخالف حکم آلہی کے نہوگا اور قیاس کی اصل یہ ہے یعنے جتنے مسائل قیاسی ہین انکی سند قران مجید سے ہے یا حدیث شریف سے یا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین سے پس قیاس بھی حکم آلہی کے مخالف نہوا غرض یہ چارون طرح کی حکم سوائے حکم آلہی کے اور کسی کا حکم نہین ہے پس اللہ تعالے کے سوا کوئی حاکم نہین ہے ۱۲ منہ

کی حجت یہ آیت ہی وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنے ہم کسیکو عذاب نہ کرین گے جب
کہ اس کے پاس رسول بہیجین اور وہ رسول اوسکو دعوت اسلام کرے اور وہ اوس کی دعوت
کو قبول نہ کرے اور رسول کی مخالفت کرے اور قول اونکا جو کہتے ہین کہ رسول سے یہان
عقل مراد ہے محض ہذیان ہے شیخ کمال الدین ابن ہمام کہ محققین حنفیہ سے ہین کہتے ہین کہ
پہلا مذہب مختار ہے اور ابوالیسر بزدوی بھی اسی پر ہین اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت
ہے فالحسن ماحسنہ الشرع والقبیح ماقبحہ الشرع پس لازم آیا کہ اچھا کام وہی ہی کہ شرع نے اسکا
حکم کیا اور اسکو اچھا کہا اور برا کام وہی ہی کہ شرع نے اس سے منع کیا اور اسکو برا کہا اور فعل اپنی ذات مین نہ حسن ہی نہ
قبیح کیونکہ اچھی اور بری کے جب یہ معنی ہین کہ سبب ثواب و عذاب آخرت کا ہوتا ہے تو اوسکو
عقل نہین پا سکتی مگر اوسمین کلام نہین ہے کہ مدح و ذم جو فعل کے ساتہ متعلق ہے اوس کو
عقل پہچان سکتی ہے جیسے عدل و ظلم یا کسی صفت مین ناقص یا کامل ہونا جیسے علم و لید
وللہ ملائکۃ اور اعتقاد کرنا چاہئے کہ اللہ تعالے نے فرشتے پیدا کئے ہین اجسام ان کے
لطیف اور نورانی ہین جس شکل سے چاہین ظاہر ہووین حقیقت اونکی ارواح مجردہ ہین
ان کے لئے لباس کا حکم رکھتا ہے نہ مرد ہین نہ عورت اونکی اولاد ہوتی ہے آسمان اور
زمین پر بلکہ عالم کی ہر ہر جزو پر فرشتہ موکل ہے کہ اوس کا مربی و مدبر و نگہبان ہے
اور ایک ایک آدمی پر کئی کئی فرشتے موکل ہین -

۵۱ یہ آیہ سورہ بنی اسرائیل مین ہی ۱۲ ۵۲ اور بغیر تبلانے شارع کے آدمی کو اوسکا علم نہین حاصل ہو سکتا اور اس کا حال نہین معلوم
ہو سکتا ایسی ہی چیزون کے تبلانے کو اللہ تعالی نے نبی بہیجے اور کتابین اوتارین ۱۲ ۵۳ منتخب مین ہی مدح کی یعنی تعریف کرنی اور ذم
نقطہ دار کے زیر اور میم کے تشدید سے ہجو اور سبکی برائی کرنی اور یہان مراد مدح سے فعل کی خوبی ہے جیسے عدل کو سب اچھا کہتے
ہین اور ذم سے فعل کی برائی جیسے ظلم کو سب برا کہتے ہین ۱۲ ۵۴ منتخب مین ہے کہ علم عین کے زیر سے دانائی اور جاننا اور
جہل جیم زبر سے نادانی اور نہ جاننا اور اسکو جیم کے زبر سے پڑہنا خطا ہے پس جس آدمی مین جتنے علم کی صفت اور دانائی
زیادہ ہے وہ اوسی قدر اچھا سمجھا جاتا ہے اور لوگ اون کے تعریف اور عزت کرتے ہین اور جس مین جتنی نادانی زیادہ ہے
وہ اوتنا ہی ناقص اور برا کہلاتا ہے اور سب اوسکو ذلت کی نظرون سے دیکھتے ہین - پس آدمی کے علم کے صفت ہی
کامل اور ناقص ہونے سے یہ تفاوت پیدا ہوتا ہے - ۵۵ یعنی صرف روح ہین بغیر بدن کے ۱۲ ۵۶ اعمال لکہنے والے فرشتون
فرشتون کو کراما کاتبین کہتے ہین اللہ تعالی نے سورہ انفطار مین فرمایا وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ماتفعلون
اور بے شک تمپر نگہبان ہین بزرگ لکہنے والے جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو اور وہ دونون فرشتے آدمی کے دونون
طرف رہتے ہین جنکا بیان سورہ قاف مین فرمایا اذ یتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید یعنی جب آدمی کچہہ کام
کرتا یا منہہ سے بولتا ہے تو یاد کرتے ہین دو یاد کرنے والے ایک اس کے دہنے اور دوسرا اوسکے بائین بیٹہا ہوا
ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید نہین بولتا آدمی کوئی بات مگر اسکے پاس نگہبان ہی طیار فورًا منہہ سے نکلتے ہی لکہہ لیتا ہے -

Marfat.com

کوئی شیطانون اور جنون اور موذیون سے اس کی حفاظت کرتا ہے[1] تمام عالم علوی و سفلی[2] مین کوئی جگہ ایسی نہین ہے۔ کہ فرشتون سے معمور نہو حدیث شریف مین آیا ہے کہ مخلوقات کے دس حصے ہین نو حصے اوسمین ملائکہ ہین اور ایک حصہ مخلوقات ہے اولی اجنحۃ مثنے وثلاث وربٰع فرشتون کے بازو ہین دو دو تین تین چار چار یہ قرآن مجید مین آیا ہے اس لیے اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ اور حقیقت اور مراد اسکی علم الٰہی پر سونپنی چاہیے۔ یا تاویل کرنی چاہیے کہ بازو سے قوت ملکی مراد ہے جیسا کہ متشابہات قرآنی کا حکم ہے واللہ اعلم اور عدد مذکور سے تعداد مراد ہے۔ نہ حصر کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین جبرئیل علیہ السلام کے چھہ سو پر دیکھے ہین[3] منہم جبرئیل سب فرشتون مین سے چار فرشتے بہت مقرب ہین کہ عالم کے بڑے بڑے کامون پر مامور ہین ایک اونمین کا جبرئیل علیہ السلام ہے کہ انبیا علیہم السلام کو وحی پہونچانا اور علمون کا القا کرنا اُس کا کام ہے ومیکائیل اور دوسرا میکائیل علیہ السلام ہے کہ مخلوقات کے رزقون کا پہونچانا اور زندہ کرنا اُس کا کام ہے واسرافیل اور تیسرا اسرافیل علیہ السلام ہے کہ صور کا پھونکنا پہلے بار واسطے ہلاک ہونے اور برباد ہونے عالم کے اور دوبارہ واسطے زندہ ہونے اور قبرون سے اوٹھ کر محشر مین حاضر ہونے خلقت کے اوسکا کام ہے وعزرائیل اور چوتھا عزرائیل علیہ السلام ہے کہ تمام عالم کی ارواح کا قبض کرنا اوسکا کام ہے اکثر کا [illegible]

---

[1] ان فرشتون کو حفظہ کہتے ہین سورہ انعام مین ہے وہو القاہر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ اور اللہ تعالی غالب ہے اپنے بندون پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان تمہارے حفاظت کرنے والے اور تمہارے عملون کے اور سورہ رعد مین ہے لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ ط آدمی کیواسطے فرشتہ ہین ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے اوسکے آگے اور پیچھے حفاظت کرتے ہین اللہ کے حکم سے یہ ہر آدمی کا حال ہے اور مومن کیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکسو ساٹھ فرشتے شیاطین سے اوسکی نگہبانی کرتے ہین اگر یہ نہون تو شیطان ایک آن مین اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین ۱۲ [2] عالم علوی آسمان اور اوسکے اوپر کی چیزین عالم سفلی زمین اور اوسکے اوپر اور اندر کی چیزین [3] یعنے فرشتون کے کئی بازو ہین نہ یہ کہ دو اور تین اور چار سے زیادہ نہون [4] ترمذی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ [illegible] صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسروق سے کہا لم یرہ فی صورتہ الا مرتین مرۃ عند سدرۃ المنتہی ومرۃ فی اجیاد لہ ستمایہ جناح قد سد الافق یعنی [illegible] وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت مین دیکھا مگر دو بار ایکدفعہ معراج مین سدرۃ المنتہی کے پاس اور دوسری دفعہ اجیاد [illegible] جنگل کا نام ہے مکہ معظمہ مین اونکے چھہ سو بازو تھے کہ روک لیا تھا آسمان کے کنارے کو [illegible]

واصحابہ وسلم کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام نے جب سدرۃ المنتہی پر پہونچے کہ وہ ساتوین آسمان [illegible] کے ٹھہرنے کا مقام ہے آگے نجا سکے اور نبی صلے اللہ علیہ وعالہ وسلم سے عذر کیا کہ [illegible]

جامی نے اونکا قول زلیخا مین نقل کیا ہے

بیت

اگر یک سر موے برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم ٭

Marfat.com

کہ جبرئیل علیہ السلام سب سے افضل ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ چارون فرشتے آپسمین برابر مرتبہ رکہتے ہین مگر سوائے انبیا اور سب فرشتون سے افضل ہین سوائے ان چارون کے اور فرشتے بھی مقرب اور عظیم ہین ان مین سے آٹہ فرشتے عرش کے اٹہانے والے ہین عظمت ان کی اجرام کی اسقدر ہے کہ ان کے کندہون سے کان کی لونک دوسو برس کے رستے کی برابر مسافت ہے اور ایک روایت مین سات سو برس کے رستے کی برابر فاصلہ آیا ہے وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ اور ہر ایک کے لئے ان مین سے اللہ تعالے کی قرب و معرفت کی بارگاہ مین ایک مقام مقرر ہے اور مرتبہ خاص اور جگہ معین ہے کہ اس سے تجاوز و ترقی نہین کر سکتے اور جو کمال ان کے لائق ہے انکو بالفعل حاصل ہے انمین شوق و تحصیل کمال نہین ہے کس لئے کہ شوق اس چیز پر ہوتا ہے جو حاصل نہو اور مقصود ہو اور وہ جو کہتے ہین کہ ملائکہ مین عشق نہین ہے اس کے یہی معنے ہین نہ یہ کہ انکو اللہ تعالی کی محبت اور معرفت نہین ہے۔

لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ خدائے تعالے کی نافرمانی اور گناہ نہین کرتے اور اس کی مخالفت کا رستہ نہین چلتے جو کچھ حکم کرتا ہے فوراً بجالاتے ہین ابلیس نے جو نافرمانی کی درحقیقت وہ فرشتہ نہ تہا بلکہ اصل خلقت مین جن تہا طاعت و عبادت کے سبب سے فرشتون مین شمار کیا گیا تہا

سـ۵ اور آدمی کو پیدا ہوتے ہی کوئی کمال نہین حاصل ہوتا مگر اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے اس مین ہر کمال کے حاصل کرنیکی طاقت رکہدی ہے اس لئے اسکو ہر چیز کے حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے اور اپنے مرتبہ اور شوق او محبت کی موافق جس چیز یا جس کام کو وہ چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے اور عالم کی تمام چیزون کو وہ اپنے کام مین لاتا ہے اور ان مین تصرف کرتا ہے اور ہر طرح کی عبادت کر سکتا ہے فرشتے اپنی اپنی عبادت کوئی قیام کی حالت مین کوئی رکوع کی کوئی سجدہ کی کوئی قعدہ کی صورت مین ادا کرتے ہین اور وہ اپنے نماز مین یہ سب رکن ادا کر سکتا ہے مگر سیکہنے کے بعد غرض کوئی ایسا کام نہین ہے کہ آدمی اسکا شوق کرے اور کوشش و مجاہدہ کے بعد وہ اسکو حاصل نہو غایت یہ کہ اگر وہ کام ایک آدمی کے مرتبہ سے زیادہ ہے اور اسکو نہ حاصل ہو سکا دوسرے کو ہوگا جو اس مرتبہ کا ہے۔ بہشت باوجودیکہ بہر وہان نہتے آدم کے × ؛ وہان یہ پہونچا کر فرشتہ کا بہی متعدد رنہ تہا + سـ۶ اللہ تعالے نے سورہ کہف مین فرمایا کان من الجن ففسق عن امر ربہ ابلیس تہا جنون مین سے پس نافرمانی کی اپنے رب کی حکم کی اور دوسرے دلیل یہ کہ اسکے آگے فرمایا ہے فتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی کیا پکڑا تمنے اسکو اور اس کی اولاد کو دوست میرے سوا۔ یہان سے معلوم ہوا کہ اسکی اولاد ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ وہ جن ہے اس لئے کہ فرشتون کے اولاد نہین ہوتی

135443

Marfat.com

آخر اپنی اصل کیطرف رجوع کیا بعضے کہتے ہین کہ ملائکہ اور جن پیدایش مین ایک دوسرے کے قریب ہین کہ نار نور بھی رکھتی ہے اور دھوان بھی اگر دھوان اُس مین سے جاتا رہے تو نور رہجاوے واللہ اعلم وَلَهُ كُتُبٌ اَنْزَلَهَا عَلٰى رُسُلِهٖ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے بعضے پیغمبرون پر کتابین نازل کی ہین اور سب کو اُن کی متابعت کا حکم کیا ہے سب کتابین ایک سو چار ہین اون مین سے چار کتابین بڑی اور مشہور ہین۔ مِنْهَا التَّوْرَاةُ اُن چار مین سے ایک توراۃ ہے کہ موسےٰ علیہ السلام پر اوتری ہے اور بنی اسرائیل کی تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اسپر عمل کرتے رہے وَالزَّبُوْرُ اور دوسری زبور ہے کہ داؤد علیہ السلام پر اوتری ہے وَالْاِنْجِيْلُ اور تیسری انجیل ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام پر اوتری ہے ان سب کتابون مین بعد ذکر الٰہی اور بیان احکام شرعی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور اُنکی امت کے احوال اور صفات مفصل لکھے ہین اور انبیاے سابق علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے جناب الٰہی مین آپ کے نام مبارک کے ساتھ ۔

ف ۱ فرمایا ہے کل شی یرجع الی اصلہ ہر چیز اپنی جڑ کی طرف رجوع کرتی ہے اور اس باب مین ابلیس کا قول اللہ تعالےٰ نے سورہ ص مین نقل فرمایا ہے خلقتنی من نار وخلقتہ من طین - مجکو پیدا کیا تو نے آگ سے اور اس کو مٹی سے اور در اصل آگ کا کام اوپر کو سر اوٹھانا ہے اور مٹی کا کام نیچے گرنا ہے پس مین اس کو کیون کر سجدہ کرون سے معلوم ہوا کہ ابلیس آگ سے بنا ہوا تھا اس لئے اُس نے تکبر کیا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اپنی اصل کی طرف گیا اور خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی ۱۲ ف ۲ اسرائیل حضرت یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے اور بنی اسرائیل اُن کی اولاد ہوئی اور یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ہر بیٹے کی اولاد ایک فرقہ بن گئی اس لئے بنی اسرائیل کے بارہ فرقے ہوئے کہتے ہین اُن مین چار ہزار پیغمبر ہوئے یہ سب توراۃ پر چلتے رہے ۔ ف ۳ کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے توراۃ مین پڑھا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تند خو ہونگے نہ سخت دل بازار مین آواز بلند نکریگا لوگون کے قصور معاف کریگا بدی کے بدلے نیکی کریگا اُس کی امت اللہ تعالےٰ کی شکر گذار اور تکبیر کہنے والی ہوگی آدھی پنڈلیون تک ان کی ازار ہوگی چار اندام کا وضو ان پر فرض ہوگا ۔ بلند منارون پر اذان کہین گے [illegible] کہڑے ہون گے مکہ معظمہ مین پیدا ہوگا مدینہ طیبہ مین ہجرت کرے گا مدینے سے شام تک اُس کی بادشاہت [illegible] محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا رسول ہے جس کے سبب گمراہ راہ پاوینگے ایسی ایسی بہت [illegible] کرنے مین طوالت کا خوف ہے اور اکثر پیغمبرون نے آپ کی خبر ہر وقت مین اپنی اپنی اُمتون کو [illegible] السلام نے جو اپنی اُمت کو خبر دی وہ اللہ تعالےٰ نے [illegible] مین نقل فرمائی ہے [illegible] انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد - اور جب کہا عیسےٰ ابن مریم نے اے اولاد یعقوب کی تحقیق مین رسول اللہ کا ہون تمہاری طرف بھیجا گیا ہون تصدیق کرتا ہون اپنی پہلی کتاب توراۃ

Marfat.com

تقرب و توسل کیا ہے[1] اور چوتھا سب کتابون آسمانی کا خلاصہ قرآن مجید و فرقان حمید ہے کہ حضرت سید الانبیاء و خاتم المرسلین محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا ہے ۔ اعجاز نظم[2] خاصہ اُس کا ہے کہ کسی کتاب مین نہین ہے اگرچہ توریت ضخامت مین اتنی بڑی ہے ۔ کہ سوائے پیغمبرون کے اور کسیکو یاد نہو سکتی تھی لیکن قرآن مجید باوجود اختصار کے سب کتابون سے اعظم و اکمل ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین اور تمامی کتب آسمانی کلام الٰہی ہونے مین برابر ہین اگرچہ بسبب دوسری وجوہات کے بعضی کتابین بعض سے افضل ہین جیسے انبیاء علیہ السلام پیغمبر ہونے مین سب برابر ہین لانفرق بین احد من الرسل لیکن مرتبے مین بعضے بعضون سے افضل ہین تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ۔ واسماؤہ توقیفیۃ اور نام اللہ تعالے کی توقیفی ہین ۔ یعنے سُننے پر موقوف ہین اور شرع سے ثابت ہوئے ہین پس جو نام کہ شرع شریف مین ذات الٰہی پر بولا گیا ہے ۔ اُوسی نام سے اللہ تعالے کو پکارنا درست ہے اپنی طرف سے نیا نام مقرر کرنا نہین چاہئے اگرچہ عقل اس کی اطلاق کی صحت پر حکم کرے یا معنے اس کے اُس نام کے مطابق ہون جو شرع مین آیا ہے مثلاً اللہ تعالے کو شافی کہین گے نہ طبیب اور جواد کہین گے نہ سخی اور عالم کہین گے نہ عاقل اور یہ ممانعت تسمیہ مین

---

[1] تقرب نزدیکی چاہنی اور توسل وسیلہ کرنا تمام اہل کتاب حل مشکلات کے وقت اپنی زمانہ مین نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب الٰہی مین واسطہ گردانا کرتے تھے اور آپ سے کمال محبت رکھتے تھے جب اونکو معلوم ہوا کہ وہ نبی اب ۔ اہل مین سے نہین بلکہ نبی اسمعیل یعنے اسمعیل بن ابراہیم علی نبینا و علیہم السلام کی اولاد مین سے ہوگا تو اونکی محبت عداوت کیساتھ بدلگئی اور حسد کے سبب سے آپکا نام مبارک اور اونکی صفت کتب آسمانی مین مٹا ڈالی اونکی اس فعل کی خبر خداتعالی نے سورہ بقرہ مین دی ہے ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ اور اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو مٹا دے اللہ تعالی کی گواہی کو بعضے مقام پر درس کے درس مٹا دیے بلکہ بعض جگہ کلمون کو آگے پیچھے کر کے مطلب نکالا خدا تعالی نے اس کی خبر سورہ مائدہ مین دی ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ اور بدلڈالا اونہون نے کلمون کو اپنے مقام سے ۱۲[2] بعضے عبارت مین ایسا انتظام کہ آدمی اُسکے مقابلہ سے عاجز آجاوین چنانچہ باوجود اسباب کے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین عرب مین فصاحت و بلاغت کا نہایت چرچا تھا اور ایسے بڑے بڑے شاعر تھے کہ سبع معلقات یعنے سات قصیدے اُنہون نے ایسے کہکر کعبے کے دروازہ مین لٹکائے تھے روئے زمین پر کوئی اون کا جواب نہ بنا سکا حضرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُونکے روبرو آیۃ قرآن مجید کی پڑہی فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنے اگر تم کہتے ہو کہ یہ قرآن مجید خدا کا کلام نہین ہے تو باوجود اس فضل و کمال کے ایک چہوٹی سے آیت اس کے مقابلہ مین تمام جہان جمع ہو کر جتنی مدت مین چاہو بنا لاؤ لیکن ایسے عاجز ہوئے کہ ہرگز نہ لا سکے ۱۲[3] ضخامت موٹائی ہر چیز کی ۱۲[4] بہت بڑا اور تہا کامل سے[5] یہ آیۃ سورہ بقرہ مین ہے یہ کتاب نہین شک اسمین ہدایت کرتی ہے پرہیزگارون کو[6] یہ آیت

نہ توصیف مین اس واسطے کہ تسمیہ مین ایک تصرف ہے کہ سوائے نام رکہنے والے کی اور کو نہین پہونچتا اور کلام انہین نامون مین ہے کہ صفات وافعال سے ماخوذ ہین اور اسمائے اعلام ہین کہ ہر زبان مین خاص ذات الٰہی کے لئے موضوع ہین کچھ کلام نہین ہے لیکن کفار کی زبان ہین جو نام مخصوص ہین اللہ تعالے کو ان کے ساتھ پکارنا چاہئیے اور معلوم رہے کہ ان ننانوین اسمائے ہین کہ مشہور ہین اسمائے الٰہی منحصر نہین ہین بلکہ بہت سے نام ایسے ہین کہ اللہ تعالے نے بعض خلقت کو نہین تبلائے اور بہت سے ایسے ہین کہ خلق اُن کو جان ہی نہین سکتی اور شرع شریف مین جو آئے ہین وہ بھی بہت ہین ان ننانوین نامون کی شہرت بہ سبب ایک خاصیت کے ہے جو اللہ تعالے نے ان مین رکھی ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان للّٰہ تسعۃ وتسعین اسما من احصیہا دخل الجنۃ اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی بادشاہ کہ ہزار سوار ہمارے ایسے ہین کہ جو کوئی مدد چاہے اس کی مدد کرتے ہین اور جہان جاتے ہین فتحیاب ہوتے ہین اس سے یہ نہین لازم آتا کہ اس بادشاہ کے پاس سوائے ان ہزار سوار کے اور سوار ہی نہین ہین بلکہ یہ معنے ہین کہ سوا بے شمار ہین مگر ہزار اس قسم کے ہین کہ بیان کئے بس اللہ تعالے کے نام بے شمار ہین لیکن ان ننانوین نامون کے ذکر مین یہ خاصیت ہے کہ ان کا ورد کرنے سے جنت مین داخل ہوگا واللہ اعلم ــــ

ھو خالق لافعال العباد فالکفر والمعصیۃ بارادتہ وتقدیرہ ولا یرضاہ ـــ اور وہ خالق ہے بندون کے کامون کا پس کفر وگناہ اسی کے ارادے اور ـــ

ـــ۱ منتخب مین ہے تسمیہ نام رکہنا توصیف تعریف کرنا ۱۲ ـــ۲ اعلام علم کی جمع ہے اور علم نام کو کہتے ہین جو تمام جنس مین سے ایک شخص کو ممیز کرے اور اس کا نشان بتادے جیسے آدمی یا انسان جنس کا نام ہے اور عبداللہ کہ ایک شخص کا نام کل آدمیون مین سے ـــ۳ وضع کئی گئی اور بنائی گئی ـــ۴ جیسے ایک زبان اور ملک کے جو نام ہین اُن کو دوسری زبان اور ملک والے نہین جانتے اور جانورون کی زبان مین جو نام ہین اونکو آدمی نہین جانتے اور آسمان والے جو نام ہین اُن کو زمین والے نہین جانتے ـــ۵ جیسے وہ صفتین کہ اللہ تعالے اپنے آپ ہی جانتا ہے نہین ہین اور نہ مخلوق کو طاقت کہ اونکو معلوم کرسکے بغیر بتلائے حق تعالے کے ـــ۶ تحقیق اللہ تعالے کے جس شخص نے اُن کو یاد کیا اور ذکر کیا یا اُن کی صفتین اپنے اندر پیدا کین جنت مین تحقیق کے لئے لائے یعنے اُوسکا جنت مین جانا ایسا یقینی ہے کہ گویا داخل ہوگیا شریف مین بہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ترمذی ... وابن ماجہ نے نقل کی ہے

Marfat.com

تقدیر سے ہی لیکن وہ اُس سے راضی نہین ہے جب ثابت ہو چکا کہ تمام چیزون کا واحد پیدا کرنے والا ہے اور بندون کے افعال بھی سب چیزون مین داخل ہین تو ان افعال کا خالق بھی وہی ہوا عموماً اور اس آیۃ مین مخصوص فرمایا واللّٰہ خلقکم وما تعملون یعنی اللہ تعالے نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے عملون کو پس کفر و ایمان و طاعت و عصیان نیکی و بدی بندون سے اللہ تعالیٰ کے ارادہ و تقدیر اور حکم سے صادر ہوتے ہین مگر حق تعالے ایمان و طاعت و نیکی سے راضی ہے اور کفر و معصیت سے ناراض ہے چنانچہ فرمایا ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر چاہنا اور پیدا کرنا امر دوسرا ہے اور راضی ہونا امر دوسرا رضا جب سمجھے جاوے کہ حکم کرے کہ یون کرو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کسی حکمت کے سبب سے حکم کرتا ہے لیکن اس کا واقع ہونا نہین چاہتا اور حکمت اُس کی سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا اس کی ایسی مثال ہے جیسے مالک اپنے بندہ کی قصورون کا ثبوت و ظہار کرنا چاہے تو اسی کسی کام کا حکم کرے اور نچاہے کہ بندہ اس کام کو کرے کہ قصور اسکا دیکھنے والون پر ظاہر ہو پس امر و نہی مین ایک فائدہ اور حکمت یہ تحقیق ہوئے کہ حقیقت بندونکی جو علم ازلی مین پوشیدہ ہے ظاہر اور ہویدا ہو جاوے کہ مطیع کون ہے اور عاصی کون ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

وَلِلْعِبَادِ اَفْعَالٌ اِخْتِیَارِیَّۃٌ یُثَابُوْنَ بِھَا وَیُعَاقَبُوْنَ عَلَیْھَا اور باوجود اس کے کہ ہر کام اللہ تعالے کے ارادے اور تقدیر سے ہوتا ہے بندہ بھی فاعل و مختار ہے کہ اپنے کام مین اختیار رکھتا ہے اور جو فعل اس سے صادر ہوتے ہین جبر و اضطرار سے

لہ یہ آیہ سورہ صافات مین ہے ۱۲ سکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اس مضمون کو کتنی ہی جگہہ ارشاد فرمایا ہے اُن مین سے بعضے آیتین یہ ہین سورہ مین ہے ماکانوا لیومنوا الا ان یشاء اللہ نہین ہے ایمان لانے والے مگر جسکو چاہے اللہ اور سورہ انعام مین ہے فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام پس جس شخص کے ہدایت کرنے کا ارادہ اللہ کرتا ہے اس کی چھاتی کھولدیتا ہے اسلام کے لئے ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً اور جس کے گمرہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے نہایت تنگ کردیتا ہے اس کی چھاتی۔ اور سورہ ہود مین ہے ان کان اللہ یرید ان یغویکم اگر اللہ چاہتا ہو کہ گمراہ کرے تمکو وہ رب ہے تمہارا اور اس کی طرف پھیرے جاوگی اور سورہ انعام مین ہے ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدیٰ اور اگر چاہے اللہ البتہ جمع کرے انکو ہدایت پر ولو شاء لہدیکم اجمعین اور اگر چاہے اللہ البتہ ہدایت کرے تم سب کو سکہ یہ آیہ سورہ زمر مین ہے اور اللہ تعالے راضی نہین ہے اپنے بندون کے کفر کرنے سے اور اس مضمون کی بھی بہت سے آیتین ہین اُن مین سے

Marfat.com

نہین ہوتے بلکہ اپنے اختیار سے ہوتے ہین اور اسے اختیار پر اس کے لئے ثواب و
عذاب مترتب ہوتا ہے اول معنے جبر و اختیار کے معلوم ہون جب اس مسئلہ کی
حقیقت ظاہر ہوگی پوشیدہ نرہی کہ آدمی سے دو طرح پر افعال صادر ہوتے ہین ایک
اس طرح پر کہ پہلے کسی چیز کا دل مین تصور کرے اور وہ چیز اس کی طبیعت کے موافق ہووے
پھر اس کے حاصل کرنے کی طرف حرکت کرے اور جو وہ چیز اس کی طبیعت کی مخالف
ہووے اس لئے اس کی دل مین اس چیز سے نفرت و کراہت پیدا ہووے اور
اور اس کے ترک کرنے کی طرف حرکت کرے اور پہلے شہوت و نفرت کے فعل
و ترک اس کا برابر تھا ممکن تھا کہ کرتا یا نہ کرتا پس آدمی کی اس حرکت کو حرکت
اختیاری کہتے ہین اور اس حرکت سے جو فعل صادر ہو وہ فعل اختیاری کہلاتا
ہے دوسری طرح کی حرکت جو بغیر تصور و خواہش پیدا ہوتی ہے جیسے رعشہ والے
کی حرکت اُسکو حرکت جبری اور اضطراری کہتے ہین پس کوئی عاقل نہین قبول کرے گا کہ
آدمی کے سب فعل جبری و اضطراری ہین بلکہ اکثر ارادی و اختیاری ہین لیکن یہان یہ اشکال
پیدا ہوتا ہے کہ علم و ارادت ازلی و قضا و قدر آلہی کے موافق افعال آدمی سے سرزد
ہوتے ہین پس اگر خدائے تعالٰی نے ازل مین جانا اور چاہا کہ فلان فعل فلان بندے سے
صادر ہووے اختیاری ہووے یا اضطراری ضرور صادر ہوگا اور اگر چاہا نہو ہرگز نہو گا۔
پس آدمی کو کسی فعل کے وجود مین لانے کا اختیار نہوا اس سے لازم آیا کہ آدمی اختیار
رکھتا ہے مگر اپنے اختیار مین اختیار نہین رکھتا چنانچہ کہا ہے مختار فی فعلہ و مجبور فی اختیارہ

بالکسر مصدر ہے باب اکرام سے اور غیاث اللغات مین اس کے معنے لکھے ہین دشواری سے آدمی اپنے
کرنے مین مختار اور اپنے اختیار مین مجبور ہے کہ جو کچھ اس کی تقدیر مین لکھا ہے ناچار اسے وہ کرنا پڑتا ہے
عزیزیہ مین حضرت مولوی شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس مسئلہ مین ایک تقریر لکھی ہے اُس کا خلاصہ
کہتے ہین کہ ہم نے یہ کام اس لئے کیا کہ ہماری تقدیر مین لکھا تھا وہ تقدیر کی حقیقت سے غافل ہین قضا و قدر
خدائے تعالٰی کا بسیط ہے اور ذرہ ذرہ کو شامل ہے پس وہ روز ازل سے جانتا ہے کہ فلان شخص فلان وقت مین
کام کرے گا وہی اس نے لوح محفوظ مین لکھدیا ہے اور وہی ہر شخص کی تقدیر ہے اگر یہ آدمی اس کام کا کرنے والا نہو
تو خدائے تعالٰی اس کی تقدیر مین کیون لکھتا جب تقدیر کے یہ معنے معلوم ہوئے تو اس سے ثابت ہوا کہ تقدیر آدمی کی اس کی
افعال کے تابع ہے نہ یہ کہ اس کے افعال اُس کی تقدیر کے تابع ہون اب جو یہ کہتے ہین کہ ہماری تقدیر مین لکھا تھا جو ہم سے
ہوا وہ تقدیر کے معنے الٹے سمجھے ہین کہ اپنے افعال کو تقدیر کے تابع سمجھتے ہین اور یہ اولٰی تقدیر انکو سزا سے نہین بچا سکتی
اسکی مثال ہے کہ جیسے کوئی حاکم اپنے دو نوکرون کو دو کامون کے لئے بھیجے اور اپنے قیافہ شناسی سے معلوم کرکے اپنے

یہ کہئے کہ ظاہر مین اختیار ہے اور باطن مین جبر اس مقام پر عقل جبراً ہے اور عجز و سکوت کا اقرار کرتی ہے مرجع و مآل کلام یہ آیۃ ہے - ولا یسأل عما یفعل وھم یسئلون حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ اُستاد اہل طریقت وقدوہ اہل حقیقت ہین فرماتے ہین لاجبر و لا قدر ولکن امر بین امرین یعنے جبر مذہب فرقہ جبریہ کا ہے کہتے ہین کہ آدمی کو کچھہ اختیار نہین ہے اور اس کی حرکت جمادات کی حرکت کے مانند ہے اور قدر مذہب فرقہ قدریہ کا ہے کہتے ہین کہ سب کام آدمی کے اختیار مین ہین اور آدمی اپنے کام مین مستقل اور اپنے افعال کا خالق ہے یہ دونون باطل ہین اور افراط اور تفریط کے دریا مین غرق ہین حق مذہب متوسط ہے ان دونون کے درمیان مین لیکن اس امر متوسط کے دریافت کرنے مین عقل حیران و سرگردان ہے اور حقیقت مین یہ حیرانی اور سرگردانی صرف اہل بحث و جدال کے لئے ہے جو عقل سے معتقدات کا ثابت کرنا چاہتے ہین اور جو چیز ان کے عقل مین نہ آوے اس کی تصدیق نہین کرتے اور اسپر ایمان نہین لاتے اور ایمان والون کے واسطے قرآن مجید اور شریعت اسلام کے احکام اس مدعا کے ثبوت پر دلیل قاطع ہین اللہ تعالے نے فرمایا واللہ خلقکم وما تعملون اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر کام اللہ تعالے کی قدرت و ارادے سے ہوتا ہے اور باوجود اسکے اطاعات و معاصی کو بندون کی طرف نسبت کرکے فرمایا وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون عمل پیدا کرنے کی نسبت اپنی طرف اور عمل کرنے کی نسبت بندون کی طرف ثابت کی پس ہمکو ضرور ایمان لانا اور اعتقاد کرنا چاہئے کہ دونون حق ہین اگرچہ ان کی حقیقت کو ہم نہ پہونچین اور ان کا بھید ہم پر نہ کھلے دوسرے یہ کہ ہر امر و نہی اور سب احکام مین ہم شرع کے تابع ہین اور مسئلہ قضا و قدر اور مسئلہ اختیار دونون ہم کو شرع سے معلوم ہوئے ہین اس لئے دونون پر ایمان لانا واجب ہے پھر نزاع و جدال کس واسطے ہے پس امر متوسط پر ایمان لازم ہے اور درحقیقت خوض کرنی اس مسئلہ مین گمراہی اور جہالت کا نشان ہے کون سے حقیقت اور کونسا عمل اس مسئلہ کی بحث پر موقوف ہے عمل کرنا چاہئے او حقیقت کا عالم خدا ہی

Marfat.com

اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اگر بعد خبر شارع کے تردد و خلجان دل مین باقی ہے تو اس سے بہتر کسی اور دین کا فکر کرنا چاہئے کیونکہ ایمان کی حقیقت یہی ہے کہ جو کچھ شارع سے سُنے اسکی تصدیق کرے اور جو ایمان کو اپنے عقل کے حکم پر موقوف رکھا ہے تو در حقیقت اپنی عقل پر ایمان لایا ہے اس مسئلے کی اثبات مین یہی رستہ چلنا کافی ہے اور یہی رسالہ کی وضع کے بھی موافق ہے اگرچہ قلم مین طغیانی ہے مگر کیا کیا جاوے حق تعالےٰ ہم کو خطا و خلل سے نگاہ رکھے اور ہم کو ہمیر نچھوڑے واللہ یضل من یشاء و یہدی من یشاء پیدا کرنے والا ہدایت اور ضلالت کا بندی مین خدائے تعالےٰ ہے جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدہی راہ پر لاوے پس جس کو وہ گمراہ کرے اُسکو راہ راست پر کوئی نہین لاسکتا اور جس کو وہ ہدایت کرے اُس کو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اس پر قرآن و حدیث ناطق ہین اور باوجود اس کے قرآن مجید اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ہدایت کی نسبت فرمائی او شیطان اور بتون کی طرف

---

۱ عمل کرو پس ہر شخص آسان کیا گیا ہے واسطے اس چیز کے کہ اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے یہ ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے ساری حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہر آدمی کا ٹھکانا مقرر کر دیا ہے دوزخ مین یا جنت مین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا نہ بھروسا کرین ہم تقدیر الٰہی پر اور عمل چھوڑ دین اس کے جواب مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کرنا نہ چھوڑو کہ نشان دوزخی اور جنتی کا یہ ہے کہ جس کو اللہ نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے اُسپر وہ کام آسان کئے ہین جو اُسکو دوزخ مین لیجاوین اور جس کو جنت کیلئے بنایا ہے اوسپر جنت مین جانے کے کام آسان کئے ہین پس جب تم کو اللہ کی تقدیر کا حال معلوم نہین ہے تو اچھے عمل کرو اور جنتی ہونے کی نشانی اپنے اندر پیدا کرو تا کہ جنتی ہو اور آپ نے یہ آیت سورہ لیل کی پڑہی۔ فاما من اعطے واتقے وصدق بالحسنے فسنیسرہ للیسرے واما من بخل واستغنے وکذب بالحسنے فسنیسرہ للعسرے۔ جسنے دیا اور ڈرتا رہا اور سچ جانا نیک بات یعنے دین اسلام کو پس آسان کرینگے ہم اُوسپر رستہ آسائش کا اور جس نے نہ دیا اور اپنے تئین بے پروا سمجھا یعنے تکبر کیا اور جھٹلایا نیک بات یعنے دین اسلام کو پس آسان کرین گے ہم اوسپر رستہ سختی کا یعنے نیک کو توفیق دیتے ہین ایسی کامون کی کہ اس کو جنت مین لیجاوین اور بد پر آسان کرتے ہین وہ عمل کہ وہ اُوسکو جہنم مین لیجاوین ۲ اگر نری عقل سے شریعت کے سب احکام معلوم ہو سکتے تو رسولون اور کتابون کی کیا حاجت تھی پس دین مین قرآن و حدیث مقدم ہے ان کے آگے دلیل بے فائدہ ہے مولوی جلال الدین رومی نے فرمایا بیت پائے استدلالیان چوبین بود۔ پائے چوبین سخت بے تمکین بود ۳ اللہ تعالےٰ نے سورہ زمر مین فرمایا ذلک ہدی اللہ یہدی بہ من یشاء ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد ومن یہدی اللہ فما لہ من مضل یہ ہدایت اللہ کی ہے راہ دکھاوے اُس کی طرف جسکو چاہے اللہ پس نہین ہے اس کے واسطے کوئی راہ پر لانے والا اور جسکو اللہ راہ دکھاوے اُوسکا کوئی [illegible] اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا۔ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ جسکو اللہ تعالےٰ ہدایت کرے پس اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے اُسکا کوئی راہ پر لانیوالا نہین ہے

ضلالت کی نسبت فرمائی پس ان دونون پر ہم کو ایمان لانا اور اعتقاد کرنا چاہیئے اور حقیقت مین ہدایت کے دو معنے ہین ایک راہ راست بتانی اور دوسرے راہ راست پر چلاکر مقصود تک پہونچانا یہ دوسرے معنے اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ مخصوص ہین کسی دوسریکا مقدور نہین اور پہلے معنے قران شریف اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مین ثابت ہین کہ طریق مستقیم اور راہ راست کا بیان کرتے ہین لیکن راہ راست پر چلاکر مقصود تک پہونچانا خدا ہی کا کام ہے پس ظاہر مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت کا سبب اور شیطان کو ضلالت کا سبب بنایا ہے اور حقیقت مین سب خدا کی طرف سے ہے[٣] واللہ الہادی ومنہ التوفیق ۔

وَعَذَابُ الْقَبْرِ لِلْكَافِرِ وَالْفَاسِقِ وَتَنْعِيْمُ اَهْلِ الطَّاعَاتِ بِمَا يَعْلَمُهُ اللهُ وَيُرِيْدُهُ وَ سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ حَقٌّ

اور عذاب قبر کا کافر و فاسق کے لئے اور نعمت فرمان بردارون کیلئے ساتھ اس چیز کے کہ اللہ جانتا ہے اور اسنے ارادہ کیا ہے اور سوال منکر اور نکیر کا حق ہے

اہل سنت والجماعت کی اعتقادات مین سے ایک قبر کا عذاب بھی ہے اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے کہ دنیا اور آخرت کے درمیان واسطہ ہے اس عالم مین کافر و فاسق محنت و عذاب مین رہینگے اور مومن فرمان بردار عیش و نعمت مین اور منکر و نکیر دو فرشتے ہین عظیم الجثہ خوفناک اور کالی صورت آنکھین اُن کی نیلی قبر مین آتے ہین اور رب و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و دین اسلام کا سوال کرتے ہین اگر اللہ تعالی کی توفیق و تعلیم سے بندہ اُن کی سوال کا جواب درست و صحیح دیتا ہے اوسپر عیش و نعمت کا دروازہ کہولا جاتا ہے اور قیامت تک نئی دولہن کی مانند آرام سے سوتا ہے اور وہ قبر اُس کے حق مین جنت کے باغ کے مانند ہوجاتی ہے اور اگر جواب ٹہیک نہین دیتا

١ سورہ بقرہ کے اول مین فرمایا ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین ۔ یہ کتاب کہ اس مین شک نہین ہے ہدایت کرتی ہی پرہیزگارون کو اور سورہ جن مین جنون کی زبانی فرمایا یہدی الی الرشد فامنا بہ یہ قران ہدایت کی طرف رستہ دکہاتا ہے پس ہم تو اُسپر ایمان لائے ان آیتون مین اللہ تعالے نے ہدایت کی نسبت قران مجید کی طرف کی اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہدایت کی نسبت بہت آیتون مین کی ہے ان مین سے ایک یہ آیت ہے سورہ جمعہ مین فرمایا ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وہ اللہ ایسا ہے کہ پیدا کیا امیون یعنے ان پڑہون مین رسول انہین مین سے ایسا رسول کہ امی ہوکر پڑہتا ہے ان پر اسکی آئتین اور سنوارتا ہے

٣ کرنے والا ہے اور اسیکی طرف سے توفیق ہے ۔

محنت وعذاب ودوزخ کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اور وہ قبر اس کی حق مین آگ کے پہاڑ کے مانند ہوجاتی ہے یہ سب آیات واحادیث سے ثابت ہے اسپر ایمان لانا چاہیے اور اس کی کیفیت علم الہی پر سونپے چاہیئے کہ بدن کو زندہ کرکے روح اسمین ڈالکر یہ معاملہ ہوتاہے یا بغیر روح کے ساتھ ہوتا ہے غرض جو کچھہ قادر مطلق مناسب جانتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے اسی طرح کرتا ہے بعض علمانے کہاہے کہ گناہ گارون کے پاس جو فرشتے آتے ہین ان کا نام منکر ونکیر ہے اور فرمان بردارون کے پاس جو فرشتے آتے ہین ان کا نام مبشر وبشیر ہے لیکن یہ غریب ہے اور اس کا ذکر احادیث مین کم ہے اور کہتے ہین کہ سوال کرنے والے فرشتون کی بڑی جماعت ہے اُن مین سے بعضون کا نام منکر اور بعضون کا نکیر ہے ہر قبر مین دو فرشتے ان نامون کے آتے ہین جیسے نامہ اعمال کے لکھنے پر ہر بندہ کی لئے دو فرشتے مقرر ہین اور ممکن ہے کہ وہ ہی فرشتے ہون اور متعدد مکانون مین ایک ایک ہی وقت ان صورتون مین متمثل ہون واللہ اعلم صاحب خلاصہ وبزازی نے اپنی فتاوے مین لکھاہے کہ سوال بعد دفن کرنے میت کے ہوتا ہے بلکہ آدمیون کے غائب ہونے کے بعد اور جو میت کو تابوت مین رکھین دوسرے مکان پر لیجانے کی نیت سے اُس سے نہین کیا جاتا اگر کسیکو درندی نے کھالیا اُس سے درندے کے پیٹ مین

ف سورہ مومن مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا النار یعرضون علیہا غدواً وعشیاً ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب پیش کئے جاتے ہین وہ آگ پر صبح اور شام روز قیامت قایم ہونے کے دن ہم کہینگے کہ داخل کرو فرعون کی آل کو سخت عذاب مین کہ وہ جہنم کا عذاب ہے اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن آل فرعون پر سخت عذاب ہوگا اور اُس سے پہلے عالم برزخ مین بھی صبح وشام ان پر عذاب ہوتا رہے گا اور یہ عذاب سوائے اُس عذاب کے ہی جو قیامت کو اُن پر ہوگا اس لئے کہ واو عاطفہ مغائرت پر دلالت کرتی ہے اور سورہ نوح مین نوح علیہ السلام کو فرمایا اغرقوا فادخلوا نارا غرق کئے گئے پانی پس داخل کئے گئے آگ مین فا تعقیب کے لئے ہے یعنے پانی مین ڈوبتے ہی آگ مین داخل ہوئے اور عالم برزخ مین عذاب کئے جاتے ہین اور سورہ ابراہیم مین فرمایا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو کے ساتھ دنیا اور آخرت مین تفسیر جلالین وتفسیر کبیر وترجمہ فارسی کلام مجید مترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب ثابت کے معنے کلمہ طیب لکھے ہین اور لکھاہے کہ یہ آیہ عذاب قبر کے باب مین نازل ہوئی ہے نکیر کے سوال کا جواب صحیح مراد ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ استنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر کا اس سے ہوتا ہے اور فرمایا اذا قبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدہما المنکر والآخر النکیر جب دفن کرچکتے ہین قبر مین میت کو تو آتے ہین اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھ والے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر ہے اور فرمایا القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران فرمایا قبر ہے بہشت کی

Marfat.com

سوال ہوتا ہے انتہے اور صحیح تر یہ ہے انبیا علیہم السلام سے سوال نہین ہوتا اگر ہوتا ہے تو
توحید اور احوال امت سے بطریق بزرگی اور تعظیم کے ہوتا ہے اور مومنین کے بچون مین
اختلاف ہے اکثر کہتے ہین کہ ان سے سوال ہوتا ہے مگر فرشتے سوال کے بعد ان کو تلقین کرتے
ہین کہ کہ اللہ تعالے میرا رب ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول ہین اور اسلام
میرا دین ہے یا اللہ تعالے اُن کو الہام کرتا ہے جیسے عیسےٰ علیہ السلام کو طفلی مین الہام کیا اور
مشرکین کے بچون مین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے نے توقف کیا ہے اور بعض کہتے ہین آگ
مین جاوین گے بعض کہتے ہین جنت مین داخل ہونگے محمد بن حسین کہتا ہے کہ مین یقین رکھتا
ہون کہ اللہ تعالے کسیکو بغیر گناہ کئے عذاب نہین کرتا ہے اور جنون سے بھی سوال ہوگا
بدلیل حکم عام اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مسلمان جنون کے ثواب کی کیفیت مین توقف
کیا ہے اور کافر جن باتفاق عذاب کئے جاوین گے اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ کافر
مجاہر سے سوال نہین ہوتا بلکہ بے پوچھ اُس کو عذاب کرتے ہین اور منافق سے سوال ہوتا ہے
اور بعض شارحین نے کہا ہے کہ شہیدون اور رباط والون سے اور اُس شخص سے کہ جمعہ
کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے سوال نہین ہوتا کہ اسباب مین —

ف۱ یعنے یہانتک فتاوے بزازی اور خلاصہ کا مضمون تھا اب ختم ہوگیا ہے ف۲ اللہ تعالی نے سورہ انبیا مین فرمایا وہم یسئلون
اور وہ پوچھے جاوین گے پس اس مین آدمیون اور جنون کی کچھ تخصیص نہین ہے پس سب ہی پوچھے جاوین گے ف۳ مجاہر جہر
سے ہے یعنے ظاہر وعلانیہ مین کافر اور باطن کافر ہوتا ہے اُوسے منافق کہتے ہین فرمایا اُس سے سوال ہوتا ہے یہ بسبب
اسلام ظاہری کے کہ دنیا مین ایمان کا اقرار کرتا تھا لیکن یہ ایمان اوسکا دنیا مین اوسکو اس قدر مفید ہوا کہ اس کو اور اُس کے
اہل ومال کو امن دیا گیا مگر آخرت مین کچھ مفید نہوگا بلکہ اس فریب کے سبب سے اور کافرون سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا اللہ تعالی نے
سورہ نسا مین فرمایا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار بے شک منافقین نیچے کے طبقے مین ہونگے آگ کے جسقدر جنت کے
درجات اوپر کو چڑھتے جاتے ہین نعمت اور خوبیون کی زیادتی ہوتے جاتے ہے اور جس قدر دوزخ کے درکات
نیچے کو ہوتے جاتے ہین اُسی قدر عذاب کی شدت ہوتی جاتی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ منافقین کے
لئے اور کافرون سے زیادہ عذاب ہوگا۔ ف۴ رباط کے معنے مضبوطے کے ہین اور جب لشکر دشمن کے مقابلہ
مین ہوتا ہے تو ایک ٹکڑا لشکر کا دشمن کی فوج کے قریب راہ مین اُوترتا ہے ۔ اور تھوڑے فاصلے پر تمام لشکر کھانے
پینے اور دفع حوائج ضروری مین مصروف رہتا ہے اور اُس چھوٹے لشکر کے بھروسے پر سب لوگ آرام کرتے ہین ۔
جب غنیم ارادہ کرتا ہے ۔ تو چھوٹا لشکر خبر دیتا ہے ۔ اُسی وقت سب ہوشیار ہوجاتے ہین ۔ اور چھوٹا لشکر نہایت
ہوشیار ومستعد رہتا ہے ۔ اس لئے اس کا نام رباط ہے اور ان رباط والون کا درجہ عالی اور ثواب بہت ہے

Marfat.com

حدیثین وارد ہوئی ہین جمعہ کی حدیث ضعیف ہے اور ترمذی اور ابن عبد البر نے بھی
کہا ہے کہ قبر کا سوال خاص اس امت عظمی کے لئے ہے اور ان کی عذاب کی اس
تعجیل مین یہ حکمت ہے کہ عالم برزخ مین گناہ کی آلائش سے پاک ہو کر قیامت
کو [illegible] گناہ انہین اور طحاوی نے بھی شرح عقیدہ مین ایسا ہی کہا ہے اور تعمیم پر
توقف بھی نقل کیا ہے اور یہ بھی حدیثون مین آیا ہے کہ گناہ گار کی قبر مین ستر
ستر اژدہا ایسے ہون گے کہ اگر ان مین سے ایک بھی یہان زمین پر پھنکار
مارے تمام یہان کے درخت بلکہ ساری دنیا جلکر خاک ہو جاوے اور حقیقت
مین وہ سانپ اور بچھو بُری صفتون کے خوفناک شکلین اور بُری افعال [illegible]
صورتین اور دنیا کے تعلقات کی [illegible] تصویرین ہون گی کہ اس عالم مین سانپ
اور بچھو بن گئی ہین اور عدد ستر کا کثرت کے لئے ہے یعنی سانپ اور بچھو بہت
ہون گے اپنے اپنے اعمال کے قدر کم و زیادہ نہ یہ کہ ہر قبر مین ستر ہی ستر ہون
گے یا شارع نے اصول صفات کے گنتی پر اطلاع دی ہے کہ بُری صفتین اور گناہون
کی جڑین دنیا مین ستر ہین جیسے سب قسم کے گناہ نکلتے اور سب بُری صفتین اپنی اندر پیدا
کین انکی قبر مین پورے ستر ہون گے اور باقیون کے انکے اعمال کے موافق [illegible]
بہر اور اس کے مانند امور آخرت پر کہ مخبر صادق نے ان کی خبر دی ہے

سلہ مشکوٰۃ کے باب ثواب المریض مین احمد و ترمذی سے یہ حدیث نقل کی ہے من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ جو مرے پیٹ کی بیماری [illegible] جیسے استسقا یا اسہال تو اسکو عذاب قبر نہ کیا جاویگا اور ایسا ہی شہید کے واسطے فرمایا اور اسی باب مین بخاری و مسلم کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ [illegible] پانچ مین طاعون سے مرنے والا اور پیٹ کی بیماری سے اور ڈوبکر اور دیوار کے نیچے دبکر اور اللہ کے رستے مین [illegible] حق مین اسی حدیث کی شرح مین اور بھی لکھے ہین ذات الجنب اور سل اور دق اور زہر یا جانور کے کاٹنے [illegible] یا گھوڑے کے گرنے سے مرنے والا [illegible] مرنے والا اور غریب [illegible] شہادت [illegible] مرنے وغیرہ وغیرہ [illegible] کے [illegible]
[illegible] سلہ یعنی عذاب قبر کا سب کے لئے عام ہونا [illegible]
سلہ اور اس سے زیادہ بھی آئی ہین مشکوٰۃ مین ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا [illegible] تسعۃ وتسعین تنینا [illegible] لو ان تنینا منہا نفخ فی الارض ما انبتت خضرا [illegible] [illegible] کی قبر مین ننانوے اژدہے اس کو کاٹتے اور ڈستے رہین قیامت تک اگر ایک اژدہا ان مین سے زمین پر [illegible] مارے [illegible] زمین سبزہ [illegible] کی روایت مین ہے اور ترمذی کی روایت مین ننانوے کی جگہ ستر آئے ہین [illegible]

اور اعتقاد کرنی کی دو رستی ہین ایک یہ کہ سانپون اور بچہوون کا وجود ظاہر مین موجود ہے اور کاٹنا اُن کا میت کو واقعی ہے لیکن ہم ان کو سر کی آنکہون سے نہین دیکہہ سکتے اس واسطے کہ ان آنکہون سے ہر کوئی شخص عالم ملکوت کو نہین دیکھ سکتا مگر وہ جو عالم ملکوت تک پہونچ گئے ہین جیسے انبیا علیہم السلام اور بعض اولیا رضی اللہ عنہم چنانچہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو صورت ملکی مین دیکہتے تھے اور سوائے آپ کے اور کوئی نہین دیکہہ سکتا تھا مگر جسکو اللہ نے چاہا اور یہ دیکہنا آپ کا اور اونکو دکہلانا محض اللہ تعالی کی قدرت سے ہے خواہ اجسام ہون یا ارواح اگر کوئی سامنے ہو اور انکہین کہولی ہو اور دیدے پہاڑ پہاڑ کر دیکہے اور خدائے تعالیٰ نہ دکہائی تو ہرگز نہین دیکہہ سکتا اور جو وہ دکہانا چاہے تو ارواح کو بھی دیکھ سکتا ہے پس ایمان کا امتحان اور اعتقاد کی صحت اور متابعت اسمین ہے اور دوسرا رستا یہ ہے اور وہ ادنی ہے کہ اعتقاد کرے کہ دیکہنا ان سانپ اور بچہوونکا خواب مین دیکہنے کے مانند ہے کہ سوتے کو دکہائی دیتے ہین اور انکا کاٹہنا دیکہکر وہ متالم ہوتا ہے اور دیکہنے والونکو ظاہر مین کچہہ نہین دکہائی دیتا مگر نایم کے حق مین اُنکا وجود موجود ہے اگرچہ مقصود اس سے بہی حاصل ہے لیکن ایسے اعتقاد والا ضعیف الایمان ہے اور پہلے کا ایمان محکم اور سالم ہے واللہ الموفق والمثبت[1] حق اور اوٹہنا مردونکا قبرون سے اور تمام خلقت کا دوبارہ زندہ ہونا حق ہے کہ قرآن و حدیث[2] اسپر ناطق ہے اور دین مسلمانی کا مدار اسی مسئلہ پر ہے اور تعجب نہین ہے

---

[1] اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور عقائد حقہ پر ثابت رکہنے والا ہے [2] سورہ مومنون مین فرمایا ثم انکم یوم القیمة تبعثون یعنی تم قیامت کے دن اوٹہائی جاؤ گے۔ اور سورہ یس مین فرمایا قل یحییہا الذی انشاہا اول مرة کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو جلاوے گا وہ شخص جسنے پیدا کیا ہے اس کو پہلے بار اور سورہ حج مین مفصل بیان فرمایا یا ایہا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقناکم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وغیر مخلقة لنبین لکم ونقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا۔ اے آدمیو اگر تم شک مین ہو مرنے کے بعد اٹہنے سے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ بے شک ہمنے تمکو مٹی سے پیدا کیا یعنی تمہاری اصل کو [illegible] گوشت کی بوٹی سے پورا بنایا کسیکو اور ادہورا کسیکو تاکہ بتا دین ہم تمکو اور ٹہرا رکہتے ہین رحمون مین [illegible] مہینے یا دو برس پہر نکالا تمکو لڑکا پہر پہونچایا جوانی تک تمکو یعنی تیس سے چالیس برس تک اور [illegible] پہلے اور ضعیفی کو پہونچایا بڑہاپے سن تک تاکہ نہ جانے بعد علم کے کچہہ پس جس شخص نے اتنے رنگ [illegible] مین اپنی انواع قدرتین ظاہر کین کیا وہ تمکو مرنے کے بعد نہین جلا سکتا پہر اسکے آگے دوسری دلیل بیان فرمائی وترے الارض هامدة فاذا انزلنا علیها الماء اهتزت وربت وانبتت من کل زوج بهیج اور دیکہا تو نے زمین کو سوکہی پس جب اتارا ہمنے اوسپر پانی

Marfat.com

کہ جو شخص عدم سے یہ تمام عالم وجود مین لایا اور محض نابود سے بود فرمایا وہ دوبارہ پیدا کرنے
پر بھی قادر ہے وھو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ اور در حقیقت
آدمی کا بیج کہ اسکی پیدا ہونے اور نشو و نما یعنے بڑھنے کا سبب ہے قبر و زمین اور زمین کی اجزا مین
پوشیدہ باقی رہتا ہے اور اسکو عجب الذنب کہتے ہین پس جس طرح کہ گھاسون اور درختون کا
بیج ریت اور مٹی مین ملا ہوا جنگلون مین رہتا ہے اور برسات کا مینہ برستی ہے یک بارگی سب
درخت اوگ جاتے ہین اسی طرح آدمی اور تمام خلایق حشر کے روز دفعتاً پیدا ہو جاوینگی حدیث شریف
مین آیا ہے کہ قیامت کے دن آسمان سے ایک مینہ اس طرح کا برسیگا کہ اسکے سبب سے تمام انسان
و حیوانات پہاڑ و طیور و حشرات اور سب جہان پیدا ہو جاویگا اور اللہ تعالی انصاف [illegible]
اور ایک کا بدلہ دوسرے سے دلاویگا اور مسلم و احمد کی حدیث مین ہے کہ قیامت کو تمام خلایق ایک
دوسرے سے بدلے لین گے یہانتک کہ دنیا مین اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ والی کو مارا ہوگا
ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹی کو ناحق ستایا ہوگا پر بھی ایک دوسرے سے قصاص [illegible]
جبکہ باوجود نہونے تمیز اور تکلیف کے جانورون مین قصاص ہوگا تو بعض علمانے [illegible]
کہا ہے کہ ایک لڑکی کا بھی دوسرے سے بدلا دلایا جاویگا اور بعد بدلا لینے کے تمام حیوانات [illegible]
کر دیے جاوینگے اور جن حیوانونکو ذبح کرکے کہایا ہے وہ بہشت کی خاک بنائے جاوینگے [illegible]
اور زندگی قیامت کو صور کے نفخون سے ہوگی پہلا نفخہ قیامت کے شروع مین ہوگا [illegible]
تمام اہل زمین کے دلونمین دہشت و رہول پیدا ہوگا اور انپر ایسا خوف اور وحشت چہا جاویگی
اور تمام جاندار ہلاک ہو جاوینگی اور مر جاوینگے اور ایسا ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے [illegible]

ك یہ آیہ سورہ روم مین ہے اور وہ ایسا ہی جسنے پہلے بار بنایا خلقت کو پھر دوبارہ بناویگا [illegible]
منتخب مین ہے کہ عجب مین عین کا زبر اور جیم ساکن ہو تو اسکے معنے ہین جڑ اور بیج اور [illegible]
اور نون دونونکا زبر ہو تو اس کے معنے دم [illegible] پس عجب الذنب کے معنے ہوئے دم کی جڑ [illegible]
کہ پشت کے اندر ہوتی ہے اور وہی آدمی کا بیج ہے کہ خاک مین باقی رہتا ہے ۱۲ [illegible]
عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما بین النفختین [illegible]
ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قالوا اربعون سنۃ قال ابیت ثم ینزل [illegible] قال لیس
من الانسان شیٔ الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم القیمۃ [illegible] درمیان دونون نفخون کے
چالیس کا فاصلہ ہوگا پوچھا لوگون نے اے ابا ہریرہ یہ مدت چالیس روز کی ہوگی - کہا مین نہین جانتا پھر کہا انہون نے
کیا چالیس مہینے کی ہوگی کہا مین نہین جانتا پھر کہا کیا چالیس برس کی ہوگی کہا مین نہین جانتا پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پھر اوتاریگا اللہ تعالے آسمان سے پانی پس اوگین گے اور پیدا ہونگی آدمی اور جانور جیسے اوگتا ہے سبزہ
فرمایا کہ آدمی مین کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ پرانی نہو یعنے سب اعضا اسکے پرانی اور بوسیدہ ہو جاتے ہین مگر ایک ہڈی کہ

الصور ففزع من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء الله اور فرمایا ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء اور دوسرا نفخہ مردون کے اُٹھنے کیلیے ہوگا کہ اُسکے ہوتے ہی تمام مردے قبرون سے اُٹھ کھڑے ہونگے اور میدان حشر کیطرف دوڑینگے چنانچہ اسی آیت کے آگے فرمایا ثم نفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون اور اور جگہہ فرمایا ونفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ینسلون اور دونون نفخون کی درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا من فی السموٰت ومن فی الارض کے جمع کرنے سے معلوم ہوا کہ اس فزع وصعق کا اثر تمام اہل آسمان و اہل زمین کو پہونچیگا جن ہون یا آدمی یا فرشتے الا من شاء الله اُس سے جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل اور فرشتے دوزخ اور جنت کے اور عرش کے اوٹہانے والے اور حورین اور تمام شہدا ارادہ کئے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین۔ لفظ قیامت کا کبھی نفخہ ثانی کے زمانہ پر اطلاق کرتے ہین اور کبھی نفخہ اول کے وقت سے جنت مین داخل ہونے تک کے سارے زمانہ کو قیامت بولتے ہین اگر عبرت کی نظر سے دیکھین اور غور کرین ہر روز سب پر یہ حال گزرتا ہے اور قیامت سے غافل ہین اور شارع کی خبرون مین شک کرتے ہین اور نہین خیال کرتے کہ ہر روز جب شام ہوتی ہے اور رات کی اندہیری ظہور کرتی ہے سب جانورون اور آدمیون پر ہول و خوف اور دہشت اور وحشت غالب ہوتی ہے کہ اپنے اپنے گھرون اور گہونسلون اور کونون اور سوراخون مین گہس جاتے ہین اور جب رات ہوجاتی ہے سب جاتے

۱ یہ آیہ سورہ نمل مین ہے یاد کرا سدن کو کہ پہونکا مارے جاوینگے صور مین پس گہبرا جاوینگے جو آسمانون مین ہین اور جو زمین مین ہین مگر جسکو چاہے اللہ تعالے ۲ یہ آیہ سورہ زمر مین ہے اور پہونکا مارے جاوینگے صور مین پس بے ہوش ہوکر گرینگے جو آسمان مین ہین اور جو زمین مین ہین مگر جسکو اللہ چاہے بے ہوش ہوکر گرنے سے ہلاک ہونا مراد ہے پہلے نفخہ سے سب مرجاوینگے دو رماضی کے صیغے تحقیق کے واسطے لائے ہین یعنی یہ صور کا پہونکنا اور سب کا ہلاک ہونا ایسا یقینی ہے کہ گویا ہو ہی چکا ۱۲

۳ یہ آیہ سورہ زمر مین ہے پہر پہونک ماری گئی اُس مین یعنے صور مین دوبارہ پس ناگہان وہ کہڑے ہوگئے کہ دیکھتے ہون گے کہ صفت زندگی کی ہے یعنے دوسرے نفخہ کے ساتہ ہی سب زندہ ہوجاوینگے۔ ۱۲ ۴ یہ آیہ سورہ یس مین ہے اور پہونکا جاویگا صور مین پس دفعتاً وہ قبرون سے اپنے پروردگار کی طرف دوڑینگے ۱۲۔ ۵ منتخب مین ہے کہ فزع فے کے زبر اور زے کے ... کے زیر سے ہے یعنے ترس اور بیم اور یہان اضطراب سے مراد ہے جو صور کے پہلے نفخہ سے جاندارون پر ہوگا اور انسی طرح ہے کہ صعق صاد کے ... کے زیر سے بے ہوش ہونے اور مرنے کو کہتے ہین اور یہ صاعقہ سے نکلا ہے اللہ تعالی نے سورہ اعراف مین فرمایا وخر موسی صعقا اور گرے موسے علیہ السلام بے ہوش جیسا بجلی کا مارا اور یہان اس بے ہوشی اور ہلاکت سے مراد ہی جو بعد اس اضطراب کے صور کی آواز کے صدمے سے جاندارون پر واقع ہوگی۔ ۶ صاحب غیاث اللغات نے کنز اللغات سے

Marfat.com

٣٧

ہین اور بےحس و حرکت ہوجاتے ہین گویا کہ ہلاک ہوگئے اور مرگئے یہ حال نفخہ اول کے اثر کے
مانند ہے اور جب صبح ہوتی ہے دفعتاً بے اختیار سب کے سب جاگتے ہین اور اوٹھ
بیٹھتے ہین اور کھڑے ہوکر چلتے پھرتے ہین یہ سرگزشت نفخہ ثانیہ کے تاثیر کے مانند ہے
فسبحان القادر یحیی و یمیت والیہ النشور + والوزن حق اور تولنا بندون کے
عملون قیامت کے دن حق ہے اگرچہ اللہ تعالے کا علم سب چیزون کو محیط ہے لیکن
اس تولنے مین حکمتین ہین ان مین سے ایک حکمت تو یہی ہے کہ ہر بندہ کا حال سب پر
کھل جاوے اور برے بھلے کی حقیقت ظاہر ہوجاوے باقی اور سب حکمتین اپنی
وہی خوب جانتا ہے اس پر ایمان لانا چاہیئے اور کیفیت تولنے کی اور ترازو کی اللہ
تعالے کے علم پر سونپے چاہیئے کہ ایمان لانے کو اسیقدر کافی ہے اور تحقیق یہ ہے
کہ وہ ترازو حقیقی ہے اور اس کے دو پلڑے اور ایک ڈنڈی اور زبان ہے کہ
معلوم ہوتی ہے اور دکھائی دیتی ہے اور ہر پلڑا اس کا زمین و آسمان کی مقدار
سے زیادہ ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اگر زمین و آسمان اور جو
ان مین ہے تمام ایک پلڑے مین رکھین تو سما جاوے نیکیون کا پلڑا عرش کے
دہنی طرف جنت کے سامنے اور بدیون کا پلڑا عرش کے بائین طرف دوزخ کے مقابل ہوگا
بعضے کہتے ہین کہ ترازو سے مراد وہ چیز ہے کہ اعمال کا اندازہ اس سے معلوم ہو غرض
کسی طرح کی ہو اصل مقصود عدل ہے اور میزان اسکی تمثیل ہے یہ کلام معتزلون کا تاویل
ہے اور اصل وہی میزان ظاہری ہے جسکا بیان حدیث مین آیا ہے اوسی پر ایمان لاوے
اہل کی حیلہ پردازی سے اپنے ایمان مین خلل نڈالین اور موزون یعنی
ہین کہ اللہ تعالی اپنی قدرت سے نیکیونکی صورتین نورانی اور بدیونکی ظلمانی بنا کر
تولیجاوینگے یا اعمالکے صحیفے کہ اللہ تعالے ان کے کامونکے موافق ہلکا اور بھاری کردیگا +

لیے سب نقصانون سے اور وہ قادر ہے کہ اپنی قدرت سے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور سب قیامت کو اسکی طرف دوڑینگے
اور اسکے سامنے حاضر ہونے والے ہون گے ۱۲ منہ سورہ اعراف مین فرمایا ہے والوزن یومئذ الحق اور تولنا
کامون یا اعمال کا آج کے دن حق ہے ۱۲ منہ اللہ تعالے نے سورہ قارعہ مین فرمایا ہے فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ
جسکے وزن بھاری ہونگی پس وہ عیش مین ہے راضی یعنے جنت مین داخل ہوگا اور وہان رہین کریگا ۔ اما من خفت موازینہ فامہ ہاویۃ اور
جسکے ہلکے ہوئے پس اسکی جا ہاویہ ہے یعنے آگ جہنم کی کہ وہ اسمین داخل کیا جاویگا اور وہان عذاب کیا جاوے گا +

کہ بطاقہ کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے اور بطاقہ کاغذ کے ٹکڑے کو کہتے ہین جس مین رسی سے
جیسے ہنڈوے قبالہ وغیرہ اور یہان یہ مراد ہے کہ اگر کسی کی نیکیون کا پلڑا ہلکا ہوگا اسمین
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک کاغذ پر لکھکر رکھدین گے وہ نہایت بھاری ہوجاویگا
اور بعضون نے حدیثون کی تطبیق کی ہے اور قائل ہوئے ہین کہ یہ دونون یعنے اعمال وصحائف
تولے جاوینگے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ اس آیت مین
موازین لائی کہ جمع میزان کی ہے سو یہ باعتبار تعدد اشخاص کے ہے کہ ہر امت یا ہر نبی
یا ہر عمل کے لئے ایک ترازو علیحدہ ہوگی یا باعتبار تعدد اوزان کے ہے یا اس ترازو کے بڑائی
اور عظمت کے سبب سے فرمایا ہے اور اُس شخص کے اعمال کا تولنا جس کی ایک بھی نیکی نہو
یا اُس نے ایک بھی بدی نکی ہو محض واسطے اظہار فضیحت ومعصیت کی یا شرف وکرامت کی ہوگا
اور کافر کے اعمال تولنے مین بھی یہی حکمت ہے کہ اس کے لئے ایک بھی نیکی نہوگی کہتے ہین کہ
آخرت کی میزان کے پلڑے کا بھاری اور ہلکا ہونا دنیا کے ترازو کے خلاف ہوگا یعنے وہان
بھاری ہوگا جو اوپر کو اوٹھ جاویگا اور وہ ہلکا ہوگا جو نیچے کو جھک جاویگا لیکن بطاقہ کی حدیث اسکا رد کرتی
ہے واللہ اعلم وَالْکِتَابُ حَقٌّ اور وہ کتاب کہ اسمین نیکیان اور بدیان اور طاعت ومعصیت

لہ بطاقہ کے معنے چھٹے ہین اور جس حدیث مین اس چھٹے کا مذکور ہے مشکوٰۃ کی کتاب الفتن باب الحساب والقصاص والمیزان کی دوسری فصل مین ترمذی وابن ماجہ سے بروایت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ہذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ہذہ البطاقۃ مع ہذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک شخص میری امت مین سے خلائق کے روبرو قیامت کے دن پہر کہولیگا اسپر ننانوین طومار لنبائی مین درازی نظر کے مانند ہر ایک پہر اللہ تعالیٰ اسکو فرماویگا کیا تو انکار کرتا ہے ان مین سے کسی چیز کا ان طومارون مین سے کیا ظلم کیا ہے تجہپر میرے لکہنے والون نے کہ تیرے کرنیرے کاموں کے نگہبان تہے پس کہیگا وہ شخص کہ نہین اے پروردگار میرے مین کچہ انکار نہین کرسکتا اور نہ مجہپر تیرے کاتبون نے ظلم کیا ہے پہر اللہ تعالیٰ فرماویگا کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے کہ تونے یہ سہو سے کئے ہین یا خطا یا جہلا کہیگا کہ اے پروردگار میرے کچہ عذر نہین ہے پس اللہ تعالیٰ فرماویگا ہان ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجہپر ظلم نہوگا یعنے تیری نیکی کا ثواب کم نہ دیا جاویگا اور تیرے عذاب مین زیادتی نہوگی چہٹا نکالا جاوے گی اس مین لکہا ہوگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا تو یہ وہ کلمہ ہوگا جو اوسنے کہا ہے یا اور دفعہ کا ہوگا جو مقبول ہوگیا ہے پہر اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ اپنے عمل کے وزن پر حاضر ہو کہیگا اے پروردگار کیا حقیقت ہے اس چہٹے کی ان طومارون کے سامنے اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تحقیق تو نہین ظلم کیا جا

بندون کی لکھے ہین حق ہے مؤمنون کے اعمالنامے اُن کے دہنے ہاتہ مین منہ کے سامنے سے
دئے جاوین گے اور کافرون کے بائین ہاتہ مین ان کے پیٹ کے پیچھے سے دئے جاوین گے اور یہ سب
مومنون اور کافرون مین تمیز ہونے کے لئے ہوگا کہ جس سے مومن کی عزت اور کافر کی رسوائی
اور ذلت ظاہر ہو یہ مومن فرمان بردار اور کافر کا حال بیان ہوا اور مومن گنا ہگار کے حال مین
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ان کو دہنے ہاتہ مین دئے جاوین گے لیکن بعد سزا کے جب آگ مین
سے نکالے جاوین گے بعضے کہتے ہین کہ پہلے دین گے لیکن پڑہنے کا اذن آگ سے نکلنے
کے بعد ہوگا بعضے کہتے ہین کہ داہنے اور بائین سے نہین بلکہ سامنے سے دئے جاوین گے بعضے
کہتے ہین کہ ہاتہ مین نہین دین گے بلکہ اُنکا احوال پڑہکر سنادیا جاویگا اور حق یہ ہے کہ اسباب
مین کوئی نص[1] صریح قرآن مین وارد نہین ہوئی اسلئے عاصی کا حال اسباب مین موقوف ہے اور یہ
جتنے احتمالات بیان ہوئے بطریق اجتہاد[2] و احتیاط کے بیان کئے گئے ہین واللہ اعلم **وَالْحِسَابُ**
حَقٌّ مقصود کتاب سے حساب ہے جب کتاب حق ہے حساب بھی حق ہے **وَالسُّوَالُ**
حَقٌّ اور پوچھنا اللہ تعالے کا بندون سے کہ دنیا مین کیا کیا کام کئے اور کون سے طاعت
بجالائے اور کونسا گناہ کرکے آئے حق ہے اور فرشتون سے بھی حساب لیا جاویگا حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اول جبرئیل امین سے پوچھا جاویگا کہ وحی کی امانت پیغمبرون کو کس طرح پہونچائی

---

[1] سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقاہ منشورا۔ اور نکالین گے ہم قیامت کو کتاب کہ پاویگا اسکو فرمان یعنی کھلا ہوا سورہ انشقاق مین فرمایا فامّا من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا پس جو شخص دیا گیا نامہ اعمال اپنا داہنے ہاتہ مین پس قریب ہے کہ آسانی کے ساتہ حساب کیا جاویگا۔ واما من اوتی کتابہ وراء ظہرہ فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا۔ اور جو شخص دیا گیا اپنا اعمالنامہ پیٹہ کے پیچھے سے پس قریب ہے کہ پکاریگا موت کو اور پہنچایا جاویگا آگ مین اور سورہ حاقہ مین فرمایا واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ۔ اور جو دیا گیا اپنی کتاب بائین ہاتہ مین کہیگا کاش کہ نہ دیا جاتا مین اپنی کتاب [2] غیاث مین کشف و لطائف سے نقل کیا ہے کہ نص نون کے زبر اور صاد بی نقطہ کی تشدید ہے اسکے معنے آشکار کرنا اور علم اصول کی اصطلاح مین ایسی آیت کو کہتے ہین کہ اپنے ظاہری الفاظ سے مضمون کو ظاہر کرے جیسے اللہ تعالے کا قول ہے سورہ بقرہ مین واحل اللہ البیع وحرم الربٰو کفار نے کہا کہ بیاج بیع کے مانند ہے مین فرمایا کہ حلال کیا اللہ نے بیع یعنی بیچنے اور خریدنے کو اور حرام کیا بیاج کو پہر کیونکر دونو برابر معنے کہہ سکتا اور فقہا کی اصطلاح مین ایسی چیز پر بولتے ہین کہ اسکی بابت کچھ حکم ندیا گیا ہو [illegible] [3] اجتہاد الف کے زیر سے ہے اور اسکے معنے کوشش کرنے اور راہ صواب ڈہونڈہنی اور فقہا کی اصطلاح مین کتاب اللہ اور حدیث اور اجماع سے قیاس کرکے مسائل شرعیہ کا نکالنا ہے اور شرط اسکے ساتہ کہ کتب اصول مین مرقوم ہین جیسے قرآن کی آیات کے شان نزول اور ناسخ و منسوخ اور احادیث کی قوت و ضعف اور ان کے اقسام اور روات کی حالات سے واقفیت پوری حاصل ہونے اور محاورات زبان عرب اور صرف و نحو وغیرہ علوم زبان تازی کے متعلق ہین اُن مین کامل ہونا اور استنباط کے

Marfat.com

اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ پہلے لوح سے حساب ہوگا اُس کو حاضر لاوین گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے کانپتے ہوگی حکم ہوگا کہ تونے جبرئیل کو جو علوم پہونچائی اُن کا کون گواہ ہے عرض کریگی کہ میرا گواہ اسرافیل ہے اسرافیل کو حاضر کرین گے اور سب کے بدن پر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اُس کے سوال کی ہیبت سے لرزہ پڑا ہوگا اس کے بعد پیغمبرون کو حاضر کرین گے اور ان سے رسالت کے ادا کرنے کا اور اس امانت کے پہونچانے کا سوال ہوگا پھر سب سے سوال ہوگا عبادات مین اول نماز کا[1] سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا اور نیکیان ظالم کی مظلوم کو دی جاوین گی اور بدیان مظلوم کی ظالم پر رکھی جاوین گی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک دانگ[2] کے بدلے سات سو نمازین مقبول دی جاوین گی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک مرد کو ستر پیغمبرون کا ثواب ہو اور آدہے دانگ کسی کے اُس پر آتے ہون تو جب تک اپنے دشمن کو راضی نکرلے گا بہشت نہین جا سکیگا کیا حال ہے اُسکا جس کو ایسا دن درپیش ہو اور وہ عیش و عشرت مین مصروف ہو اور کبھی جو کچھ ہے پایا ہے کسی نے نہین پایا اور جو مین سمجھا ہون کوئی نہین سمجھا عوام دنیا کے محبت کی غفلت سے بیہوش ہین اور علماء گفتگو درد و کدمین[3] مصروف ہین صوفی طامات[4] اور حقیقت خوانی مین محو ہین لیکن عالم آخرت سے سب بے خبر اور غافل ہین تمام دن افسانہ خوانی مین مشغول رہتے ہین موت اور آخرت کے احوال کا ایک دم بھی تصور نہین کرتے انا للہ وانا الیہ راجعون[5] اسپر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ حال ہے کہ اگر چاہے گا مدعیونکو اسطرح راضی کردیگا کہ اول انکو جنت دور سے دکہا دیگا اور فرمائیگا اسکو کون خریدتا ہے وہ کہینگی اے خداوند اسکو کون خرید سکتا ہے ۔

---

[1] ہیبت روز محشر کہ جان گداز بود ۔ اولین پرسش نماز بود ۔ [2] غیاث مین ہے کہ دانگ کے وزن مین بہت اختلاف ہے لیکن اکثر ثقات کے تحقیق یہی ہے کہ دانگ کا وزن چہہ رتی ہے اور دانق اسکا معرب ہے [3] غیاث مین رشیدی و کشف اللغات و برہان قاطع و بہار عجم سے نقل کیا ہے کہ طامات کے بعضے صوفیون کا لاف و گزاف اور بیہودہ درانی ہے کشف و کرامات کے اظہار مین اور اصل لفظ عربی ہے میم کی تشدید سے اور فارسیون نے تخفیف کے ساتھ استعمال کیا ہے [4] یہ آیہ سورہ بقرہ مین ہے بتحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین اور اسی کی طرف جانے والے ہین اسکا نام کلمہ استرجاع ہے اور اکثر مصیبت کے وقت اسکو پڑہتے ہین مصنف نے اس مقام پر اسلیئے لکہا ہے کہ اس کو اپنے برادران دین کے اس غفلت پر کمال غم ہوا اور کلمہ مصیبت کا زبان پر لایا کہ دنیا کے مصیبت سے دین کے مصیبت نہایت سخت ہے پہلے زمانے مین اگر کسی کی ایک نماز قضا ہو جاتی تھی تو وہ اس کلمہ استرجاع کو اس قدر کثرت سے اور با آواز بلند رو رو کر پڑہتا تہا کہ محلے والے یہ سمجھکر کہ شاید اُن کے ہان کوئی مرگیا ہے تعزیت کو آتی تہی اب پر ہے نہ قضائی اللہ اس غفلت سے بچائے لنعم ما قیل بیت خورشید قیامت کا سر پر تو اب آپہونچا ۔ غفلت کو جگادیا کہ نیند یہ سونی ہے ۔

Marfat.com

اور اتنی قیمت کس کے پاس ہے حق تعالیٰ فرماویگا تم خرید سکتے ہو اور اس کی قیمت تمہاری ہاتہ
مین ہے اگر یہ حق اپنا جو اس بہائی مسلمان پر رکھتے ہو اُسکو معاف کر دو اور اسکو بری الذمہ
کر دو تو اوسکے عوض مین یہ جنت تمکو ملجاوے پس راضی ہو جاوین گے اور بخشدین گے اور یہہ بھی
حدیث شریف مین آیا ہے کہ سوال کے وقت اللہ تعالیٰ مومنون کو اپنی رحمت و مغفرت کی پردہ مین
ڈہانک لے گا اور اُن سے اسطرح پوچھے گا کہ کسیکو خبر نہو گی اور فرماویگا جس طرح دنیا مین ہمنے
تمہارے گناہونکو چہپایا آج اپنی رحمت سے بخشدیا اور نیکیونکی اعمالنامے اُن کے ہاتہ مین
دے دیگا اور کافرون و منافقون کو فضیحت کریگا منادی آواز دیگا الا لعنة الله علی
الظالمین سبحان ذی عدل القوی والفضل العظیم اگرچہ اُسکا فضل کام کرتا ہے لیکن خوف
اُس کے عدل سے ہے **بیت** - اگر در دہد یک صلائی کرم - عزازیل گوید نصیبے برم ٭
بیت جو آواز بخشش کی دیوے خدا - تو شیطان کہے مین بہشتی ہوا + یہ بیت تو سنی
دوسری اور سنئے **بیت** بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم - بمانند کروبیان صُم و بکم - **بیت**
ڈرانے کو بہی حکم کی تیغ گر - وہ کہینچے فرشتے ہون سب گنگ و کر + ایک جگہہ قرآن
شریف مین فرمایا ہے الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون دوسری جگہہ فرمایا
لا یسئل عما یفعل وهم یسئلون سوائے عجز اور بیچارگی کے ہمارا کام نہین ہے ہم کو دونون پر ایمان
لانا چاہیئے باقی حکم اُس کا ہے هو الله علی کل شیٔ قدیر - **والحوض حق**
اور حوض حق ہے اللہ تعالیٰ حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو قیامت
کے دن ایک حوض عطا فرماوے گا اُس کا نام کوثر ہے -

سلہ یہ آیہ سورہ ہود مین ہے آگاہ ہو جاؤ کہ لعنت اللہ کی ہے ظالمون پر منتخب مین ہے لعنت لام کے زبر سے ہے اس کے معنے نفرین ہین اور شرع شریف مین لعنت کے معنے ہین اسکی رحمت سے دور ہونا ۱۲ - **سلہ** پاک ہے ہر نقصان سے صاحب عدل قوی کا اور صاحب فضل بڑے کا یعنے عدل مین سب سے پورا اور فضل مین سب سے بڑا ۱۲
یہ آیہ سورہ یونس مین ہے آگاہ ہو کہ تحقیق دوست اللہ کے نہین خوف ہے اُن پر اور نہ وہ غمگین ہون گے
ہے کہ حشر کو کسی قسم کی شدت ان کو نہ پہونچے گی کہ انکو اُسکا خوف ہو اور نہ کوئی مطلب [illegible]
سبب سے وہ غمگین ہون گے ملا حسین واعظ نے تفسیر حسینی مین عین المعانی سے نقل کیا ہے کہ ولی کے معنے یہ ہین کہ اسکی
دیکہنے سے خدا یاد آوے اور بحر الحقایق سے بیان کیا ہے کہ ولی وہ ہے کہ اپنے نفس کا دشمن ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ
صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے آپس مین دوستی رکہین اور کشف الاسرار مین ہے کہ ولی وہ ہے جو ظاہر مین شریعت کا مظہر ہو اور باطن
مین نور فقر سے منور ہو - **نظم** رخش زمیدان ازل تاختہ - گوئی بچوگان ابد باختہ + معتکفان حرم کبریا - تشنہ دل از چہرہ کبریا
با رہ نوردان شکستہ قدم - راز کشایان نہ زبانہ دم + لیکن اس آیہ کے معنے اور تفسیر اسکی آگے ہی موجود ہے الذین اسو ا

Marfat.com

اور آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر مین اُس کا بیان ہے وہ حوض مربع[2] ہے اور اُس کے ایک ضلع کا طول ایک مہینے کا رستا ہے اُس کا پانی دودہ سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبو شہد سے زیادہ شیرین برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اُسپر جو کوزے رکھے ہین وہ گنتی مین آسمان کے تارون سے زیادہ اور اُنسے زیادہ چمکدار ہین جو کوئی ایک بار اُس کا پانی پیئے گا ابد تک کبھی پیاسا نہوگا اور اس حوض کا طول حدیثون مین مختلف آیا ہے اور اُسکا سبب مخاطبون کے احوال کی رعایت ہے چنانچہ آپنے اہل یمن سے من صنعاء الی عدن اور اہل شام سے اور کچھ فرمایا پس ہر شخص کو جو مسافت معلوم تھی اور اس کی زبان مین مشہور تھے اُس کو وہی ارشاد فرمائے اور بعضی حدیثون مین اس کے طول کی حد زمانہ کے ساتھ بھی بیان فرمائی ہے کہ اگر اسقدر زمانے تک راہ طے کی جاوے تو اس کے طول کے برابر ہو جیسے اوپر مذکور ہوئے ایک مہینے کی راہ حاصل سب کا یہ ہے کہ وہ حوض عظمت مین بہت ہی بڑا ہے اور کہتے ہین کہ ہر پیغمبر کے واسطے ایک حوض ہوگا اُن کے قدر اور مرتبہ کے موافق اور قرطبی نے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو حوض ہون گے کہ دونون کا نام کوثر ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ حوض کوثر کے ساقی ہون گے آج کے دن جو کوئی اُن کی محبت سے سیراب اور اُن کی لقا کا پیاسا نہین ہے اُس حوض مین سے اسکو پانی پینا مشکل ہے

---

[1] یہ سورہ کوثر کی پہلی آیت ہے بے شک دیا ہمنے تجکو کوثر تفسیر کبیر اور اور تفسیر ون مین کوثر کے بہت معنے لکھے ہین پر یہان اوسی حوض سے مراد ہے جو نبی صلے اللہ والہ وسلم کو حق تعالےٰ نے حشر کے دن عطا فرماوینگا اور تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ ایک جنت کی نہر سے اس حوض مین پانی آتا ہے اس کا نام بھی کوثر ہے [2] مربع اُس شکل کو کہتے ہین جسکے چارون ضلع اور چارون کونے برابر ہون [3] مشکوٰۃ مین بخاری اور مسلم سے یہ حدیث بروایت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض مسیرۃ شہر وزوایاہ سواء ماءہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکوابہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظماء ابدا میرا حوض ایک مہینے کے رستے کے برابر لمبا ہے اور کونے اس کے برابر ہین یعنے مربع ہین کہ عرض اور طول مین برابر ہے پانی اسکا دودہ سے زیادہ سفید اور بو اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخورے اُس کے مانند ستارون آسمان کے ہین کثرت اور روشنی مین جو اُس مین سے پیئے گا کبھی پیاسا نہوگا - بس جنت مین لذت کے لیئے پیئن گے نہ پیاس کے لیئے اللہ تعالےٰ نے سورہ طٰہٰ مین فرمایا وان لک الا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی - اور بے شک تو جنت مین نہ بھوکا ہوگا نہ ننگا اور نہ پیاسا ہوگا نہ دھوپ والا اور ابو ہریرہ سے جو حدیث روایت ہے اُس مین ہے اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل یعنے برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا - [4] صنعاء سے عدن تک غیاث مین ہے کہ صنعاء صاد کے زبر سے ایک گانو کا نام ہے ملک یمن مین اور عدن عین اور دال کے زبر سے ایک جزیرہ کا نام ہے حدود یمن میں کہ وہان سے موتی بیش قیمت نکلتے ہیں

Marfat.com

اور حدیث مین آیا ہے کہ علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے دل مین ابو بکر رضی اللہ عنہ
کی محبت نہوگی مین کونزکا ایک قطرہ بھی اسکو ندون گا والصراط حق اور پل صراط حق
ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ کی پشت پر ایک پل رکھیگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے
زیادہ تیز اور تمامی خلقت کو حکم فرمادیگا کہ اُسپر سے گزرین پس بہشتی اوسپر سے گزر کر بہشت
مین پہونچین گے کوئی بجلی چمکنے والی کی مانند بعضے تیز ہوا کی طرح بعضے تیز گھوڑے کی مثال
بعضے اُس سے کم اپنے اپنے مراتب کے موافق جسطرح دنیا مین دین کی صراط مستقیم اور عدالت
پر کہ یہ نمونہ اُس کا ہے چلتے تھے اسی طرح وہان بھی گزرین گے اور دوزخی پھسلکر دوزخ مین گرینگے
اور قرآن مجید مین حق فرمایا وان منکم الا واردہا ظاہر عام ہے کہ سب کے عبور اور حضور پر دال ہے حتی کہ
تمام انبیا اور سید المرسلین پر صلوات اللہ علیہم و علیہم اجمعین لوار باب توحید نے کہا ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گزرنے مین یہ حکمت ہے کہ بعضے گناہ گار جو بد قسمتی سے دوزخ مین
گرفتار رہین گے آپ کے جمال کا نظارہ اُن کے ایام فراق کی غمگساری اور غم دائی کا سبب
ہوگا اور ایک روایت مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس آیت کے عموم سے مخصوص ہین یعنے آپ اُس راہ سے نہین گزرین گے آپ کھڑے
ہوے دیکھتے ہوان گے اور تمام خلائق آپ کے روبرو گزری کی اور بے شک ایساہی لائق ہے

سلہ یہ آیہ سورہ مریم مین ہے اور کوئی تم مین سے نہین ہے مگر گزرنے والا ہے دوزخ پر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص دوزخ
مین وارد ہوگا اور سورہ انبیا مین فرمایا ہے ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون بے شک وہ لوگ سبقت کر چکی
یعنے پہلے سے مقرر ہو چکے انکے واسطے نیکی یعنے خصلت نیک و توفیق طاعت و ایمان ہماری طرف سے یعنے محض ہمارے فضل
سے یہ لوگ دوزخ سے دور رہینگے اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومن مغفور دوزخ مین نہین جانے کے تفسیر کبیر مین ہے کہ علما کا
اسمین اختلاف ہے جو کہتے ہین کہ سب وارد ہون گے وہ کہتے ہین کہ یہان مبعدون کے معنے مخرجون ہین یعنے داخل کر کے
نکالے جاوین گے اور پھر اس سے دور کئے جاوین گے اور اسکی دو دلیلین لاتے ہین اول یہ کہ وان منکم الا واردہا دخول پر
دال ہے دوسرے یہ کہ ابعاد یعنے دور ہونا کسی چیز سے اوسی کے لئے ہے جو اُسکے نزدیک ہو یا اُسمین ہو اور جو دور
ہئے دور ہونا تحصیل حاصل اور بے فائدہ ہے اور قاضی عبدالجبار نے کہا ہے کہ یہ قول فاسد ہے ان دلائل
لہم منا الحسنی اثبات پر دال ہے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون سے دنیا مین ثواب کا وعدہ کر لیا
کیا تو یہ وعدہ کب صحیح ہوا دوسرے اولئک عنہا مبعدون اسپر دال ہے کہ جو کسی چیز سے دور رکھا جاوے اور اگر
نزدیک بھی نہ لایا جاوے وہ اُسمین کیونکر داخل ہوگا تیسرے اسکے آگے فرمایا لا یسمعون حسیسہا نہین سنیں گے وہ آواز درد
ناک دوزخون کی جو دوزخ مین ہوگی اور فرمایا لا یحزنہم الفزع الاکبر نہ غم ہوگا انکو بڑی گھبراہٹ کا یہ دونون آیتین بھی دخول کے مانع مین
انہون نے ان دلائل کا جواب یون دیا ہے اول کا جواب یہ ہے کہ دنیا مین ثواب کا وعدہ دخول نار کا مانع نہین ہے بلکہ

اگرآپ آگ پر سے گزرین سب گلستان ہوجاوے جبکہ مومن کے گزرنے سے آگ فریاد کرے گی اور کہی گی جریا مومن فان نورک نطفی لہبی یعنے اے مومن کامل جلدی مجھ سے گزر جا کہ تیرا نور ایمان میرے شعلہ کو بجھائے دیتا ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مومنون کے نور ون کی نور ہین کیا حقیقت آگ کی جو آپ کے سامنے ٹھیرے آپ کے نور نے خلیل علیہ السلام کی پیشانی مین کیا کام کیا اور کس طرح آگ کو گلزار بنایا جبکہ یہ نور بے واسطہ ہووے تو کیا اثر پیدا کرے **والشفاعة حق** اور اللہ تعالیٰ سے گناہگارون کے لئے بخشش چاہنا پیغمبرون اور اولیا ر اور نیکون کا کہ ان کو درگاہ الٰہی مین عزت و آبرو اور عرض ومعروض کی مجال حاصل ہے حق ہے اور اول دروازہ شفاعت کا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہولاوین گے جس سے ظاہر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین آپ کا کسقدر مرتبہ اور کتنی عزت ہے اور معلوم ہوگا کہ یہ دن خاص آپ ہی کے لئے ہے اللہم بجاہ محمد اغفرلنا[1] جب وقت مین تمام اہل عالم دوزخ کے خوف اور ہول کی شدت سے حیران اور بے قرار ہون گے تو اس اضطراب مین آرزو کرین گے کہ کوئی ہمارا ایسا شفیع ہووے کہ اس عذاب سے ہم کو بچائے اور ہمارے اس درد کی دوا کرے پہلے آدم علیہ السلام کے پاس آوین گے اور کہینگے کہ آپ سب آدمیون کے باپ ہین اور ہم سب آپ کی اولاد ہین اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے ہاتہ سے بنایا اور فرشتون سے آپ کو سجدہ کرایا اور سب چیزونکے نام آپ کو سکہائے آج ہم کو بڑا سخت دن درپیش آیا ہے ہماری شفاعت کیجئے آدم صفی اللہ کہیں گے کہ یہان دم مارنا اور اس مقام پر کہڑے ہونا میرا کام نہین ہے اسلئے کہ یعنے اللہ تعالےٰ کا قصور کیا اور درخت ممنوع کو کہالیا[2] اس کی شرمندگی سے مین اس لائق نہین ہا

---

[1] اسے اللہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مرتبہ کی طفیل سے ہمکو بخشدی [2] اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو فرمایا تہا سورہ بقرہ مین ہے ولاتقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین تم دونو اس درخت کے پاس نجانا یہہ مبالغہ ہے کہ کہانا تو کیسا تم اوسکے پاس بھی نہ پہٹکنا اور آگے اور تاکید فرمائی کہ اگر کہاؤ گے تو دونو ظالم ہوجاؤ گے بسبب اپنے رب کی نافرمانی کے پس اونہون نے شیطان کے بہکانے سے اوسکا دانہ کہالیا اس قصور پر جنت سے نکالے گئے اور آدم علیہ السلام ملک سراندیپ مین اور حضرت حوا جدہ مین گرائے گئے خدائے تعالےٰ نے اس قصور کی خبر قرآن مجید مین ہی دی ہے وعصےٰ آدم ربہ فغویٰ گناہ کیا آدم نے اپنے رب کا پس بہک گیا پر اس قصور پر آدم علیہ السلام سو برس تک روئے اور توبہ کی تو انکا گناہ معاف ہوگیا اسکا حال بہی سورہ بقرہ ہی مین فرمایا فتاب علیہ یعنے اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام

شاید کہ یہ کام نوح علیہ السلام سے ہو سکے اور موجب فرمانے آدم علیہ السلام کے نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے اور نوح علیہ السلام اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجینگے اور ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور یہ سب کے پاس آوینگے اور سب پیغمبر اولوالعزم علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے اپنے قصورون کا اقرار اور اپنی شرمندگی کی وجہ بیان کرینگے اور عذر پیش کر کے دہشت سے اس مقام مین آگے قدم نہ رکھ سکین گے آخر حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین کہ
۵۲ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر آپکی شان مین نازل ہے حاضر ہونگے اور اپنا حال عرض کرینگے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت کھڑے ہو جاینگے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سراپردہ عزت و جلال مین مقام محمود پر پہونچینگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دنیا مین اس مقام کا وعدہ کیا ہے
۵۳ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور سوائے آپکے اور کسیکی لیئے اس مقام مین کھڑا ہونا ممکن نہین ہے بس آپ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرینگے حکم ہوگا کہ اے حبیب اپنا سر سجدے سے اٹھا اور جو کچھ چاہتا ہو چاہ اور جو کہنا ہو کہہ اس وقت حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک سجدے سے اٹھاوینگے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا جن لفظون اور جس عبارت سے حق تعالیٰ آپکو سکھادیگا کرینگے اور ایک ٹکڑا اپنی امت کے گناہ گارونکا بخشوا وینگے بعد اسکے دوبارہ سجدہ کرینگے اور بحکم الٰہی سر اٹھا کر اسی طرح حمد و ثنا

---

۵۱ مشکوٰۃ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام کہینگے کہ مین اس لایق نہین ہون اور اپنی خطا بیان کرینگے کہ مین نے بغیر علم کے اپنے رب سے سوال کیا تھا سورہ ہود مین ہے ان ابنی من اہلی اے رب میرا بیٹا بھی میرے اہل سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح تیرے اہل مین سے نہین ہے اسکے عمل نیک نہین ہین۔ اور اسی حدیث مین ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کہین گے مین بھی اس لایق نہین ہون اور اپنے تین بار جھوٹ بولنے کا ذکر کرینگے اور وہ یہ ہین اول اللہ تعالیٰ نے سورہ صافات مین نقل کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا انی سقیم مین بیمار ہون اور یہ اسوقت کہا کہ جب آپ سے کفار نے کہا کہ تم بھی شہر کے باہر عید مین چلو آپ نے بیماری کا عذر کیا اور ان کا ارادہ انکے پیچھے بتون کے توڑنے کا تھا دوسرا سورہ انبیا مین ہے کہ آپ نے کہا بل فعلہ کبیرہم جب آپ سے کہا کہ کیا تو نے بتون کو توڑا ہے آپ نے کہا بلکہ کیا ہے یہ کام انکے اس بڑے بت نے۔ اور تیسرے کا بیان حدیث مین ہے کہ آپ نے اپنی بی بی حضرت سارہ کو کہا کہ ہی اختی۔ یہ ایک بادشاہ ظالم کے خوف سے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ یہ تینون جھوٹ انہون نے دین کے لیئے بولے تھے نہ دنیا کے لیے تب وہ اس خجالت سے کہین گے کہ مین شفاعت کے قابل نہین ہون۔ اور اسی حدیث مین ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہینگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو توراۃ دی اور آپ سے کلام کیا۔ آپ ہماری شفاعت کیجیئے وہ کہینگے کہ مین بھی لایق نہین ہون اور اپنی خطا بیان کرینگے اور وہ یہ ہے کہ ایک بنی اسرائیل نے ایک قبطی پر ظلم کیا اس نے موسیٰ علیہ السلام سے مدد کی انہون نے اس قبطی کو منع کیا وہ نہ مانا تو آپ نے اسے ایک گھونسا مارا وہ مر گیا اسکو اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ مین فرمایا

اکر بخشینگے اور ایک اور ٹکڑا اُمت کا بخشوا دینگے پھر تبارہ سجدے اور ثنا کے بعد بقیہ امت کا بخشوانا
اُسوقت جہنم مین وہی شخص باقی رہینگے جنکے ہمیشہ آگ مین رہنے کا حکم قرآن مجید نے کیا ہوگا
یہ مضمون اُس حدیث کا ہی جو صحیح بخاری اور مسلم مین مذکور ہے یہان سے ظاہر ہوگیا کہ آپ
سب کے گناہ بخشوا دینگے اور کسی کی شفاعت کی حاجت نہوگی یا اورون کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے شفاعت کی حاجت ہوگی اور آپ کو حضرت حق جلشانہ سے واللہ اعلم - ایک اور حدیث مین
آیا ہے کہ بعد شفاعت نبی صلی علیہ وسلم کے کوئی شخص جہنم مین نہین رہیگا مگر وہ کہ سوائے لا الہ الا اللہ
کے اُسکے پاس ذرہ بھر نیکی بھی نہوگی اور تمام گناہ ہی گناہ اُس کے پاس ہونگے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایسون کے لئے بھی جناب الٰہی سے شفاعت کا اذن چاہینگے حکم ہوگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہ لوگ خاص ہمارے لئے ہین انکی شفاعت ہم خود کرینگے اور ان کو ہم دوزخ سے باہر
نکالینگے - حاصل کلام یہ روز اور یہ مقام اور یہ مرتبہ اور یہ شفاعت عظمیٰ حاصل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی کے لئے ہی فقط وہی اللہ تعالےٰ کے مہمان ہین باقی سب اُنکے طفیلی ہین - چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے قرآن مجید مین فرمایا - ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ - اور البتہ قریب ہے کہ عطا کر
تجکو تیرا رب اے محمد اے محب اے میرے محبوب ومطلوب اے میرے خاص بندے اسقد
نعمت اور برساویگا تجھپر اتنی رحمت کہ تو راضی ہوجاویگا اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے محمد
سب میری رضا کے طالب ہین اور مین تیری رضا کا طالب ہون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ مین نہین راضی ہونیکا جبتک کہ میری امت کے سب گناہ گار نہ بخشے جاوینگے اد

سلہ یہان سے معلوم ہوا کہ اہل کبائر کے واسطے بھی شفاعت ہوگی سوائے کفار اور مشرکین کے اور معتزلہ کے خلاف وہ کہتے ہین کہ صرف ترقی درجات کے لئے شفاعت ہوگی اور کبیرہ بے توبہ ہرگز نہین بخشا جانیگا اور دلائل اُنکی یہ ہین سورہ مین فرمایا فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین - بس نہین نفع کرنے کی اُنکو شفاعت شفاعت کرنے والون کی اور سورہ بقرہ مین فرمایا واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ولا تقبل منہا شفاعۃ - اور ڈرو ایسے دن سے کہ نہ بدلا دیگا کوئی نفس کسی نفس سے کچھ اور نہ قبول کی جاویگی اُس سے شفاعت اور سورہ یونس فرمایا وما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع - نہین ہے ظالمون کے لئے کوئی مشفق اور نہ شفاعت کرنیوالا جسکی بات مانی جاوے اور اہل سنت والجماعت کے جائز ہے شفاعت سب کے لئے سوائے کافر ومشرک کے اور حجت معتزلہ کی ان ایات سے صحیح نہین ہی اسواسطے کہ آیت تم دال ہے شفاعت کے ثبوت پر سبکے لئے لیکن وہ شفاعت کافرون کو نفع نہین دینے کی کہ اس آیت سے پہلے قیامت جھٹلانے والون کا ذکر ہے کہ وہ کافر ہین بس شفاعت سے نفع نہ پہونچنا کفار کے لئے مخصوص ہے اور آیۃ واتقوا بھی کفار ہی کے لئے خاص ہے - تفسیر جلالین کے حاشیہ کمالین مین اس آیت کے آگے تحریر ہے - ای لیس لنفس الکافر

Marfat.com

کہتے ہین کہ آیہ کریمہ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا - اسی اُمت کے
۵۴
واسطے مخصوص ہے نوح علیہ السلام کی اُمت کیواسطے خطاب ہوا یغفر لکم من ذنوبکم نحو کے
قاعدے کے بموجب لفظ من فائدہ تبعضیت کا دیتا ہے یعنی بعضے گناہ تمہارے غرض اس امت
پر فضل ہے اور اُنکے ساتھ عدل اسقدر امیدواری اور بشارت گناہگارون کو کافی ہے -
امۃ مذنبۃ ورب غفور جب مہمان عزیز ہوتا ہے طفیلی بھی عزیز ہوتے ہین + بیت
ز امید نباشی گرت آن یار براند + گرت امروز براند نہ کہ فردات بخواند + بیت
اُمت نبی کی ہے جو تو چُٹکارا پائیگا + جس نے نکالا آج وہی کل بلائیگا
پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت بنجا پھر سب کام آسان ہین جبھی تک مشکل ہے
کہ اُمت ہونے کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درست نہین کرتا ہے - بعد اسکے
کچھ بھی مشکل نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے مقابلے مین لاکھ گناہ ایک گھاس
کے پھٹے کے برابر بھی نہین ہین اگر ایمان کے نور کا چراغ بندے کے دل مین روشن ہے گناہون
کے اندھیرے کو وہان کیا دخل ہے اگر ایمان کا غم کھایا پھر کوئی غم باقی نہ رہا سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
نے تمام رات رو کر گزاری دیکھنے والون نے کہا کہ اس رونے سے یہ خوشی پیدا ہوئی کہ گناہون کا
بھار انکی گردن پر نہ رہا انھون نے کہا گناہون کا کیا غم ہے اگر گناہون کا ایک پہاڑ بھی ہو تو اللہ تعالی
کی رحمت کے آگے ایک گھاس کے پھٹے کے برابر بھی نہین ہے میرا رونا تو اس سبب سے ہے کہ دیکھیے
ایمان سلامت لیجاتا ہون یا نہین + بیت - ایمان چو سلامت بلب گور برم + احسنت زہے چُستی و چالاکی ما
بیت - مرتے دم تک گر رہے ثابت اگر ایمان پر + بنگئے سب کام احسنت ہماری جان پر
شفاعت کا باب مین باقی رہی ہے اُسکو تمام کرتے ہین جاننا چاہئے کہ شفاعت کئی مقام پر ہوگی اول موقف مین یعنی محشر مین
جگہ یہ مقام کھڑے رہنے کی شدت اور ہیبت اور دہشت اور ازدحام کی اذیت کی ہوگی
ناشدتون کی تخفیف کے واسطے شفاعت ہوگی دوسرے سوال اور حساب
بلیئے شفاعت ہوگی کہ سوال اور حساب مین آسانی ہوا ورمناقشہ نہ ہو کہ فرمایا ہے -

۵ حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۶) انس رضی اللہ عنہ سے مشکوۃ مین نقل کی ہے میری شفاعت ہے میری اُمت مین سے کبیرہ
گناہ کرنے والون کے لیئے یہ حدیث مشہور ہے اور باب شفاعت مین درجہ تین تواتر آئین ہین انشا اللہ تعالی اُن مین سے آگے
حاشیہ پر آوینگی ۱۲ ۵۵ مجھے ایسا یاد ہے پہلے سجدے کے بعد مقام محمود حب فرمائینگے - دوسرا سجدہ شفاعت کا ہوگا اُس سے

من نوقش فی العذاب فقد عذب تیسرے عذاب کا حکم جاری ہونے کے وقت اس عذاب سے شفاعت ہوگی کہ عفو کیا جاوے اور سزاے قصور سے درگزر ہو۔ چوتھے درکات دوزخ مین داخل ہونے کے بعد اس مراد سے شفاعت ہوگی کہ مجرمون کے قصور معاف ہون اور جہنم سے خارج کئے جاوین پانچوین جنت مین درجے بلند ہونے اور ثواب زیادہ ملنے کے باب مین شفاعت ہوگی جیسے کسی گناہگار کو اگر کسی بادشاہ کے روبرو نہایت دہشت و ہیبت کے مقام پر کھڑا کرین وہان کوئی مقرب درگاہ اُسکی شفاعت کرے جسکے سبب سے حکم ہووے کہ اسکو بٹھا کر سہج مین پوچھو پھر اُس سے حساب لیتے وقت کوئی شفاعت کرے اور حکم ہو چھوڑ دو اور حساب نہ لو یا تھوڑا سا حساب آسانی سے لے لو پھر ثبوت جرم کے بعد قید کا حکم ہو تو شفاعت سے معاف ہو اور قید خانے مین نہ بھیجا جاوے یا بعد قید خانے مین داخل ہونے کے کوئی شفاعت کرے اور قصور بخشا جاوے اور قید خانے سے باہر نکالا جاوے اور بعد نکلنے کے کوئی شفاعت کرے اور منصب عالی عطا کیا جاوے پس ہر گناہگار عاجز کو امید رکھنی چاہیے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب مقامون پر شفاعت فرماوینگے اور دوزخ سے نکال کر جنت اعلی کے درجات مین داخل فرماوینگے انشاء اللہ تعالی

ـــه یعنی جس سے حساب مین تحقیق کیا وہ عذاب کیا گیا ۱۲ بخاری و مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ مین ہے ۱۲

ـــه بقیہ صفحہ ۴۷) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لیس احد یحاسب یوم القیامۃ الا ہلک قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش فی الحساب یہلک۔ نہین کوئی کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن مگر وہ ہلاک ہوگا اور مراد ہلاک سے عذاب ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جب مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات بطریق کلیہ سُنی اور اس اشکال کا دفع کرنا مجھ پر مشکل ہوا تو مین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا نہین فرمایا اللہ تعالی نے اہل نجات کے حق مین کہ جسکو دہنے ہاتھ مین کتاب دی گئی پس قریب ہے کہ وہ شخص حساب کیا جاویگا آسان طور سے تو کس طرح وہ ہلاک ہوگا پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری اشکال کے دفع کرنے کو فرمایا نہین ہے یہ حساب جسکو آسان فرمایا ہے مگر نرا عرض اور نرا بیان جیسے کہین گے یہ کیا تو نے اور وہ کیا تو نے اور اُس سے کچھ کدوکاوش نہ کی جاوے گی تاکہ دیکھ لے اپنے قصور پھر درگزر کیا جاوے لیکن جو شخص مناقشہ اور کدوکاوش کیا جاویگا اور اُس سے پورا پورا حساب لیا جاویگا پس شخص ہلاک کیا جاویگا یعنی عذاب مین مبتلا ہوگا اور درحقیقت حساب یہی ہے اور پہلا عرض اور اظہار ہے حاصل یہ کہ حدیث سے لفظ عام ہین یعنے جو کوئی حساب کیا جاویگا وہ عذاب بھی کیا جاوے گا اور آیت دال ہے اس بات پر کہ بعضے نہین عذاب کئے جانے کے اور تطبیق کا رستہ یہ ہے کہ اس آیت مین حساب سے عرض مراد ہے جب اعمال ظاہر کرین گے اور کرنے والا اقرار کرے گا اُس وقت اُس سے درگزر کی جاویگی واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہے واسطے اظہار عدل کے یخلاصہ مضمون مطابق ہر حق کا۔

بیت - نصیب ماست بہشت اے خداشناس برو + کہ مستحق کرامت گناہ گارانند + بیت + ہے بہشت اپنے لئے اے مدعی معرفت + + عاصیون کے واسطے ہے خاص بخشش کی صفت

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت عام ہوگی تمامی امت بلکہ کل خلائق کے لئے اور خاص بھی ہوگی اہل مدینہ اور آپ کے مزار مبارک کی زیارت کرنے والون کے لئے اور آپ پر کثرت سے درود پڑھنے والون کے واسطے اور محققون نے کہا ہے کہ شفاعت کی حقیقت عبارت ہے عکس انوار رحمت الہی سے کہ بسبب قرب وعزت کے بارگاہ رب العزت سے سید کائنات صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمیر مبارک پر پڑتا ہے اور حضرت کے قلب شریف سے آپ کے مقابل ومحاذی جو دل ہین اُن پر پڑتا ہے جیسے کہ آفتاب کی روشنی کا عکس پانی پر پڑتا ہے اور اس عکس سے جو چمک پانی مین پیدا ہوتی ہے اُسکا عکس اُس دیوار پر جو پانی کی سطح کے مقابل ہو پڑتا ہے اور یہ مقابلہ اور محاذی یعنے سامنے ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ[1] کرنے اور آپکا اتباع کرنے سے ہوتا ہے اسواسطے اس سعادت کے حاصل ہونے کے اسباب مین [illegible] کی نسبت کی مواظبت اور متابعت کو سبب قوی شمار کیا ہے لیکن یہ درجات بلند ہونی کی شفاعت [illegible]

---

[1] توجہ کے معنی غیاث مین لکھے ہین کسی کی طرف منہ کرنا اور اہل تصوف کے نزدیک کاملون کے [illegible] طالبون کے دلون پر پڑنے کو توجہ کہتے ہین اور لغوی معنی کے موافق مین معنے طالب اپنے دل کو زہد اور تقوے سے صاف کرکے جب اسکا رخ مرشد کے دل کی سامنے کرتا ہے اور مرشد اپنے دل کو طالب کے دل کی طرف متوجہ کرکے اپنی ہمت سے چاہتا ہے کہ جو کیفیت اسکے دل مین ہے طالب کے دل مین اثر کر جاوے اُسوقت طالب کا دل جتنا صاف ہوتا ہے [illegible] وہ کیفیت اُس مین آجاتی ہے اور کاملون کے دلو نمین صفائی زیادہ ہوتی ہے وہ [illegible] اولیا اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح فیضیاب ہوتے ہین - مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ [illegible] چار قسمین ہین ایک انعکاسی دوسری القائی تیسری اصلاحی چوتھی اتحادی اگرچہ [illegible] ہوسکتین مگر مثال کے طور پر تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے - انعکاسی کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی [illegible] کوئی خوشبو [illegible] ہوجاوے یہ قسم نہایت ضعیف ہے اور اسکا اثر صرف صحبت تک رہتا ہے - القائی کی مثال [illegible] بتی چراغ مین رکھ لاوے اور دوسرے کی آگ سے روشن کرلے یہ پہلی سے قوی ہے [illegible] رہتا ہے پر کسی صدمہ سے جاتا رہتا ہے جیسے آندھی وغیرہ صدمات سے چراغ بجھ جاتا ہے [illegible] کو درست نہین کرسکتے جیسے شعلہ تیل اور بتی اور چراغ کے تاکلہ [illegible] سے [illegible] نوانہ جاری کردین اگر [illegible] ان قسمون سے یہ قوی ہے [illegible] استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیض ہوتا ہے کنوئین اور [illegible] بارہ [illegible] قصور ہو تو نقصان ہوجاتا ہے - اتحادی یہ ہے کہ [illegible] طالب کی روح [illegible] شیخ کی روح کامل طالب کی روح مین [illegible] اثر کرجاوے - اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ

Marfat.com

سبب ہے اور گناہون کی بخشش کے مقام پر شفاعت ہونے کے لئے اصل ایمان کافی ہے اور
شفاعت کے باب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا سب عبادات اور
توجہات سے اثر زیادہ رکھتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابدًا وذہابًا ظاہرًا وباطنًا کلما ذکر
ہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون وباللہ التوفیق ۔ والجنۃ حق والنار حق بہشت اور دوزخ
ایسی صفت پر کہ قرآن مجید اور حدیث شریف مین اسکا بیان ہے حق ہے اور جنت و دوزخ کے
مکان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جنت پہلے آسمان پر ہے بعضے چوتھے بعضے ساتوین
آسمان پر بتاتے ہین اور دوزخ کو بعضے زمین کے نیچے بعضے آسمان کے اوپر کہتے ہین اور
ایک جماعت کو دونون مین توقف ہے کہتے ہین کہ دونون کا مکان اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے
اور شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ جنت اور دوزخ ان دونون کے مکان معین ہونے مین
کوئی نص صحیح وارد نہین ہوئی ہے لیکن اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کہ بہشت ساتوین
آسمان پر عرش کے نیچے ہے اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے لیکن یہ مشکل ہے کہ
قرآن مجید مین فرمایا ہے وجنۃ عرضہا السموات والارض ۔ پس جبکہ اتنا بڑا
کشادہ ہوا کہ جنت ہو تو اسکا وجود آسمان اور زمین مین سے ایک مکان معین مین
کیونکر ہو سکتا ہے اور اسکا جواب تفسیر [illegible] مین یہ لکھا ہے کہ جنت کا عرض جب آسمان و زمین کے
برابر ہے کہ زمین و آسمان آپس مین ملے ہوئے ہون اور ایک دوسرے کے متصل ہون اور سب

ف [illegible] نور ہے پھر جب وہ اپنا دل اللہ سے لگاتا ہے اور دنیا سے متنفر ہو جاتا ہے توجس قدر
[illegible] پردے فیضان مین حائل ہین اٹھ جاتے ہین اور اس توجہ کے باعث
[illegible] برعکس ہو جاتی ہین اور بہت سے حالات اسپر منکشف ہو جاتے ہین
[illegible] اس عالم کی طرف اور دوسرا عالم ملکوت کی طرف پس جو علم اسکو اسکے ذریعہ سے
[illegible] دوسرے دروازہ سے کھلتا ہے وہ وہبی اور مکاشفہ ہے حاصل یہ کہ اگر
[illegible] کا ہر کام [illegible] پورا اتباع کرے اور آپکی محبت کا تخم اپنے دل مین
[illegible] کو آپ کی پیروی کے پانی سے ہرا رکھے تو انشاء اللہ تعالے
[illegible] اللہم صل وسلم علیہ ۱۲

[illegible] آل پر رات کو اور دن کو ظاہر مین اور باطن مین جتنا ذکر کرنے والے ذکر
[illegible] ذکر سے غافلت کرین ۱۲ ف اور اللہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کی توفیق دینے والا ہے ۱۲ ف یہ آیت سورہ آل عمران مین ہے اور وہ جنت ایسی
[illegible] اور زمین کے برابر ہے ۱۲

توجیہات سے بہتر یہ ہے کہ آدمیون کے نزدیک کوئی چیز آسمان وزمین سے زیادہ وسیع اور بڑی نہین ہے اور اس تمثیل سے جنّت کی وسعت کا مبالغہ منظور ہے نہ اُسکی حدود کا بیان مقصود ہے اور حقیقت مین جنت کی وسعت سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا کہ چھوٹا سا گھر [illegible] کا تمام دنیا کے برابر اور اُس سے دس گنا ہوگا واللہ اعلم اور اعراف اُس مقام کا نام ہے [illegible] اور دوزخ کے درمیان ہوگا نہ اسمین جنت کی سی راحت اور عیش ہوگا نہ دوزخ کی سی [illegible] اور محنت ہوگی لیکن نقل صحیح ونس قطعی سے ثابت نہین ہوا بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ [illegible] مشرکون کے بچون اور اُن لوگون کے لئے اُسکو پیدا کیا ہے کہ جن پر دنیا مین وحی نہین [illegible] امام سبکی نے کہا ہے کہ اعراف کا قول حدیث شریف مین کہین نہین آیا اور نہ علماء [illegible] اسطرف گیا ہے [illegible] - اور یہ جو قرآن مجید مین آیا ہے وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ [illegible] اس سے اُن پردون اور دیوارون کی بلندیان مراد ہین کہ جنت اور دوزخ کے درمیان [illegible] اور رجال سے یہان پیغمبر اور شہداء اور مومنین اور علماء یا ملائکہ مراد ہین کہ [illegible] بہشت اور دوزخ کو اُنکی پیشانی کے نشان سے پہچانینگے اور خطاب کرینگے [illegible] بہشت اور دوزخ دونو پیدا ہوچکی ہین اور اب موجود ہین [illegible]

[illegible] آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا کا قصہ اُسکی [illegible]

لہ اور مجھے یاد آگیا [illegible] بہشت کی [illegible]

ہونگے کہ پہچانینگے ہر ایک کو دوزخیون [illegible]

اور جنت یا دوزخیون اور جنتیون کے درمیان دیوار یا پردہ [illegible]

وکرامت ہونگے نبیون یا ولیون یا شہدا مین سے یا فرشتے آدمیون کی [illegible]

اور سفید رنگ سے اور دوزخیون کو سیاہ رنگ سے پہچانینگے اور [illegible]

دیکھ کر خوش ہونگے اور دوزخیون کو بُری حالت مین دیکھ کر [illegible]

تیسیر سے بروایت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ [illegible]

پر عباس وحمزہ وعلی وجعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان اپنے دوستون کو [illegible]

کے ساتھ - اور کہتے ہین کہ وہان وہ لوگ ہونگے جن کی نیکیان اور بدیان [illegible]

کے لئے ہے اور یہ معتزلہ کا رد ہے کہ وہ کہتے ہین کہ دوزخ اور جنت [illegible]

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کا قصہ [illegible]

زوجک الجنۃ ؁ یعنے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرشتون سے [illegible]

پسلی سے حضرت حوّا کو پیدا کیا اور اُن دونون کا نکاح کردیا پھر فرمایا [illegible] جنت مین [illegible]

Marfat.com

بہشت اور دوزخ اور بہشتی اور دوزخی ہمیشہ باقی رہینگے اور کبھی فنا نہونگے۔ جب سب ایکبارگی مر جاوینگے اور پھر زندہ ہونگے اُسکے بعد ابد تک ہمیشہ زندہ رہینگے اور کبھی وہان موت نہ ہونے کی اسی واسطے فرمایا ہے وخلقتکم للابد۔

وکل ما اخبر به النبی صلی الله علیه واله وسلم من اشراط الساعة واحوال الاخرة حق وہ خبرین کہ مخبر صادق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی نشانیون کے باب مین بیان فرمائی ہین جیسے سورج کا پچھم سے نکلنا کہ وہ دن توبہ کے دروازے کے بند ہونے کا ہے اور دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر سے اُترنا اور صور کا پھونکنا اور سوائے اسکے تمام احوال قیامت کے قائم ہونے سے جنت مین داخل ہونے تک بلکہ ہر چیز اور ہر حکم شریعت کا جو اُنہون نے فرمایا ہے سب حق ہے یہ مجمل ہے اور تفصیل اسکی کتب حدیث سے معلوم ہو سکتی ہے[۵۲]۔

والایمان تصدیق بالقلب واقرار باللسان ایمان اللہ تعالیٰ کے حکمون اور اسکے پیغمبرون کا سچا جاننا ہے دل مین اور گواہی دینا ہے دل کی حقیقت پر زبان سے یعنی

---

۵۱ بقیہ صفحہ ۵۱ کے حال پر دلالت کرتا ہے پس پہلے دونون آیتین قطعی ہین اور یہ ظنی ہے پس ظنی قطعی کی معارض نہین ہو سکتی ۱۲ اللہ تعالیٰ نے دونون فریق کے حق مین فرمایا کہ خالدین فیہا ابدا۔ ہمیشہ رہینگے اُس مین لیکن ایک گھڑی کے واسطے سب ہلاک ہو جاوینگے پھر زندہ ہو کر کبھی نہین ہلاک ہونے کے اللہ تعالیٰ کے قول کی تحقیق کے لیے جو سورہ قصص مین فرمایا کل شئی ہالک الا وجهه۔ سب ہلاک ہونگے مگر اُسکا منہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات نہین ہلاک ہونیکی پہلی سے الحور والغلمان والنعیم حورین اور غلمان اور ساری نعمتین جنت کی ۱۲ جناب مولوی عبدالرحمن +

۵۲ قیامت کے آنے سے پہلے جو بڑے نشان اُسکے واقع ہونگے اُنکا بیان یہی ہے یہان صرف ایک حدیث پر اکتفا کیا گیا مشکوۃ مین مسلم سے بروایت حذیفہ بن غفاری نقل کیا ہے کہا راوی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ہم آپس مین ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا چرچا کرتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہین آپ نے فرمایا۔ انہا لن تقوم حتی تروا قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب واخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم۔ ہرگز نہین قائم ہو گی قیامت یہانتک کہ دیکھو گے تم اُس سے پہلے دس نشانیان پس ذکر فرمایا دھوئین کا یہ دھوان مشرق سے مغرب تک پھیلیگا اور چالیس روز تک رہیگا سورہ دخان مین ہے۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس دن لاویگا آسمان دھوان ظاہر اور دجال کا اور قصہ اُسکا مشہور ہے اور دابۃ الارض کا کہ صفا و مروہ کے درمیان سے نکلیگا ایک چارپایہ مختلف الخلقت کہ بہت سے حیوانون کے مشابہ ہوگا ساٹھ گز کا لمبا اسکے ساتھ مین موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی عصا سے ہر مومن کے ماتھے پر مومن لکھے گا اور کافر کے انگوٹھی سے چھاپ لگاویگا سورہ نمل مین فرمایا۔ اخرجنا لهم دابة من الارض نکالینگے ہم اُنکے لیے دابۃ الارض اور آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا کہ اُسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاویگا سورہ انعام مین ہے۔ لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا۔ اُس وقت نہین نفع دینے کا

Marfat.com

تصدیق جو بیان ہوئی ایمان کی حقیقت ہے اور زبان سے گواہی دینا اُسکی نشانی اور علامت ہے کسواسطے کہ زبان دلکی ترجمان ہے بغیر اُسکے بیان کئے دل کا حال معلوم نہین ہوسکتا اور جاری ہونا احکام ظاہری کا اسپر موقوف ہے اگر کوئی گونگا ہو یا کوئی کسی سے زبردستی کفر کا کلمہ کہواوے اور دل مین اُسکے ایمان ہو یا کوئی تصدیق قلبی کے بعد زبان سے اقرار کرنے کی فرصت نپاوے اور مرجاوے ایسی صورتون مین اقرار زبانی شرط نہین ہے اور اہل حدیث کی نزدیک دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار اور اسلام کے ارکان پر عمل کرنے کو ایمان کہتے ہین[۱] اور درحقیقت دونون مین کچھ فرق نہین ہے کہ ایمان کامل وہی ہے جسے یہ ایمان کہتے ہین اور ایمان بغیر عمل کے ناقص ہے لیکن ایمان کی جڑ وہی تصدیق ہے ایمان ایک درخت کی مانند ہے جسمین تصدیق تو گویا جڑ ہے اور اعمال وطاعات مثل ٹہنیون اور پتون اور پھولون اور پھلون کے ہین اگرچہ بغیر پھل والے درخت کو بھی درخت کہتے ہین لیکن کام کا وہی درخت ہے جسمین پھل ہون اسی طرح ایمان کامل وہی ہے جسکے ساتھ نیک عمل ہون اور بے عمل کے ناقص ہے اُسکا نام بھی ایمان ہی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اکثر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالح کو ملایا ہے ۔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اس آیت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اصل ایمان کی تصدیق ہے اور عمل صالح اُس سے جُدا ہین اور اسکے کامل والے ہین[۲] اسکی ایسی مثال ہے جیسے کسی کو کہین فلانا یہ چیز بھی کہتا ہے اور وہ چیز بھی اس سے یہی سمجھا جاویگا کہ وہ شخص دونون چیزین رکھتا ہے لیکن وہ دونون چیزین جُدا جُدا ہین اور جو وہ دونون چیزین ایک ہون تو یہ عبارت درست نہوئی اور اسکی بولنے والے پر خطا کی نسبت کرنی پڑیگی ۔ دوسرے[۳] یہ کہ نرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے جاننے کا نام ایمان نہین ہے جبتک دل مین اُسکی تصدیق نہو اسواسطے کہ علم اور چیز ہے اور تصدیق اور چیز

۵۱ بقیہ صفحہ ۵۲ کہ نکلیگی یمن سے اور ہانکے گی آدمیون کو اُنکے حشر کی طرف ۱۲ مظاہر حق وغیرہ ۱۲ [۲] ہے لغت مین تصدیق یعنی مخبر کی خبر کا یقین کرنا ہے اور اُسکو سچا جاننا حقتعالے نے سورہ یوسف [illegible] ہم کے بھائیون کا قول جو اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا نقل فرمایا ہے وما انت بمومن لنا ۔ اور نہین [illegible] تصدیق کرنے والا ہمارا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ الایمان ان تؤمن باللہ [illegible] تصدیق ہے ۱۲ شرح عقائد اور اسکے حواشی ۱۲ [۳] شرح عقائد کے حاشیہ ملا [illegible] ابی منصور ماتریدی جمہور محققین نے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایمان فقط تصدیق قلبی کو کہتے ہین اور اقرار لسانی اُسکی شرط ہے واسطے جاری کرنے احکام کے اور شمس الائمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ ایمان تصدیق اور اقرار لسانی کا نام ہے اور جمہور محدثین ومتکلمین وفقہا نے کہا ہے کہ ایمان تصدیق الجنان واقرار اللسان وعمل بالارکان کو کہتے ہین ۱۲ [۴] اسواسطے کہ واو عاطفہ مغایرت پر دلالت کرتی ہے اور ہر جگہ ان دونون کا جمع کرنا

Marfat.com

[illegible] ہوا ہے جسکو فارسی مین گرویدن کہتے ہین اور حقیقت اُسکی قبولیت کے رنگ مین دل کا
رنگا جانا ہے [illegible] اُسکا شعور ہونا اور علم فقط جاننا ہے عرب کے اکثر کفار اور خاص کر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو [illegible] پیغمبر ہونا ایسا جانتے تھے جیسا کوئی اپنی اولاد کو پہچانتا ہے
کہ اُنکے [illegible] پیدا ہوئی ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کی خبرین اور آپ کی صورت و سیرت اور صفتین اور نام و نشان اور
پیدا ہونے کا مقام سب اُنکی کتابون مین لکھا تھا اور اُنکی زبانون پر جاری تھا بہت یہود مدینے
علما [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے عہد تک آپ پر ایمان لانے کی
سعادت [illegible] حاصل کرنے کو مدینہ منورہ مین آ رہے اور ساری عمر اسی شوق مین گزاری اور مرتے وقت
اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اگر تم زمانہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاؤ تو آپ کی
خدمت مین ہمارا اسلام پہونچانا اور ہمارے ایمان لانے کا پیغام عرض کرنا اور حقیقت مین یہود سے
زیادہ یہ علم کوئی نہ رکھتا تھا جب آفتاب نبوت نے طلوع کیا اور یہود کی شقاوت ازلی نے جوش
اُنکی بینائی کی آنکھ پر پردہ غفلت کا ایسا ڈالا اور حسد و عناد و استکبار کی گھٹا اُنپر ایسی
[illegible] ایسے پھنسے کہ ہدایت کی سیدھی راہ پر قدم
نہ رکھ سکے یہان سے معلوم ہوا کہ علم اور [illegible] بغیر اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور عنایت کے بالکل کارگر
ہوا اور [illegible] وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا ۔
[illegible] مصرع علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت است

[illegible] الذین آتینٰہم الکتاب ۔ وہ لوگ کہ ہمنے اُنکو کتاب دی ہے پہچا-
[illegible] وان فریقًا منہم لیکتمون الحق وہم یعلمون
[illegible] اور وہ جانتے ہین اور اسی سورۃ مین -
[illegible] وہ لوگ کہ کتاب دی گئی ہیں جانتے ہین کہ
[illegible] معلوم ہوا کہ اہل کتاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کو
[illegible] آپ کی نبوت کا انکار کیا اور آپ کے نشان توریت اور
[illegible] جھٹلایا ۱۲ منہ غیاث مین منتخب اور قاموس سے نقل کیا -
[illegible] شپرک کو کہتے ہین اور ہندی مین اُسکو چمگادڑ بولتے ہین وہ یہ ہے
[illegible] اسلیئے دن کو اندھیرے مکانون مین چھپی رہتی ہے او
[illegible] دیکھ نہ سکنا ہوئے اور حسد کے معنی کسی کی نعمت کا زوال
[illegible] لڑائی لڑنا ہین اور استکبار کے معنے اپنے تئین بزرگ
[illegible] دل مین ہے اور انکار کیا اُسکا از روے ظلم و تکبر کے اور

Marfat.com

مصرع - ہے جہل علم وہ نہ دکھائے جو راہ حق + وھو لا یزید و لا [illegible]

اور ایمان نہ زیادہ ہووے اور نہ کم جیسا ثابت ہوا کہ ایمان کی [illegible]

ایک ہے تو وہ زیادہ اور کم نہیں ہو سکتا [illegible]

ہے اگر تصدیق کے ساتھ اعمال [illegible]

زیادتی اور کمی اعمال کے ایمان بھی [illegible]

ہین اور اعمال اُس مین داخل نہین [illegible]

معنی کہ الایمان لا یزید و لا ینقص [illegible]

عبارت اشارہ کرتی ہے کہ اعمال [illegible]

ہے وباللہ التوفیق + و [illegible]

اور ایمان اور اسلام ایک ہی ہے ایمان [illegible]

سمجھی جاتی ہے اور اسلام خشوع اور انقیاد [illegible]

قالت الاعراب آمنا الآیہ اور یہان اس عبارت [illegible]

سلہ کہتے ہین کہ ایمان فقط تصدیق قلبی کا نام ہے اُنکی دلیل یہ [illegible]
اولئک کتب فی قلوبھم الایمان - یہ وہ ہین کہ لکھا ہے [illegible] ایمان [illegible]
ایمان - اور اُسکا دل تسکین پانے والا ہے ایمان کے ساتھ اور برقرار ہے ایمان پر [illegible]
ہے - ولما یدخل الایمان فی قلوبکم - اور ابھی نہین داخل ہوا ایمان تمہارے دلون مین [illegible]
وسلم نے فرمایا - اللھم ثبت قلبی علیٰ دینک - اے اللہ ثابت رکھ میرا دل اپنے دین پر [illegible]
نہین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بعضے اقرار کرنے والون کے ایمان کی نفی فرمائی سورہ بقرہ [illegible]
آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین اور ایک لوگ وہ ہین جو کہتے ہین ہم [illegible]
اور اُنکو یقین نہین ہے لیکن بے اقرار زبانی کے دل کے ایمان کا حال معلوم نہین [illegible]
مین داخل کیا ہے اور کافی ہے اسکے لئے فقط کلمہ شہادت کا پڑھنا [illegible]
سنتے ایمان کا حکم کرتے اور اُس سے کچھ دل کا حال نہ پوچھتے اور عمل ایمان مین داخل [illegible]
ایمان صحت اعمال کی شرط ہے کہ بغیر ایمان کے عمل صحیح نہین ہوتے سورہ نساء [illegible]
من ذکر او انثیٰ وھو مؤمن - اور جو شخص نیک کام کرے مرد ہو یا عورت اور [illegible]
لوگ داخل ہونگے جنت مین - پس جب اعمال ایمان مین داخل [illegible]
اگر کہین کہ ایمان پر علی الدوام ثابت رہنا بھی [illegible] زیادہ ہونے [illegible]
بعمل ایمان کے اور اشراق اور نور اور ضیا دل [illegible]
اصل ایمان مین مگر بعض محققین نے کہا ہے کہ ایمان نو کم اور نہ زیادہ ہوتا ہے [illegible]

وہ مسلم ہے اور جو مسلم ہے وہ مومن ہے ان مین کچھ مغائرت نہین ہے **ولا ینبغی لاحد ان یقول انا مومن انشاء اللہ تعالے**[1] اور نہین لائق ہے یہ کہ کہے مین مومن ہون اگر اللہ تعالے چاہے اس مسئلہ مین علمار کا اختلاف ہے حنفی اس قول کو منع کرتے ہین اور شافعی جائز بتاتے ہین اور درحقیقت یہ کچھ اختلاف نہین ہے اس واسطے کہ اگر انشاء اللہ تعالے کہنے سے ایمان اور تصدیق مین تردد اور شک کا ارادہ کرین تو یہ کلمہ کہنا روا نہین ہے کہ شک و تردد جزم و یقین کے مخالف ہے کہ حقیقت ایمان کی ہے اور جو انشاء اللہ تعالے کہنے سے محض ذکر الٰہی کا ارادہ کرے تبرکاً و تیمناً یا عجب کے دور کرنے اور نفس کے سنوارنے کا ارادہ کرے یا عاقبت کا حال معلوم نہین ہے اسلئے یہ لفظ کہے یا ایمان کامل نجات دینے والے کے حصول مین اسکو تردد ہو جسکو اللہ تعالے نے فرمایا اولئک ہم المومنون حقا اسلئے یہ کلمہ کہے تو روا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسلئے بھی نہ کہے کہ ایمان کے باب مین صورت شک و تردد و توہم کی زبان پر جاری نہو **وایمان الیاس غیر مقبول** ایمان یاس کا مقبول نہین ہے یاس کا لفظ شدت اور عذاب کے معنی مین آیا کرتا ہے یہان سکرات موت سے مراد ہے اور آخرت کے احوال کے دیکھنے سے موت کے وقت [illegible]

---

[1] اللہ تعالی نے سورہ ذاریات مین فرمایا ہے - فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین پس نکالا ہمنے جو تھا اُس گانو میں ایمان والا پھر نہ پایا ہمنے وہان سوائے ایک گھر کے مسلمانون مین یعنے حضرت لوط علیہ السلام کا گھر اس سے معلوم ہوا کہ ان دونون لفظون کے ایک ہی معنے ہین اور یہ دونون آپس مین مترادف ہین اسی لئے شرع شریف مین جائز نہین ہے کہ کسی پر حکم کرین مومن ہے اور مسلمان نہین ہے یا مسلمان ہے اور مومن نہین ہے پس دونون مین سے ایک پر اکتفا نہین ہو سکتا اگر کہین یہ آیت - قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا کہا عربون نے ایمان لائے ہم اللہ تعالے نے فرمایا کہ کہہ نہین ایمان لائے تم اور لیکن کہو مسلمان ہوئے ہم بغیر ایمان اسلام کے ہونے پر دلالت کرتی ہے اسکا یہ جواب ہے کہ اسلام شرع شریف مین وہی ہے جو بغیر ایمان کے نہو اگر کہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی یہ صفت فرمائی ہے - الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا - اسلام یہ ہے کہ گواہی تو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کا رسول ہے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر طاقت رکھتا ہو اسکی طرف زاد وراہ کی اور یہ حدیث اعمال ظاہری پر دلالت کرتی ہے نہ تصدیق قلبی پر - اسکا یہ جواب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کے پھل اور نشان بیان فرمائے ہین جیسا کہ اپنے دوسری حدیث مین پھل اور نشان ایمان کے فرمائے ہین - [illegible] الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال علیہ السلام شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و شہادۃ ان محمداً رسول اللہ

ہین چنانچہ حدیثون مین آیا ہے کہ ہر شخص موت کی وقت اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے مومن بہشت مین اور کافر دوزخ مین پس اگر اس حالت مین کوئی کافر ایمان لاوے تو مقبول و معتبر نہین ہے اس لیئے کہ غیب پر ایمان لانا چاہیے کہ بندہ اپنی اختیار اور قصد سے اللہ تعالے کے حکم بردار اطاعت کی واسطے لایا ہو اور اسوقت کا ایمان غیب پر نہین ہے اور اضطراری ہے قیامت کے دن تمام کافر پکارین گے ربنا ابصرنا و سمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون ای اللہ ہماری آنکھین بینا ہو گئین اور کان سننے والے ہو گئے اور یقین ہو گیا ہمکو کہ جو کچھ تیرے پیغمبر دن نے دنیا مین خبرین دین تھین اور تیری کتابون مین لکھا تھا سب سچ ہے ہمکو دنیا مین بھیجدے کہ ایمان لاوین اور اچھے کام کرین اور ثواب کے مستحق ہووین۔ لیکن یہ ایمان اور حق کا اقرار اس وقت آن کو کچھ فائدہ نہ کرے گا اور تمام اہل حق اول سے آخر تک اتفاق رکھتے ہین کہ یاس کا ایمان مقبول نہین ہے حدیث شریف مین آیا ہے ان اللہ تعالی یقبل التوبۃ العبد مالم یغرغر غرغرہ موت کی حالت اور سکرات کی شدت اور روح کے حلقوم مین پہونچنے سے کنایہ ہے اور قرآن مجید مین فرمایا ہے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راوا باسنا۔ یعنی یاس اور عذاب آلہی کے دیکھنے کے وقت ایمان لانا فائدہ نہین کرتا اور دوسری جگہ فرمایا و لیست التوبۃ للذین یعملون السیات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الان اس آیت کے ساتھ استدلال صحیح ہے کہ پہلی آیت مین احتمال ہے کہ رویت یاس سے قیامت کی نشانیون کا دیکھنا مراد ہو جیسے مغرب سے آفتاب کا نکلنا جیسا کہ بعض مفسرین نے اس کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ پچھلی آیت صراحۃً پکارتی ہے کہ مرتے وقت کی توبہ اور ایمان مقبول نہین ہے اور ان دلائل مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسا مرتے وقت کا ایمان مقبول نہین ہے ایسی ہی مرتے وقت کی توبہ بھی مقبول نہین ہے اور اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے اور بہت سے علماء کے نزدیک یاس کی توبہ مقبول ہے۔ لیکن ایمان بالاجماع و بالاتفاق مقبول نہین ہے اب باجماع امت لازم آیا کہ فرعون کا ایمان جو ڈوبتے وقت لایا تھا مقبول نہین ہے

(حاشیہ صفحہ ۵۶) ایک ہی ہے اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہے الایمان بضع و سبعون شعبۃ اعلاھا قول لا الہ الا اللہ اماطۃ الاذی عن الطریق ایمان کے ستر اور کئی ٹکڑے ہین مراد دین کا اقرار لا الہ الا اللہ کا ہے اور ... کرتا ہے ۱۲ شرح عقاید اور اسکے حواشی سے لکھا گیا ۱۲ ۵۱ یہ آیہ سورہ انفال مین ہے ... اسکے آگے فرمایا لھم درجات عند ربھم اور سکے لیے درجے ہین ان کے رب کے پاس ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کس واسطے کہ ڈوبنے کا وقت یاس کا وقت تھا اور حیات سے بالکل ناامیدی کا زمانہ تھا اور ہنگام اضطرار تھا نہ وقت اختیار اس اُمّت کے تمام پیشواؤن اور مجتہدون کا یہی مذہب ہے اور اسی سبب سے شرع شریف مین ہر جگہ اُسکی مذمت آئی ہے اور اُسکا کفر و استکبار ۵۱ قرآن مجید کی آیتون سے ظاہر ہے اور اُسکے جہنمی ہونے پر نص صریح دال ہے فاخذہ الله نکال الاٰخرة ۵۲ والاولی اور دوسری جگہ فرمایا ہے یقدم قومه یوم القیمة فاوردهم النار ۵۳ جو عرب کی زبان کو جانتا ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ یقدم قومه کے یہ معنی ہین کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ آگ مین جائیگا اور وہ اُنکا پیشوا اور سردار ہوگا ملک عرب کے پُرانے شاعرون مین سے امرأالقیس تھا اُسکی مذمت مین نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے یقدم الشعراء الی النار ۵۴ اور جگہ فرمایا واستکبر هو وجنوده فی الارض بغیر الحق وظنوا انهم الینا لا یرجعون ۵۵ تکبر کیا فرعون اور اُسکے لشکر نے [illegible] ناحق اور گمان کیا اُس نے اور اُسکے لشکر نے کہ ہماری طرف نہین [illegible] اور سخت عذاب کرنے والی مین نہین حاضر ہونگے جیسا [illegible] فنبذناهم فی الیم پس اپنے قہر او عذاب مین [illegible] اُسکے لشکر کو پکڑ لیا اور ہمنے اُن سب کو دریا مین ڈالدیا فانظر کیف کان عاقبة الظالمین پس دیکھ کہ انجام ظالمون اور متکبرون اور کافرون کا کہ اُنھون نے خدا اور اُسکے رسول کے ساتھ تکبر کیا اور دنیا و آخرت مین اُسکی سزا پائی اور رسوا ہوئے کیا ہوا وجعلناهم ائمة یدعون الی النار اور کیا ہمنے اُنکو یعنی فرعون اور اُسکے لشکر کو امام اور پیشوا اہل دوزخ کے کہ اورون کو دوزخ کی طرف بلاتے ہین ویوم القیمة لاینصرون

---

۵۱ [illegible] مین یہ کہ بہت کبیرا [illegible] سے اپنے تئین بڑا جاننا اور گردن کشی کرنا اور فرعون کا تکبر اس درجہ پر پہونچا تھا کہ اُس نے خدائی کا دعوی کیا تھا اور اپنے تئین رب العالمین کہتا تھا اسی واسطے جب جادوگر اللہ تعالے پر ایمان لائے تو کہا کہ امنا برب العالمین ایمان لائے ہم جہانون کے پالنے والے اور پرورش کرنے والے پر پھر اُنکے دل مین خیال آیا کہ رب العالمین تو فرعون بھی اپنے تئین کہتا ہے ایسا نہو کہ یہ سمجھے کہ مجھپر ایمان لائے ہین اور لوگ بھی یہی خیال کرین اسلیے اُنہون نے اس شک کے دفع کرنے کو اُسکے آگے کہا کہ رب موسی و ہارون یعنی ہم رب العالمین حقیقی پر ایمان لائے ہین کہ جسپر موسی اور ہارون ایمان لائے ہین اور جس نے ان کو پیغمبر بنایا۔ اور یہ اُسکی طرف خلقت کو بلاتے ہین اور اُسکی گردن کشی کا حال اللہ تعالے نے سورہ نازعات مین فرمایا ہے۔ [illegible] اے موسی جا فرعون کی طرف بیشک اُس نے سر اُٹھایا ہے اور اُسی سورة مین اللہ تعالے نے اُسکا قول نقل فرمایا ہے۔ فقال انا ربکم الاعلی۔ فرعون نے کہا مین تمہارا بڑا رب ہون ۱۲ ۵۲ یہ آیت سورہ نازعات مین سے ہے

اور وہ قیامت کو یاری اور مدد نہین دیئے جانے کے بلکہ مخذول[1] و مردود ہونگے واتبعنا هم فے هذه الدنیا لعنة ویوم القیمة هم من المقبوحین اور پیچھے لگا دی ہم نے انکے واسطے اس دنیا مین لعنت[2] اور قیامت کے دن وہ اور اُسکا لشکر برا ہوگا۔ فرعون کے اس حال پر قرآن گواہ ہے اگر وہ مسلمان ہوکر دنیا سے طاہر و پاک جاتا ہرگز ایسے وصف [illegible] کے ساتھ اُسکو یاد نہ کرتے اگر اُسکے اسراف و تکبر و ظلم و کفر کو اُسکی حیات اور دنیا کے حالات پر حمل کرین ممکن ہے لیکن ویوم القیمة هم من المقبوحین تو فتنۂ آخرت کی بدحالی پر دلالت کرتاہے حاصل کلام یہ کہ ہرگز عقل مین نہین آسکتا کہ وہ اللہ تعالے کے نزدیک سچا مومن ہو اور کہین اُسکی تعریف نہین آئی اور نہ اُسکے خاتمہ کے اچھے ہونے اور انجام بخیر ہونے کا کہین ذکر ہے کہ ہمارا فلانا بندہ تمام عمر کفر و عصیان مین مبتلا رہا آخر ہمارے فضل و رحمت نے اُسکی دستگیری کی بلکہ سب جگہ اُسکی مذمت اور اسپر ملامت ہے اور کہین بھی اُسکے ایمان کا ذکر نہین ہے مگر اس آیت مین حتی اذا ادرکه الغرق قال امنت انه لا اله الا الذی امنت به بنوا اسرائیل وانا من المسلمین اگر تامل کیا جاوے تو اس [illegible] سے اسکے اور کچھ نہین معلوم ہوتا کہ وہ ظالم تمام عمر تکبر و اسراف و ظلم [illegible] اور موسی و ہارون علیہما السلام نے اُسکے واسطے عذاب کی دعا [illegible] اور آخر وقت [illegible] سے بالکل مایوس تھا اور عذاب الہی کا مشاہدہ کرچکا تھا اُس وقت [illegible] کا ایمان کچھ فائدہ نہین دیتا آخر اللہ تعالے نے فرمایا کہ اب وہ کفر و فساد تیرا کہان گیا آج ہم تجکو دنیا مین فضیحت و رسوا کرینگے اور تیری لاش کو دریا کی تہ سے نکال کر تماشا گاہ اور اہل عالم کیلئے محل عبرت[3] بنادینگے کہ سب جان لینگے کہ انجام کفر و طغیان [illegible]

[1] منتخب مین ہے مخذول کے معنی خوار کیا گیا اور مردود کے [illegible]

[2] منتخب مین ہے کہ لعنت اور لعن نام کی زبر سے ہے [illegible] دور کردینا ہے اور یہان یہ معنی ہین کہ اللہ تعالے نے اپنی [illegible] لئے ہے اللہ تعالے سورہ بقرہ مین فرمایا۔ ان الذین کفروا وماتوا [illegible] علیهم لعنة الله والملئکة والناس اجمعین۔ بیشک جنہون نے کفر کیا اور مرگئے ایسے حال مین کہ وہ [illegible] تھے وہ ہین کہ ان پر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور آدمیون کی سب کی یعنی انکو اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے دور کردیا اور فرشتے اور آدمی سب انکے واسطے اللہ تعالے کی رحمت سے دور ہونا چاہتے ہین اور انکو نفرین کرتے ہین [illegible] آیہ [illegible] فرعون پر لعنت فرمائی جیکا خاتمہ کفر پر ہوا اور فرعون اور اُسکے لشکر کے لئے بھی دنیا اور آخرت مین لعنت فرمائی ہے

Marfat.com

Marfat.com

ایمان باس کے مقبول ہونے پر اور یہ اجماع کے خلاف ہے یا فرعون کے لئے باس کے نفی پر اور
یقیناً ادراک غرق کی حالت باس اور موت کے پہونچنے کی حالت ہے اور شیخ موصوف نے
فتوحات مکیہ مین اُسکی نہایت مذمت اور سخت کفراس کا بیان کیا ہے کہتے ہین کہ دوزخ را درات
و درکات است بعضہا اشد من بعض و درکہ از درکات او ہست کہ برائے اہل دعوت عتو و استکبار
بر حضرت رب العزت کہ اشد و اغلظ انواع کفر است آفریدہ اند مثل فرعون و اشباہ او
لیکن اس کتاب یعنی فصوص مین اسکے خلاف کہا ہے کہتے ہین کہ یہان باس احتمال کا بیان مقصود
ہے جو قرآن کی اس آیت مین ہے حتے اذا ادرکہ الغرق قال آمنت الآیۃ ـــ اسکے مذہب کی
وہی تحقیق ہے جو آپنے فتوحات مین بیان کی ہے واللہ اعلم اور جو اسکا یہی مذہب اور اعتقاد ہو کہ فرعون
مومن تھا دوسرا کوئی کس طرح اُس کا معتقد ہو سکتا ہے جبکہ وہ تمام امت کے
اجماع کے مخالف ہے اور اجماع امت دلیل قطعی ہے دلائل شرعیہ سے یہ کمال حیرت کا مقام
ہے آخر الامر لتغافل و اغماض اور مقتضائے اجماع کے ساتھ آپ کے قول کے یہ تکلیف تطبیق
کرنی ہے نہ یہ کہ آپکے قول کو صحیح اور تمام اہل دین اور ملت کی معارض سمجھکر اوسی پر
اعتقاد کرین اور اسی کو اپنا مذہب ٹھیرا دین اور سبکے اقوال کو برباد کر دین جیساکہ اس زمانہ کے
قصوصیہ کا حال دیکھا جاتا ہے نعوذ باللہ من الخلل و الزلل آخر نبیون کے سوا
اور تو کوئی معصوم نہین ہے اگر کسی سے اجتہاد مین خطا ہو جاوے تو کیا نقصان ہے ۔
مذہبون کے امام دین کے پیشوا ہین اور تمام اہل عالم اُن کا اتباع کرتے ہین ۔ کتنی ہی جگہہ ہوئی حیرت
اس بات مین ہے کہ باوجود برخلاف ہونے اتفاق و اجماع اُمت کے ایک شخص کے قول پر
یقین اور جزم کیون کر حاصل ہوا اگر یہ اعتقاد ہے کہ تمام اُمت مین سے حق اُوسے ایک ذات پر

(بقیہ صفحہ ٦٠) اُسکے ساتھ کفر مین تشبیہ دیا گیا ایسا کہین ثابت نہین ہوا ۱۲ ؎۱ دوزخ کے مرتبے اور درجے
بنائے ہین کہ بعضون مین بعضون سے زیادہ شدت کا عذاب ہے اور اوسکے درجون ہی سے ایک درجہ نہایت سخت
عذاب کا ہی کہ وہ حضرت حق خداتعالی پر تکبر کرنے والون اور خدائی دعوی کرنے والون کے لئے اور اس گروہ
ایسا سخت اسلیے رکھا کہ انکا کفر بہت ہی سخت اور اشد ہے کفر کی سب قسمون مین سے اور
اور آگے جیسے ہین ؎۲ اس آیت کا ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ ؎۳ غیاث مین منتخب سے نقل کیا ہے کہ اغماض الف کے زیر
سے ہی چشم پوشی کرنے اور معاملہ مین آسانی پکڑنے ۱۲ ؎۴ پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے نقصان دنیا ہی سے اور لغزش دینی

Marfat.com

موقوف ہے تو کہئے کہ اسپر کیا دلیل ہے وہ بیان کیجئے اور جو صرف تقلید و اتباع ہے تو
ایسے امور مین اہل فتوی و اجتہاد کی تابعداری بہتر اور احتیاط سے نزدیکتر ہے اور اگرچہ
کہ یہ صاحب کشف و یقین اور کامل ہین اور حقائق[۱] و دقائق و معارف و مواجید اُن سے استف
ظاہر ہوئی ہین کہ باوجود اُنکے مسئلہ شرعی مین خطا امکان نہین رکھتی اور جو کچھ اُنہون نے اپنی
کتاب مین کہا ہے بغیر زیادتی و کمی کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے یہ دوسرا مضمون
اور دم مارنے کا مقام نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال حقائق و معارف آپ کا
جگہ ہین کسکی مجال ہے کہ اُس مین دم مارے مگر یہ مسئلہ فقہ کا ہے اسمین قیاس سے دلیل لائی جا
ہے اور اس مین شک نہین کہ آدمی سہو و نسیان سے خالی نہین ہے اور سوائے انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کے کوئی خطا و خلل سے معصوم نہین ہے آخر آپنے فتوحات مین فرمایا ہے ا
تمام تابع آپ کے اُسکو نقل کرتے ہین کہ قرآن مجید مین کوئی آیت خلود عذاب کے باب مین نا
نہین ہوئی ہے اگر ہے تو خلود و نار مین ہے اور دخول نار عذاب کا مستلزم نہین ہے۔ پس
[illegible] بھی ہمیشگی کے عذاب کا مستلزم نہوا اور حال یہ ہے کہ قرآن مجید مین عذاب
کا بیان بہت جگہ ہے سورہ مائدہ مین فرمایا وفی العذاب ہم خالدون اور سورہ فرقان
مین ویخلد فیہ مہانا فیہ مین ہا کی ضمیر عذاب کی طرف راجع ہے اور سورہ الم سجدہ مین
وذوقوا عذاب الخلد اور سورہ زخرف مین ہے ان المجرمین فی عذاب جہنم خالدون

---

[۱] حقائق حقیقت کی جمع ہے اور حقیقت ہر چیز کی اصلیت اور اُسکے حال کو کہتے ہین اور مطلب [illegible] اُن [illegible] سے تیسرے درجہ کا نام حقیقت ہے [illegible] مین لکھا ہے کہ اس مقام پر [illegible] اپنی امر و نہی مین رکھتی ہین وہ آدمی کے دلپر کھلنے لگتی ہین اسلئے اس درجہ [illegible] ہے اور معراج المومنین لارشاد السالکین مین قاضی محمد بدل بخشی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے اگر کوئی ایسے کرے وہ اہل طریقت کہلاتا ہے اور [illegible] کوئی اسے دیکھے وہ اہل حقیقت ہے اور اس سے آگے درجہ معرفت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ [illegible] الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ راس اعمالی۔ یعنی [illegible] اور طریقت میرے فعل ہین اور حقیقت میرے احوال ہین اور معرفت میرے [illegible] اور دقائق دقیقہ کی جمع باریک بات ہے اور یہان علم تصوف کی باریکیون اور نکات سے مراد ہے [illegible] اور رے بے نقطہ کی زیر سے غیاث مین لکھا ہے کہ شناسائی اور پہچان کی جگہ کو کہتے ہین [illegible] مراد ہے جو طالب کو تیسرے درجے مین حاصل ہوتی ہے جسکا نام معرفت ہے اور مواجید [illegible] غیاث مین منتخب [illegible]

وجود آپ کے اُس علم اور کمال کے اور آپ کے اس اتباع کے کہ رکھتے تھے یہ سہو نہین ہے
تو اور کیا ہے واللہ اعلم۔ حاصل اس نصیحت کا یہ ہے کہ اعتقادات اور احکام کفر و ایمان مین
سواد اعظم کی پیروی سے باہر نہونا چاہیئے اور ائمہ مجتہدین کے تابع رہنا چاہیئے خاصکر اُس مسئلہ
مین کہ اتفاق و اجماع ہوا اور آداب و اخلاق مین مشایخ کا تابع رہنا چاہیئے اور حُسن ظن و اعتقاد
سب ان سے رکھنا چاہیئے اور انکے کلام کی توجیہ و تطبیق علماء کے کلام سے کرنی چاہیئے اور ریاضات
و مجاہدات مین سعی کا قدم آگے رکھکر عمل کیا جاوے اگر استعداد کامل اور نیت صادق ہے
اور مجاہدہ قوی ہین کشف اور یقین کے انوار و احوال خود بخود پرتوہ ڈالین گے اور مسائل فقہ
مین کشف و کرامات کی تقلید سے احتیاط کرنی چاہیئے۔ واللہ الموفق[۵۱] وفقنا اللہ وایاکم لما یحب و یرضیٰ
شیخ ابن حجر مکی نے کتاب زواجر مین ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اس قول کی روسے[۵۲] فلم یک
ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا تمامی مجتہدان دین و علماء اُمت نے فرعون کے کفر پر اجماع کیا ہو اور
جو کسی کے نزدیک اُسکا اللہ پر ایمان لانا معتبر ہو تو بھی اس اجماع کے انعقاد مین شک نہین
ہے اسلیئے کہ نرا اللہ پر ایمان لانا بغیر اُسکے رسول پر ایمان لانے کے صحیح نہین ہے پس اگر تسلیم
کیا جاوے فرعون کا اللہ پر ایمان لانا تو بھی وہ موسےٰ علیہ السلام پر تو ایمان نہین لایا تھا۔
پس یہ ایمان اُسکو کیا نفع کریگا اگر کوئی کافر ہزار بار کہے[۵۳] اشہد ان لا الٰہ الا الذی امنت
بہ المسلمون تو وہ مومن نہین ہے جبتک یون نہ کہے[۵۴] وان محمد رسول اللہ اور اگر کہیں
کہ فرعون کے جادوگر بھی تو موسےٰ علیہ السلام پر ایمان نہین لائے تھے اور اُنکا ایمان مقبول
ہوا اُسکا جواب یہ ہے کہ جادوگرون نے جب یون کہا کہ[۵۵] امنا برب العالمین رب موسےٰ وھارون
تو ایمان کی اضافت[۵۶] موسیٰ و ہارون کے رب کی طرف کی اور اُس ضمن مین موسیٰ علیہ السلام پر

---

[۵۱] اللہ توفیق دے ہمکو اور تمکو اُس چیز کی کہ وہ دوست رکھتا ہے اور اُس سے راضی ہے ۱۲ [۵۲] بس نہین نفع دینے کا اُنکو ایمان اُنکا جب دیکھین گے وہ عذاب ہمارا ۱۲ [۵۳] گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ کہ جسپر مسلمان ایمان لائے ہین ۱۲ [۵۴] اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ [illegible]
اللہ کے رسول ہین ۱۲ [۵۵] ایمان لائے ہم تمام جہانون کے پالنے والے پر کہ وہ موسیٰ اور [illegible]
یہ آیہ سورہ شعرا مین ہے ۱۲ [۵۶] غیاث مین ہے کہ ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف [illegible]
اور نحو کی اصطلاح مین اُس نسبت کو کہتے ہین جو دو اسمون مین واقع ہو [illegible] پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے
کو مضاف الیہ بولتے ہین اور فارسی والے مضاف کے حرف آخر کو کسرہ یعنی زیر سے پڑھتے ہین اضافت کی علامت

بھی ایمان حاصل ہوگیا خلاف قول فرعون کے کہ اُس نے کہا الذی اٰمنت بہ بنی اسرائیل
دوسرے یہ کہ جادوگر ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزے پر اور رسول کے معجزے
پر ایمان لانا عین رسول پر ایمان لانا ہی پس صریحًا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور فرعون کے
کلام میں ہرگز موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اشارتًا یا صراحتًا نہین پایا جاتا بلکہ موسیٰ علیہ السلام کا نام
نہ لینا اور بنی اسرائیل کا ذکر کرنا اسبات پر دال ہے کہ وہ ابتک موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کافر ہے اور اگر
کہین کہ بعض اہل التصوف نے نقل کیا ہی کہ عذاب دیکھہ لینے کے وقت کا ایمان لا بھی نافع ہے تو دعوے
کافروں کے کفر پر کیونکر درست ہوا اُس کا یہ جواب ہے کہ اول تو اُس نقل کی صحت ایسے صوفیہ اہل
اجتہاد سے کہ اُنکے قول پر اعتماد ہوا اور اُنکی مخالفت اجماع کے انعقاد کو منع کرتی ہو ضرور ہے اور صحت
نقل بھی تسلیم کی جاوے تو بھی فرعون کے کفر پر اجماع اُمت کے انعقاد مین کچھہ ضرر نہین کر سکتی
اس لیئے کہ نرے یاس کا ایمان معتبر نہونے سے فرعون پر کفر کا حکم نہین کیا گیا ہے بلکہ اُسکے
رسول یعنی موسیٰ علیہ السلام پر اُس کے ایمان نہ لانے کی وجہ بھی اس مین شامل ہے اگر کہین کہ ابن
عربی ایمان اضطراری کی صحت کے قائل ہوئے ہین اور انہون نے فرعون کے ایمان پر حکم
کیا ہے اُس کا یہ جواب ہے کہ اس باب مین ابن عربی کا کلام مسلم نہین ہے اور خطا سے معصوم
ہونا خاص انبیاء علیہم السلام کے لیئے ہے اور آیت قرآن وحدیث صحیح ایمان یاس کے باطل ہونے
مین ظاہر موجود ہین پس باوجود ہونے آیت وحدیث کے کسی کی تاویل کی طرف حاجت نہین ہے
اور اصحاب تابعین رضی اللہ عنہم مجتہدین رحمہم اللہ کا اجماع جو قرآن وحدیث کے موافق ہے اور
انہون نے جو تفسیر کی ہے کفایت کرتی ہے جب ثابت اور واضح ہوگیا کہ یاس کا ایمان صحیح ومعتبر
نہین ہے پس یہ بھی ثابت ہوگیا کہ فرعون کا ایمان بھی درست نہین ہے اگر تسلیم کرین کہ یاس کا
ایمان صحیح ہے تو فرعون کے ایمان کا صحیح ہونا جب بھی باقی رہے گا موسیٰ وہارون علیہما السلام پر
اُس کے ایمان نہ لانے کے سبب سے یہانتک ترجمہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے کہ کتاب زواجر سے اختصار کیا ٥٤

(بقیہ صفحہ ٦٢) سـ٥١ یہ آیہ سورہ یونس مین ہے کہا فرعون نے کہ ایمان لایا مین اُسپر کہ ایمان لائے اُسپر بنی اسرائیل
سـ٥٢ منتخب مین ہے کہ اشارہ الف کے زیر سے ہی اسکے معنی مین رمز رمز کی رے بے نقط کی زبر سے ہے اور اسکے
معنی مین آب اور آبرو اور آنکہ وغیرہ سے اشارت کری سـ٥٣ یعنی اگر وہ علیحدہ ہوجادین تو باقی امت کی مجموعہ
کو اجماع نہ کہہ سکین سـ٥٤ اور اللہ جانتا ہے دلون کا حال اور چھپی چیزین اور درود اللہ تعالےٰ کا اور سلام ہے

واللہ اعلم بالبواطن والسرائر والصلوٰۃ والسلام علی النبی الامی الصادق المصدوق محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۔ والکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن من الایمان اور کبیرہ گناہ نہیں نکالتا بندہ مومن کو ایمان سے[1] جب معلوم ہوچکا کہ ایمان کی اصل تصدیق قلبی ہے اور اعضا کے عمل ایمان کی حقیقت مین داخل نہیں ہین لیکن بغیر اعمال کے ایمان کامل نہین ہوتا تو اس سے لازم آیا کہ بغیر عمل کے اصل ایمان ناقص ہوتا ہے اور ناقص ہونا کسی چیز کا اسکو اسکی حقیقت سے نہین نکالدیتا بلکہ اسکے کمال سے نکالدیتا ہے پس ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ کرنا بندہ مومن کو ایمان کامل سے نکالدیتا ہے گو اصل ایمان سے نہین نکالتا اور گناہگاری بدکرداری بندہ کو کافر نہین کرتی بلکہ فاسق و گناہگار کردیتی ہے پس مومن دو طرح کا ہوتا ہے ایک مطیع و فرمانبردار کہ وہ مومن کامل ہوتا ہے دوسرا عاصی و بدکردار کہ وہ مومن ناقص ہوتا ہے پس مومن کے لفظ کا اطلاق[2] اور مسلمانی کا خطاب فاسق اور عاصی پر قرآن حدیث مین موجود ہے اور اُن پر تمام احکام مسلمانی کے جاری ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم گناہگاروں اور فاسقوں کے جنازوں کی نمازین پڑھتے تھے اور اُنکو مسلمانوں کے قبرستانوں مین دفن کرتے تھے اور انکے لئے دعا و استغفار کرتے تھے پس معلوم ہوا کہ گنہگار دائرہ اسلام سے خارج نہین ہوتے اور گناہ دو طرح کے ہوتے ہین کبیرہ و صغیرہ ۔ کبیرہ وہ ہے کہ اُسکا گناہ ہونا یقینی دلیل سے معلوم ہوا ہو یا اُسپر وعید آئی ہو جیسا کہ ناحق خون کرنا زنا کرنا لواطت کرنا نیک عورت کو جو کسیکے نکاح مین ہو زنا کی تہمت لگانی دوچند کافرون کے مقابلے سے بھاگ جانا جادو کرنا ناحق یتیم کا مال کھاجانا ماں باپ مسلمان کو ناحق ستانا مکہ معظمہ کے حرم کی حدین جن چیزوں کی ممانعت ہے وہ کرنی بیاج کھانا چوری کرنا شراب اور نشے کی کوئی چیز پینی

[1] یہ مذہب معتزلہ کا رد ہے وہ کہتے ہین کہ کبیرہ گناہ کرنیوالا نہ مومن ہے نہ کافر ہے بلکہ کفر اور اسلام کے بیچ مین ایک اور مرتبہ قائم کرتے ہین اسکا جواب متن مین مذکور ہے اور رد ہے خوارج کا وہ کہتے ہین کہ کبیرہ بلکہ صغیرہ گناہ کرنیوالا بھی کافر ہے ۱۲

[2] غیاث مین کنز و منتخب سے نقل کیا ہے کہ اطلاق کے معنی بولنے اور جاری کرنے کے ہین اور خطاب کے معنی منتخب اور لطائف سے لکھے ہین کہ کسی سے روبرو بات کرنی اور نام و لقب جسمین تعریف ہو قرآن مجید مین ایسی بہت آیتین ہین جنمین مومن کا لفظ عاصی کو فرمایا ہے اُنہین مین سے یہ آیت ہے ۔ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ ۔ اے ایمان والو لکھا گیا تم پر ۔ اور سورہ تحریم مین ہے ۔ یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً ۔ اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف توبہ خالص اور سورہ حجرات مین ہے ۔ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما الآیہ ۔ اور اگر دو گروہ مومنون کے آپسمین لڑپڑین تو انکا ملاپ کرادو اور جو ایک چڑھ جاوے دوسرے پر تو سب لڑو اُس چڑھائی والے سے جبتک کہ پھر آوے اللہ کے حکم پر ۔ اور حدیثین بہت ہین اُنہین مین سے یہ حدیث ہے کہ روایت کی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ۔ ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ ۔ بیشک جب مومن گناہ کرتا ہے اسکے دل مین

Marfat.com

یا کھانے سُوّر کا گوشت کھانا جھوٹی گواہی دینی بے عذر سچی گواہی چھپانی روزے رمضان شریف بے عذر شرعی کھانے نماز نہ پڑھنی یا بے وقت پڑھنی مال کی زکوٰۃ نہ دینی جھوٹی قسم کھانی قطع رحمی کرنی ناپنے اور تولنے مین خیانت کرنی۔ مسلمانون سے ناحق لڑنا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا رشوت کھانی سلطان یا حکام سے کسی کی چغلی کھانی نیک کام کے حکم کرنے اور بُرے کام سے منع کرنے کی طاقت ہو اور اُس سے باز رہنا قرآن شریف یاد کر کے بھول جانا کسی جاندار کو آگ مین جلانا عورت کو مرد کی نافرمانی کرنی مرد کو عورت پر ظلم کرنا جورو خاوند مین جُدائی ڈلوانی اور لڑائی کرانی علماے دین اور حافظون کی اہانت کرنی اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے ناامید ہونا اور اُسکے عذاب سے بےخوف ہونا یہ تمام مولانا جلال الدین دوانی نے رسالہ میں لکھے ہین کہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب سے ہین نقل کئے ہین اور بعضے علماء نے انپر اور بھی زیادہ کئے ہین لیکن انکے معلوم کرنے کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ شرع شریف مین جسکے لئے حد آئی ہے یا وہ یقیناً معلوم ہوا ہے وہ گناہ کبیرہ ہے اور جو ایسا نہو وہ صغیرہ ہے اور صغیرہ مین ایسی سختی نہین ہے اسواسطے کہ اُس سے ایمان اور مذہب مختار کی رو سے تقوے مین نقصان نہین پہونچا تا اگر اُسپر استمرار نہو اور کبیرہ کے اگرچہ دین مین نقصان اور ایمان مین ضعف ہے لیکن مومن ناکچھ دائرہ اسلام سے نہین ہوگیا ہے اور خارجی کبیرہ بلکہ صغیرہ گناہ کرنے والے کو بھی کافر کہتے ہین اور بطلان اس مذہب کا ظاہر ہوگیا ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ فاسق ہے نہ مومن ہے نہ کافر اور یہ پہلا مسئلہ ہے کہ اہل اسلام کے دین مین تمام مسلمانون کے اجماع کے برخلاف پیدا ہوا ہے اور یہ معتزلہ بھی پہلا فرقہ ہے کہ سلا

(بقیہ صفحہ ٦٥) سہ اور خون حق یہ ہے کہ جسکو قصاص مین یا حد شرعی کی رو سے قتل کرین ۱۲ سد ... کہتے ہین ۱۲ سلہ اسکو عموماً کہتے ہین ۱۲ سکہ جو دو زخم رشتہ دار ہین اُن مین کسی طرح جدائی ڈالنی ۱۲ سعد ... ہین اور رافضی اسکو ثواب بتاتے ہین۔ نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ سعہ شرح عقائد مین لکھا ہے کہ معتزلہ ... ہین اول یہ کہ امت نے بعد انکے اسبات پر کہ کبیرہ گناہ کرنے والا فاسق ہے اختلاف کیا ایک گروہ نے کہا کہ باوجود فاسق ہونے کے وہ مومن ہی ہے اور یہ مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے اور دوسرے گروہ کا قول یہ ہے خوارجون کا ہے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ منافق ہے پس ہمنے متفق ... اور اختلاف کو چھوڑ دیا اور کہتے ہین ہم کہ وہ فاسق ہے نہ مومن ہے نہ کافر نہ منافق دوسری دلیل یہ کہ ... افمن کان مومنا کمن کان فاسقاً - کیا مومن فاسق کے برابر ہو سکتا ہے اسی ابہ بین دمن ... اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لا یزنی الزانی وہو مومن - نہین زنا کرتا زانی در آن حالیکہ مومن ہو اور فرمایا - لا ایمان لمن لا امانۃ لہ - نہین ایمان اسکا جو امانت دار نہو اور وہ کافر بھی نہین ہے جسکو ... کرنے کا حکم ہو ... اور مرتدون کے حکم اُسپر جاری کرین اور مسلمانون کے قبرستان مین اُسکو دفن کرین پہلی دلیل ...

Marfat.com

کی بناءین انہون نے رخنہ ڈالا ہے اور اپنی عقل وخواہش کی متابعت کی ہے اور نصوص ظاہری کی تعبیر وتاویل کی ہے خذلہم اللہ اور یہ مذہب بالکل باطل اور یہ رائے انکی نہایت غلط ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے اپنے بندون کو دو قسم پر بنایا ہے هو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مومن سوائے ان دو کے اور کوئی تیسری قسم نہین ہے اور حقیقت مین ان لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنی اور آپ پر ایمان لانے کی قدر ہی نہین جانی کہ ایمان کی قوت اور نورانیت کے مقابلہ مین تمامی گناہ ہے حقیقت مین جیسا کہ نیکیان باوجود کفر کے کچھ فائدہ مند نہین ہوتین اسطرح بدیان بھی ایمان پر غالب نہین آسکتین اور ضرر نہین کرتین مگر ایمان کے کمال کو لیکن گناہ ایمان کو جب ضرر کرتا ہے کہ بطریق استحلال واستخفاف کے ہو یعنی حرام کو حلال جانے اور گناہ کو ہلکا سمجھے اور یہ خود عین کفر اور تصدیق کی مخالف ہے اگر حرام کو حرام جانے اور گناہ کو گناہ سمجھے اور بشریت اور غلبہ شہوت سے پھل جاوے اور گناہ کر بیٹھے اور اپنے تئین گناہگار اور قصور مند سمجھتا ہو تو کافر نہین ہوتا۔ اسواسطے کہ یہ امر تصدیق قلبی کے ساتھ مخالفت نہین رکھتا دل مین اُسکے ایمان ہے اور وہ مسلمان ہے لیکن اُسکے اعضا نے دل کی تابعداری نہ کی خاصکر جبکہ وہ خدا تعالی سے ڈرتا بھی ہو اور اُسکی مغفرت سے امید بھی رکھتا ہو اور اُسکے دل مین توبہ کا بھی ارادہ ہو مگر اسپر مغرور نہونا چاہئے کہ گناہ کی شومی دل کی تازگی اور صفائی کو ایسا کھو دیتی ہے کہ اُسکا نام ونشان باقی نہین چھوڑتی اور دلکو سخت وسیاہ کر دیتی ہے اور کفر سے ایکدرجہ نزدیک کر دیتی ہے اور جو عادت ہو جاوے اور ہمیشہ

(بقیہ صفحہ ۶۶) ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سفید چادر اوڑھے ہوئے سوتے تھے جب مین پہونچا اور آپ جاگے تو آپنے فرمایا۔ ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق۔ نہین ہے وہ بندہ جس نے کہا کوئی معبود نہین مگر اللہ پھر وہ مرگیا اسی حالت پر مگر داخل ہوا جنت مین کہا مین نے اور اگر اُس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو آپ نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا کیا اور چوری کی ہو۔ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق۔ دوبارہ مین نے کہا کہ اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو اُسکے جواب مین بھی آپنے یہی فرمایا کہ اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر۔ تیسری بار عرض کیا مین نے اور اگرچہ زنا کرا ہو اور چوری کرے پھر آپ نے بھی یہی فرمایا اور اگرچہ زنا کرا ہو اور چوری کرے ہو اور برکٹ جاوے ناک ابی ذر کے یہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس رسالہ کے مصنف نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے کہ رغم رغام سے مشتق ہے اور اسکے معنی ہین خاک پر ناک ملنے ... جب ابوذر نے اس حکم کو ابی ذر سمجھا اور تعجب کیا تو گویا وہ اُن کی مرضی کے خلاف ... حکم کرنا گویا انکی خواری اور شکست ہے اسلیئے آپنے اُنکو یہ عطا فرمایا ۱۲ **سلہ** برباد اور تباہ اور خوار ...

سلہ یہ آیہ سورہ تغابن مین ہے وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو دیکھے کیا بس ... اس بیان سے خوب روشن ہو گیا کہ کیسا ہی گناہگار ہو مومن ہی ہے کافر نہین ہوتا اور خوارج جو گناہگار کو کافر کہتے ہین وہ ان آیتون کے ظاہر سے حکم لگاتے ہین سورہ مائدہ مین ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون۔ اور جو حکم کرے موافق اُسکے جو بھیجا اللہ نے پس وہ کافر ہین اور سورہ نور مین فرمایا۔ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون اور جو کوئی کفر کریگا بعد علم

اُنہیں مصروف رہے تو کفر سے بچنا مشکل ہوتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب بندے سے گناہ
صادر ہوتا ہے اُسکی دل پر ایک نقطہ سیاہ پڑجاتا ہے اگر توبہ کرتا ہے تو جاتا رہتا ہے نہین تو وہ
سیاہی بڑھتی جاتی ہے اور تمام دل کو کالا کردیتی ہے پس اُسمین ایمان اور حق بات سننے کی جگہ
نہین رہتی اور ختم وطبع کے یہی معنی ہین جو اللہ تعالےٰ نے ان آیات مین ارشاد فرمایا ہے [1]
کلا بل ران علی قلوبھم [2] وطبع اللہ علی قلوبھم [3] وختم اللہ علی قلوبھم [4] پس گناہ اگرچہ
مومن کو ایمان سے باہر نہین لاتا لیکن اس بات کا خوف ہے کہ رفتہ رفتہ کفر کی طرف نہ کھینچے سلامتی
اسی مین ہے کہ دنیا کو بقدر ضرورت اختیار کرے اور وہ تین چیزین ہین ایک اسقدر کھانا کہ بھوک بجھا سکے
دوسرا کپڑا کہ ستر عورت کو ڈھانک سکے تیسرا مکان کہ گرمی جاڑے سے پناہ دے سکے اور حد
ضروریات سے تجاوز کرکے مباحات [5] کے میدان مین قدم رکھنا اور توسع [6] کا دروازہ اپنے اوپر کھولنا
شبہات و مکروہات مین پڑنا ہے اور رفتہ رفتہ اسکی زیادتی محرمات تک پہونچا دیتی ہے پس اسلام کی
سرحد تو یہانتک ختم ہوگئی اسکے [7] آگے کفر کی ریاست ہے نعوذ باللہ [8] من ذالک حاصل یہ کہ کمال
اور نقصان کی ترقی اور تنزل کی طرف یہی دو رستے جاتے ہین ایک ایمان لانے اور واجبات اور سنت
اور نفلون کے بجالانے اور مرتے دم تک اسپر قائم رہنے کا رستہ اور دنیا کو بقدر ضرورت و مباح اختیار
کرنے کا اور دوسرا اُس سے بڑھکر شبہات و حرام مین مبتلا ہوکر کفر تک پہونچنے کا رستا اور کام کی

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان المومن اذا اذنب کانت نقطۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذالکم الران الذی ذکر اللہ تعالےٰ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون۔ بیشک مومن جب گناہ کرتا ہے اسکے دل مین ایک نقطہ کالا پیدا ہوتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کرتا ہے تو اسکا دل صاف ہوجاتا ہے اور جو گناہ مین زیادتی کرتا ہے تو وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ کل دل سیاہ ہوجاتا ہے یہ وہی زنگ ہے تمہارا جسکا بیان اللہ تعالےٰ نے کیا ہے سورہ تطفیف مین کوئی نہین بلکہ زنگ پکڑ گیا اُنکے دلون پر وہ جو کماتے تھے یعنی اُنکے برے عملون کے سبب سے اُنکے دل سیاہ ہوگئے ۱۲ [2] یہ آیہ سورہ تطفیف مین ہے ایسا نہین کہ جیسا وہ گمان کرتے ہین بلکہ زنگ پکڑ گیا اُنکے دلون مین ۱۲ [3] یہ آیہ سورہ توبہ مین ہے اور مہر کردی اللہ نے اُنکے دلون پر ۱۲ [4] یہ آیہ سورہ بقرہ مین ہے اور مہر کردی اللہ نے اُنکے دلون پر ۱۲ [5] غیاث مین ہے کہ مباح میم کی پیش سے وہ چیز ہے کہ حلال اور جائز ہو ۱۲ [6] غیاث مین صراح سے نقل کیا ہے کہ توسع تے کی زبر اور سین بے نقط کی تشدید سے فراخی کرنا اور فراخ ہونا ۱۲ اور کیمیائے سعادت مین ہے کہ دنیا کے اختیار کرنے کے تین درجے ہین ایک بقدر ضرورت جسکا بیان متن مین ہوا اور یہ درجہ انبیا اور اولیا کو میسر ہوتا ہے دوسرے بقدر حاجت کہ جس چیز کی حاجت ہو اور وہ شرع مین مباح ہو اُسکو استعمال کرین یہ درجہ مومنین اور متقیون کو نصیب ہوتا ہے تیسرے بقدر تنعم و زینت یہ درجہ محرمات اور منہیات کے قریب ہے ڈوبنی [illegible] اور آدمی کو ہلاک کرنے والا ہے اور فاسقون کا حصہ ہے ۱۲ اور اس کی حد نہین ہے جیسا کہا ہے ہفت اقلیم اگر بگیرد بادشاہ ہمچنان در بند اقلیم دگر ۱۲ [7] اول آدمی حرام چیزون کو استعمال کرتا ہے جب اُن کی لذت اُسکے دل مین سماجاتی ہے تو اُن کو حلال کہنے یا جاننے لگتا ہے اُس وقت کافر ہوجاتا ہے ۱۲ [8] ہم پناہ پکڑتے ہین اللہ کے ساتھ اس سے ۱۲

Marfat.com

حقیقت اور حال کی سلامتی خوف اور رجا کے درمیان ہے۔ واللہ الهادی

واهل الكبائر من المؤمنين لايخلدون في النار وان ماتوا من غير توبه اور مومن کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ آگ میں نہیں رہنے کے اور اگرچہ بے توبہ مریں کیونکہ جب بندہ کبیرہ گناہ کرتا ہے کافر نہیں ہوتا اور قرآن مجید سے ثابت ہوچکا کہ ہمیشہ آگ میں رہنا خاص دین کے منکروں اور کافروں ہی کے لئے ہے تو اس سے لازم آیا کہ گناہگار خواہ صغیرہ والے ہوں خواہ کبیرہ والے ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کے اگرچہ بے توبہ مرگئے ہوں جبتک خدائیتعالے چاہیگا انکو عذاب کریگا اور دوزخ میں رکھیگا آخر پاک کریگا اور بہشت میں پہونچاویگا اور پھر ابدالآباد وہاں سے باہر نہ لاویگا۔ امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بعضے بعضے گناہگاروں کا دوزخ میں رہنا گھڑی سے زیادہ نہیں ہونے کا اور بعضونکا ایک دن بعضوں کا ایک مہینے بعضوں کا ایک برس بعضونکا اس سے زیادہ لیکن دنیا کی عمر سے زیادہ کوئی گناہگار دوزخ میں نہیں ٹھہریگا اور وہ مدت سات ہزار برس کی ہے[۱] نعوذ باللہ من ذلك اور ایسا ہی روایت کیا ہے ابن ابی حاتم اور ابن شاہین نے علی رضی اللہ عنہ سے والله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء اللہ تعالے نے خبر دی ہے کہ مشرک اور کافر کو ہرگز نہیں

---

۱ اور قرآن مجید میں بہت سی آیتیں ہیں جو مومن کے جنتی ہونے پر دلالت کرتی ہیں سورہ زلزال میں ہے فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ۔ جو کریگا ذرہ کی برابر نیکی وہ اسکو دیکھے گا یعنی اسکی جزا پاویگا۔ پس ایمان سے بڑھکر کوئی عمل نیک ہے اسکا بدلا ضرور ملیگا۔ پس یہ بدلا اگر گناہ کی سزا سے پہلے ملے تو لازم آوے کہ پہلے جنت میں داخل ہوا اور وہاں ایمان کے جزا پاوے اور عیش و عشرت کرے پھر وہاں سے نکل کر دوزخ میں جاوے اور گناہ کی سزا میں مبتلا ہو اور یہ بالاجماع باطل ہے پس ثابت ہوا کہ بعد سزا گناہ جہنم سے نکالا جاوے اور ایمان کی جزا جنت میں پاوے اور ہمیشہ وہاں رہے اور سورہ توبہ میں فرمایا وعد الله المؤمنين والمومنات جنات۔ وعدہ کیا اللہ تعالے نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنتوں میں داخل کرنے کا اور سورہ کہف میں فرمایا۔ ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اُن کیلئے فردوس کی جنتیں ہیں اور یہ جو رہے معتزلہ کہ وہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور کہتے ہیں کہ یہ آیتیں خلود عذاب پر دلالت کرتی ہیں سورہ نساء میں ہے۔ ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها۔ جو قتل کرے مومن کو قصداً پس اسکی جزا جہنم ہے ہمیشہ رہیگا اور اسی سورہ نساء میں ہے۔ ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها۔ جو نافرمانی کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اور گزر جاوے اسکی حدوں سے اُسکو اللہ آگ میں داخل کریگا اور اس میں ہمیشہ رہیگا اور سورہ بقرہ میں فرمایا۔ من كسب سيئة واحاطت به خطيئته فاولئك اصحاب النار هم فيها خالدون۔ جس نے کمایا برائی اور گھیر لیا اُسکو اُسکے گناہ نے سو وہی آگ میں رہنے والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہینگے ۱۲ اسکا یہ جواب ہے کہ مومن کا ارادۃً قتل کرنیوالا اور اللہ تعالے کی حدوں سے گزر جانے والا اور ایسی برائی کرنے والا کہ اپنی خطاؤں میں گھر جاوے یہ سب صفتیں کافر کی ہیں اور مومن کی شان سے بہت بعید ہے۔ پس یہ سب آیتیں کافر کی شان میں ہیں

Marfat.com

بخشنے کا باقی صغیرہ و کبیرہ با توبہ و بلی توبہ جسکو چاہیگا بخشیگا اور جسپر چاہیگا پکڑ کریگا یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید حاصل یہ کہ آدمی دو قسم کے ہین مومن اور کافر اور مومن بھی دو طرح کے ہین مطیع اور عاصی اور عاصی بھی دو طور کے ہین توبہ کرنے والے اور نہ کرنے والے پس کافر ہمیشہ آگ مین رہینگے اجماعاً یعنے سب کے نزدیک اور مومن مطیع اور عاصی توبہ کرنے والے بالاتفاق جنت مین رہینگے رہا عاصی غیر تائب اگر خدا چاہیگا اسے عذاب کریگا اُسکے گناہ کی قدر اُسکو دوزخ مین داخل کریگا اور عذاب کے بعد اُسکو دوزخ سے نکال کر پھر جنت مین داخل کریگا اور جو چاہیگا عفو کریگا کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت کے اور بغیر عذاب کئے اُسکو جنت مین بھیجدیگا یعذب من یشاء ویغفر لمن یشاء اور گناہون کی بخشش کے باب مین بہت حدیثین ہین ایک حدیث ہم سوال کے باب مین ذکر کر چکے ہین اور اُسی کی مانند یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے اپنے بندے کو اپنے سامنے کھڑا کریگا اور اُسکا اعمالنامہ اُسکے ہاتھ مین دیگا۔ پس دیکھے گا کہ اُسمین بدیون کے سوا کچھ نہین ہے اور اعمالنامے کی پشت پر نیکیا ہونگی کہ تمام خلایق اُسکی نیکیون کو دیکھین نے کہ اُن مین ایک بدی نہین ہے اور اُسکی بدیان اورون کی نظرون سے پوشیدہ رہینگی۔ پس اللہ تعالی فرمادیگا کہ اے بندے مین نے دنیا مین تیرے گناہ چھپائے تھے اور آج بخشدیے اب بہشت مین جا اور ہمیشہ وہان رہ یہ سب اللہ تعالی کے حکم سے ہے اور عقل کو اس مین کچھ بھی دخل نہین ہے کہ کہوے کہ کافر کو کیون بخشا اور کسواسطے ایک کو بخشا اور دوسرے کو پکڑا یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید

ف۱ یہ آیہ سورہ حج مین ہے کرتا ہے اللہ جو چاہے اور یہ مائدہ مین ہے۔ ان اللہ یحکم ما یرید۔ بے شبہہ اللہ حکم کرتا ہے جس چیز کا ارادہ کرتا ہے کوئی اُسکے فعل وحکم وارادے کا منع کرنیوالا نہین ہے ۱۲ ف۲ یہ آیہ سورہ مائدہ مین ہے۔ عذاب کرے جسکو چاہے اور بخشدے جسکو چاہے اگر صغیرہ والے پر عذاب کرے توکسکی مجال ہے کہ اُسکے عذاب سے چھڑالے اور جو کبیرہ والے کو چھوڑدے توکون اُسکی نجات مین خلل ڈال سکتا ہے ۱۲ ف۳ اس حدیث مین بیان ہے کہ حق تعالی دعویون کو جنت دیکر راضی کردیگا ۱۲ ف۴ ایسی آسانیون کے باب مین بہت حدیثین ہین ایک یہ حدیث بھی اُنہین مین سے مشکوٰۃ مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ سوال کیا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے دن کی درازی مین کہ وہ پچاس ہزار برس کا دن ہے تعجب سے کتنا بڑا ہوگا پس آپنے فرمایا۔ والذی نفسی بیدہ انہ لیخفف علی المومنین حتی یکون اہون علیہ من الصلوٰۃ المکتوبۃ یصلیہا فی الدنیا۔ قسم ہے اُس شخص کی جسکے ہاتھ میری جان ہے بیشک وہ دن پچاس ہزار برس کا مومنون پر بہت آسان کیا جاویگا۔ یہان تک کہ ہلکا ہوگا مومن کو ایک نماز فرض سے کہ پڑھتا تھا اُسکو دنیا مین یعنی اللہ تعالے اپنے فضل سے اُسکو دن

Marfat.com

پس اس سے حقتعالیٰ کے حکم کا ایسا طور ظاہر ہوا کہ وعدے مین خلاف نہین کرنے کا اور وعید مین چاہے خلاف کرے اور یہ اُسکی محض کرم سے ہے کہ کریمون کی ایسی ہی عادت ہوتی ہے کہ جب انعام واحسان کا وعدہ کرتے ہین اُس سے ضرور وفا کرتے ہین کہ الکریم اذا وعد وفا[۵۱] اور جب غصّے وعذاب سے ڈراتے ہین تو اُس سے درگزر کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ وہ وعدہ اور وعید دونون کا خلاف نہین کرنے کا نہین تو اُسکی خبرون مین جھوٹ لازم آوے اور وہ جھوٹ سے پاک ہے اسکا یہ جواب ہے کہ وعید کی خبرون مین ممکن ہے کہ اُسکے کرم کے تقاضی سے مشیت[۵۲] مقدر کی شرط ہو اور اُسکی تصریح نہ کی ہو اور وعدے جیسے ہونے والے تھے ویسے ہی ہون اور آیتین وحدیثین جن مین مشیت[۵۳] کا بیان ہو وہ بھی اسی کے قرینی ہون یا وعید کی خبرون سے استحقاق عذاب کا مراد ہو نہ اُسکا وقوع بالفعل یا فقط انشائی[۵۴] وعید مراد ہے نہ خبرون کی حقیقت ان سب صورتون مین کذب اور تبدیل لازم نہین آسکتا۔ واللہ الموفق وھو اعلم

و یجوز العقاب علی الصغیرۃ اور چھوٹے گناہ پر بھی عذاب[۵۵] جائز ہے اسلئے کہ جب کفر کے سوائے سب گناہون پر مواخذہ وعذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے اور صغیرہ بھی گناہ ہے تو اُسپر بھی مواخذہ اور عذاب جائز ہوا۔

واللہ تعالی ارسل رسلا من البشر الی البشر مبشرین ومنذرین ومبینین للناس ما یحتاجون الیه من امور الدنیا والدین

---

۵۱ یعنی جب وعدہ کرتا ہے وفا بھی کرتا ہے ۱۲ ۵۲ غیاث مین کنز و منتخب سے نقل کیا ہے کہ مشیت میم کی زبر اور شین نقطہ دار کی زبر اور یے نیچے کے دو نقطے والی کی تشدید سے ہے اسکے معنی ہین چاہنا اور یہ لفظ خاص اللہ تعالیٰ کی رضی اور خواہش کے معنی مین مستعمل ہے اور خیابان مین ہے کہ مشیت کے معنی ارادہ الٰہی کے ہین اور بعضون کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ارادون مین سے بعضے خاص ارادون کو مشیت کہتے ہین اور ایسا ہی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ بعضے ارادے اللہ تعالیٰ کے انبیا علیہم السلام اور اولیا رضی اللہ عنہم کو معلوم ہو گئے اور ہو جاتے ہین لیکن کسی کو خبر نہین ہوتی اور منتخب مین ہے کہ مقدر میم کی پیش اور دال بے نقط کی تشدید اور زبر سے [illegible] کرنے والا پس مشیت مقدر کے معنی ہوئے چاہنا تقدیر کرنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کا ۱۲ ۵۳ [illegible] لکھا ہے کہ انشا الف کی زیر سے ہے اور اسکے معنی پیدا کرنا اور شروع کرنا ہے اور اہل منطق کی [illegible] مین انشا ایسے کلام کو کہتے ہین کہ جس مین صدق و کذب کا احتمال نہو اور اسکی کئی قسمین ہین جیسے امر۔ نہی۔ ندا۔ قسم۔ تعجب وغیرہ پس اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ یہان فقط عذاب کا حکم مراد ہے نہ واقع کی تحقیق ۱۲ ۵۴ اور اللہ توفیق دینے والا اور وہی ہے جاننے والا ۵۵ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف مین فرمایا ہے۔ لایغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا۔ قیامت کو اعمالنامہ دیکھکر کہین گے کیسی ہے یہ کتاب کہ نہ چھوڑا چھوٹا گناہ نہ بڑا مگر اُسمین گھیرا ہے اور یہ گھیرا اور لکھنا گناہونکا سوال اور سزا کے لئے ہے سوائے اسکے اور بھی آیتین اور حدیثین اسی سوال مین اور معتزلہ کہتے ہین کہ صغیرہ گناہ پر عذاب جائز نہین اور دلیل اس [illegible]

اور اللہ تعالےٰ نے رسول بھیجے آدمیون مین سے آدمیون کی طرف جنت کی خوشی سنانیوالے اور دوزخ سے ڈرانے والے اور آدمیون کو دنیا اور دین کے وہ کام بتانے والے جنکی طرف انکو حاجت پڑے اللہ تعالےٰ پر کوئی چیز واجب نہین ہے وہ خود فاعل ومختار ہے جو چاہتا ہے اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے کسی کو طاقت نہین ہے کہ اُسپر حکم کرے یا کوئی چیز اُسپر واجب کرے اور نہ اُسکو کسی چیز کی حاجت ہے کہ اُسکا کرنا اُسپر ضرور اور واجب ہو نہ عقل کسی چیز کی وجوب کا اُسپر حکم کرسکتی ہے کہ خود اُسکی محکوم ہے نہ حاکم لیکن اُس نے محض اپنے فضل وکرم سے وہ چیزین کہ عالم کے باقی رہنے کا اور آدمی کے کمال کا سبب ہون اور اُسکے دنیا وآخرت کے کامون کی درستی واصلاح اُن سے ہے آپ اپنے اوپر لازم ومقرر کرلین ہین اور اُنکا ضامن وکفیل ہوا ہے جیسے ہر جاندار کو رزق دینا اور بندون کی ہدایت کے واسطے پیغمبرون کو بھیجنا در حقیقت مین یہ وجوب نہین ہے بلکہ اپنی سنت وعادت کا جاری کرنا ہے کہ اپنے فضل عمیم سے کرتا ہے اور جبکہ عام خلائق کو اتنی استعداد اور ایسی قابلیت نہین ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی جناب سے بے واسطے فیضیاب ہوسکین اور اُنکو عالم ملکوت تک پہونچنا نہایت دشوار ہے اسواسطے آدمیون مین سے بعضون کو برگزیدہ کیا اور اُنکو اپنی ذات وصفات وافعال کا علم سکھایا اور سب آدمیون کی دنیا وآخرت کی جن چیزون مین بھلائی تھی کل اُنکو سکھاوین اور پیغامبر بناکر اُنکو تمام آدمیون کی طرف بھیجا کہ اُنکو اللہ تعالےٰ کی طرف بلاوین اور ہدایت کرین اور جن

(بقیہ صفحہ ۷۱) ملہ کفر کی حالت مین کئے ہین اس ایمان لانے کی برکت اور اسلام کے سبب سے چنانچہ اسکے مطابق اللہ تعالےٰ نے سورہ انفال مین فرمایا ہے - قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف - کہدے انکو جنہون نے کفر کیا کہ اگر باز آوین کفر سے بخشے جاوین اُنکے لئے پہلے گناہ تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ یہ دونون آیتین موافق ہین واسطے عقائد وغیرہ ۱۲ ملہ غیاث مین ہے کہ ملکوت میم ولام کی زبر سے بادشاہی اور فرشتون کا عالم اور صوفیون کی اصطلاح مین عالم ارواح کو کہتے ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد عالم غیب سے ہے اور تصوف کے رسالون مین ہے کہ ملکوت فرشتون کی عبادت کا مقام ہے یعنی طاعت بے قصور اور بے فتور اور معراج المومنین مین ہے کہ آدم کے کمال کے چار درجے اور مقام ہین پہلا عالم ناسوت اُسکو عالم خلق وعالم شہادت بھی کہتے ہین - دوسرا عالم ملکوت اُسکو امر وعالم باطن بھی کہتے ہین تیسرا عالم جبروت اُسکو عالم ماہیات وعالم غیب الغیب بھی کہتے ہین چوتھا عالم لاہوت اُسکو عالم لامکان بھی کہتے ہین اور یہ بیان سے مستغنی ہے پس عالم ملکوت کہ عالم ارواح وعالم غیب ہے بغیر پہنچا دینے کے وہان تک پہونچنا بہت مشکل ہے ۱۲ - اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ نے کیمیاء سعادت مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آدمی مین سباع وبہائم وشیاطین وملائکہ کی صفتین پیدا کی ہین غضب یعنی غصہ تو اس مین سباع یعنے پہاڑنے والے جانورون کی صفت ہے اور شہوت وخواہش بہائم یعنی چوپایون کی صفت ہے اور مکر وحیلہ شیطانون کی صفت ہے اور علم جو

یزون کی دنیا و آخرت مین اُنکو ضرورت ہو ساری اُنکو سکھلاوین دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے
ہشت کو پیدا کرکے اُس مین نیکون کا مقام مقرر کیا اور دوزخ کو بناکر اُس میں بدون کا ٹھکانا ٹھیرایا
ور اُن کامون کا پہچاننا کہ جن کے کرنے سے آدمی دوزخ سے نجات پاوے اور بہشتی ہو جاوے
نری عقل سے ممکن نہ تھا اسلئے انبیاء علیہم السلام کو بنایا کہ وہ کام خلقت کو تعلیم کرین اور جو کام
دوزخ مین جانے کے ہین وہ بھی بتاوین تاکہ قیامت کے دن خلقت کو اللہ تعالےٰ کے روبرو کوئی
حجت باقی نہ رہے چنانچہ فرمایا لِئَلَّا یَکُونَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ[٥١] اور فرمایا
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین[٥٢] اور حقیقت مین مادے اور جڑین سب علمون کی جو زمین اور
آسمانون سے متعلق ہین اور ہر علم کے کمالون کی اصلین حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام ہی سے تمام خلقت کو پہونچے ہین کیونکہ ابتدا اور خزانہ کل علمون کا وحی
آسمانی ہے اور تمام عالمون اور حکیمون نے اُسی مین سے ہر قسم کے علم چُنے ہین اور سب نے
اُسی سرچشمہ سے پانی پیا ہے اور پیتے ہین اور اُس مین قیاس اور اجتہاد اور ریاضتین[٥٣]
اور مجاہدے کرکے علمون کو بڑھایا ہے اور بڑھاتے چلے جاتے ہین اور اُسی کی شرح و تفسیر
کی ہے اور کرتے ہین اگر کہین کہ پھر کیا سبب ہے کہ بعضے علم شریعتون کے مخالف ہین اُسکا یہ
سبب ہے کہ اول ہے اللہ تعالےٰ کی حکمت بالغہ سے اُسکی سنت یون جاری رہی ہے
کہ ہر وقت کے موافق احکام مین تبدیل فرمائی ہے اور پہلی شریعتون کو منسوخ فرمایا ہے تو ہر وقت
مین جو لوگ اپنے پہلے نبی کے مذہب پر چلتے رہے اور نئے پیغمبر کی انہون نے متابعت نہ کی وہ
اس پیغمبر کی متابعت کرنے والون کے مخالف ہوئے بعضون نے تحریف[٥٤] و تصحیف کی اور

[٥١] یہ آیہ سورہ نساء مین ہے تاکہ نہ رہے لوگون کو اللہ پر الزام کی جگہ رسولون کے بعد ۱۲ [٥٢] یہ آیہ سورہ انبیاء مین ہے اور نہین بھیجا ہم نے تم کو مگر رحمت واسطے عالمون کے کہ کفر کے اندھیرے سے خلقت کو نکالکر اسلام کے نور مین پہونچایا اور دوزخ کے رستے سے بچایا اور جنت کا رستہ بتایا ۱۲ [٥٣] ریاضت رے کی زیر سے رنج کھینچنا اور نفس کُشی ہے اور مجاہدہ جہد سے ہے اسکے معنی کوشش کرنے کے ہین ۱۲ [٥٤] غیاث مین ہے کہ تحریف کے معنی بات کو یا کسی چیز کو پھیر تا اُسکی وضع ... اور تصحیف کے معنی منتخب مین مین کسی نوشتہ پڑھنے لکھنے مین خطا کرنی ۱۲ اور یہان مراد تحریف کرنے اور بدل ڈالنے سے ہے جیسے یہود اور نصاریٰ نے توریت اور انجیل مین کیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُن کے اس فعل کی خبر سورہ مائدہ مین دی ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ اور پھیرتے ہین وہ کلمون کو اپنے ٹھکانون سے ۱۲

اصل دحی ہین زیادتی وکمی کی اور ایک جماعت ایسی ہوئی کہ انہون نے اپنی عقل سے اپنے وہمون اور خیالات باطلہ کے موافق قانون تراش لئے اور قیل وقال وبحث وجدال کے دروازے کھولدیئے اور ایک فرقہ کا یہ اعتقاد جم گیا کہ حکیمون اور عقلمندون نے صرف اپنی ریاضت واستدلال سے بے اسکے کہ اُنہون نے کسی اُستاد سے انکی اصلین سیکھی ہون خود ہی سب علم ایجاد کئے ہین اور انبیاء علیہم السلام کا علم اور اُنکی خبرون کا واسطہ اُنہون نے بالکل بیچمین سے اُٹھا دیا لیکن یہ لوگ مطلب سے بہت دُور پڑ گئے اسلئے کہ علم کے حاصل کرنے کا رستا فقط تعلم یعنی اُستاد سے سیکھنا ہے باقی اُس سے اور مطالب جو حاصل ہوتے ہین انکو فہم واستنباط کہتے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے انما العلم بالتعلم والحلم بالتحلم اس مین اشارہ ہے کہ علم وعمل وخلق کے حاصل کرنے کا رستا سیکھنا ہے اور حلم بردباری سے آتا ہے - وایدھم بالمعجزات الباھرۃ والآیات الساطعۃ المفیدۃ للیقین اور مدد دی پیغمبرون کو ظاہر معجزون اور چمکتی نشانیون کے ساتھ کہ ایمان لانے کو مفید ہین جبکہ ہر دعوی کے واسطے ایک دلیل چاہیئے تو انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیم کے دعوی کے لئے کہ اللہ تعالی اور اُسکی خلقت کے درمیان پیغمبری اور رسالت کا دعوی کرتے ہین سچی دلیل اور برہان انکے معجزے ہین اور معجزہ کہتے ہین خرق عادت کو

ف سوا اسکے نہین کہ علم سیکھنے سے آتا ہے اور حلم بردباری سے ۱۲ ف غیاث مین ہے کہ معجزہ میم کی پیش اور جیم کی زبر سے ہے اسکے معنی ہین عاجز کرنے والا ۱۲ ف خرق عادت کے معنی متن مین لکھے ہین معراج المومنین وغیرہ تصوف کی کتابون مین لکھا ہے کہ اُسکی چھ قسمین ہین اول جو پیغمبر سے ہو نبوت کے پہلے اسکو ارہاص کہتے ہین دوسرے بعد رسالت کے ہو وہ معجزہ کہلاتا ہے - تیسرے ولی سے پہلے ولایت کے ہو اسکو معونت کہتے ہین چوتھے بعد ولایت کے ہو وہ کرامت ہے - پانچوین کافر سے ہو اُسے استدراج کہتے ہین - چھٹے کافر سے اُسکی خواہش اور دعوے کے خلاف ہو وہ خذلان کہلاتا ہے ارہاص پیغمبری کی خبر دیتا ہے اور معجزہ مقابلہ والون کو عاجز کرتا ہے اور رسالت کو ثابت کرتا ہے اور معونت متقی وپرہیزگار کے اعمال صالح کی زیادتی مین اعانت کرتی ہے اور ولایت کی خبر دیتی ہے اور کرامت ولی کی بزرگی اور مرتبہ کی جو اللہ تعالے کے ہان ہے خبر دیتی ہے اور ولایت کی تصدیق کرتی ہے اور استدراج ڈھیل دیتا ہے کافر کو جب اُس سے خرق عادت ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین راستی پر جانتا ہے اور کفر و طغیانی مین بڑھتا ہے اور خذلان کافر سے آخر مین ہوتا ہے اُسکے چاہنے کے خلاف جس سے اُسکی شکست ہوتی ہے اور اُسکو ٹوٹا حاصل ہوتا ہے - جیسے مسیلمہ کذاب نے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا دعوی کیا اور کہا کہ

Marfat.com

کہ نبوت کے مدعی کے ہاتھ پر دعوی کرنے کے وقت ظاہر ہو اور سوائے اُس نبی کے اُسکی مانند معجزہ لانے سے عاجز ہو جاوین اور خرق عادت کے یہ معنی ہین کہ حکیم مطلق نے اس جہان مین سب کامون کو انکے سببون کے ساتھ باندھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی سنت یون جاری ہے کہ بغیر سببون کے کامون کو نہین پیدا کرتا اسکو عادت کہتے ہین اور کبھی اپنی قدرت سے اس عادت کو توڑ کر بے سبب اپنے رسول کے ہاتھ پر اُس کام کو پیدا کر دیتے ہین کہ اُسکی رسالت پر دلیل ہووے پس معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے نہ رسول کا کیلئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے سے ممکن نہین ہے اور معجزہ نبی کے سچے ہونے کی یقینی دلیل ہے کہ معجزہ دیکھنے سے نبی کے سچے ہونے کا علم بے اختیار دل مین حاصل ہو جاتا ہے اور نفس اُسکی تصدیق مین لاچار ہے اور اُسکو انکار کی طاقت و مجال نہین رہتی اور یہ نفس کی جبلی و پیدائشی خاصیت ہے اور نبوت کا دعوی ایک امر عظیم ہے اسلیئے بُرہان بھی ایسی ہی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ یہ برہان قدرت کی قدرت اور قہر کا نمونہ ہے اُسکے غلبہ اور رعب کے آگے کسی کا پاؤن نہین جم سکتا اور اختیار کی باگ ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے بخلاف دلائل عقلی و نقلی کی کہ وہ گویا خیال کے تانے بانے ہین کہ اُنکا کُھلنا مشکل ہے اسی واسطے دشمن کا الزام دینا اور اُسکا چپکا کرنا اُس سے نہایت دشوار ہے اور اُس سے جھگڑے اور لڑائی کا رستا ہرگز بند نہین ہوتا اسکی مثال دلائل کلام و فلسفیات سے ظاہر ہے پس اب معجزہ دیکھنے کے بعد بھی اگر کوئی کافر رہے تو یہ کفر اُسکا صرف جاہلی عناد اور ازلی بدنصیبی سے ہے **واول الانبیاء ادم علیہ السلام واٰخرھم محمد صلی** اللہ علیہ والہ وسلم سب پیغمبرون مین اول آدم علیہ السلام اور اُنکے آخر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

سلہ یعنی علمائے علم کلام اور حکمائے فلاسفہ کی تقریرین اور دلیلین اسقدر ہین کہ اُن سے کتابین بھر گئی ہین اور جلتے ہین لیکن ابتک فیصلہ نہین ہوا اور نہ ہوتا نظر آتا ہے ۱۲ **سلہ** یہ آیہ سورہ احزاب مین ہے اسکا اول ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ۔ نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کا باپ تمہارے مردون مین سے اللہ کا ہے اور ختم کرنے والا نبیون کا کہ اُسکے بعد کوئی نبی نہین ہونیکا یا مہر نبوت کے دفتر کی کہ آخر میں لکھا جاوے تو وہ صحیح نہین ہوتا اور ترمذی مین روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ۔ بیشک رسالت اور نبوت تحقیق منقطع ہو گئی میرے بعد کوئی رسول نہین ہوگا اور نہ نبی یہ حدیث بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئیون مین سے ہے کہ اپنی وفات شریف کو قریب تیرہ سو برس کے عرصہ ہوا ابتک تمام جہان مین اور کسی ملک مین کوئی پیغمبر نہوا آپکی وفات کے بعد ہی جن لوگون نے دعوی نبوت کا کیا نہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری سے دین کامل کرنا اور مکارم
کو پورا کرنا مقصود تھا جب وہ مقصود حاصل ہوگیا اور دین واخلاق دونو پورے و کامل ہو[51]
آپکے بعد کسی اور پیغمبر کی احتیاج نہ رہی اور آپ کے خلفاء اور دین کے علماء کہ اسلام کے مددگار
اور دین کی حفاظت کرنے والے ہین قیامت تک ملت کی نگہبانی اور دین کے چلانے کو کافی ہیں[52]
والاولی ان لا تعین عددھم اور یہ اولیٰ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی تعداد مقرر نہ کرین اگرچہ بعضی حدیثون مین ہے کہ تمام پیغمبر ایک[53] لاکھ چوبیس ہزار
ہوئے ہین لیکن قرآن مجید مین فرمایا ہے منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک[54]
یعنی بعضے انبیاء کا قصہ ہمنے تجھ سے نہین کہا اور نہ اُنکا نام تجکو بتایا نہ اُنکا احوال تجھ سے بیان
کیا اور ممکن ہے کہ اس خبر کے بعد فرمادیا ہو لیکن قرآن مین نہین فرمایا پس ہر طرح اسکے اجمال اور
پوشیدہ رکھنے مین احتیاط ہے واللہ اعلم۔ اور ذوالقرنین کی نبوت مین اختلاف ہے بعضے کہتے
ہین کہ وہ پیغمبر تھا اور اکثر کہتے ہین کہ وہ بادشاہ مسلمان عادل تھا اور یہی پچھلا قول حق ہے
اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے اور بعضے اُسکو فرشتہ کہتے ہین
اور یہ بات نہایت بعید ہے اور اُسکے نام مین بھی اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ اُسکا نام اسکندر
ہے اور بعضون نے عبداللہ و مرزبان و مرزبی و ہرمن سوائے انکے اور بھی بیان کئے ہین اور یہ اسکندر رومی
فیلقوس کا بیٹا ہے جسکی مصاحب حضرت خضر تھے اور جس نے آبحیات کے چشمے کی طلب کی اور دنیا یا اور

---

[51] اسکی خبر اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ مین دی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ آج پورا کرچکا مین تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کرچکا مین تمپر اپنی نعمت اور پسند کیا مینے تمہارے لئے دین اسلام
[52] اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری اُمت کے عالم بنی اسرائیل کے نبیون کی مانند ہونگے یعنی جسطرح اُنہون نے اپنے اپنے وقت مین دین کا کام سرانجام کیا اسی طرح یہ بھی اپنے اپنے زمانے مین قیامت تک اس کام کو انجام دینگے ۱۲۔ اس حدیث کو روایت کیا ہی
[53] ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کتنے نبی ہوئے ہین اپنے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پھر انہون نے پوچھا کہ اُن مین رسول کتنے ہوئے ہین اپنے فرمایا تین سو تیرہ[313] اول آدم علیہ السلام اور آخر اُنکا تمہارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اُن مین سے چار عرب ہوئے ہین۔ ہود و صالح و شعیب و محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ۱۲
[54] یہ آیہ سورہ مومن مین ہے یعنی بعضے پیغمبرونکا حال ہمنے تجھسے بیان کردیا اور انکا نام بتادیا اور بعضوں کا حال نہین بیان کیا اسلئے تعداد کا معین نکرنا بہتر ہی کہ اگر ہم اُنکی تعداد سے زیادہ مقرر کرین تو ہمکو داخل کرنا پڑے اُنہین اُنکو جو اُنمین نہین ہین اور جو کم معین کرین تو ہمکو نکالنا پڑے اُن مین سے اُنکو کہ اُن مین ہین۔ یہ تقریر شرح عقائد مین لکھی ہے اُسکی ایک شرح مین ہے کہ رسول صاحب کتاب آٹھ ہین آدم و شیث و ادریس و ابراہیم و داؤد و موسیٰ و عیسیٰ و محمد

...رم رمضان شریف کی چھبیسوین[25] شب کو قرآن مجید نازل ہوا اور شیث و ادریس علیہما السلام کے صحیفون کے نزول مین بہت اختلاف ہے ۱۲ +

دوسرا اسکندر یونانی تھا وہ یونان یافث کے بیٹے نوح علیہ السلام کے پوتے کی اولاد مین تھا۔ ارسطو اُسکا وزیر تھا اور اکثر کا قول ہے کہ ذوالقرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے مین تھا بعض کہتے ہین کہ موسی علیہ السلام کے بعد ہوا ہے اور ابن عبدالحق کہ حدیث وتفسیر کے عالمون مین سے ہے کہتا ہے کہ وہ عیسے علیہ السلام کے بعد ہوا ہے کہتے ہین کہ چار شخص مشرق سے مغرب تک تمام دنیا کے مالک ہوئے ہین دو مسلمان ایک حضرت سلیمان علیہ السلام دوسرا ذوالقرنین۔ اور دو کافر ایک نمرود دوسرا بخت نصر اور پانچوین امام مہدی علیہ السلام ہونگے کہ آخیر زمانے مین پیدا ہونگے۔ اور سکندر کا نام ذوالقرنین ہونے مین بھی کئی قول ہین وہب بن منبہ کہتے ہین کہ دو قرن زمین کا مالک تھا یعنی اُسکی دونون طرفونکا کہ ایک مشرق ہے اور دوسری مغرب یا ایک روم ہے دوسری فارس یا ایک روم ہے دوسری ترک اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ اُسکے دو گیسو تھے اسلئے اُسکو ذوالقرنین کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اُسکے سر پر دو سینگ بیل کی مانند تھے اور ایک قول یہ ہی کہ اُسنے دو قرن بادشاہت کی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہاد مین اُسکے سر پر دونون طرف دو زخم آئے تھے اسلئے اُسکو ذوالقرنین کہتے ہین اور ابن کواشی علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب مین سے ہین کسی نے اُن سے پوچھا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا کہا کہ نہین لیکن ایک مرد صالح تھا خدا تعالے کے رستے مین اُسکے سر پر دہنی طرف زخم آیا اور مر گیا اللہ تعالے نے اُسکو زندہ کردیا پھر بائین طرف آیا اور مر گیا خدا تعالے نے پھر جلا دیا اُس وقت سے اُسکا نام ذوالقرنین ہو گیا بعضے کہتے ہین کہ اُس نے خواب مین دیکھا کہ وہ آفتاب تک پہونچا اور اُسکے دونون قرن یعنی دونون طرفون کا مالک ہو گیا جبسے اُسکا نام ذوالقرنین ہو گیا واللہ اعلم۔ اور لقمان

ل اللہ تعالے نے ذوالقرنین کا قصہ سورہ کہف مین فرمایا ہے کہ ہمنے اُسکو زمین کا مالک کیا اور ہر چیز کا اسباب وسامان دیا یہان تک کہ وہ سورج کے غروب اور طلوع ہونے کی جگہ تک پہونچا یعنی اُسنے پچھم سے پورب تک دنیا کی سیر کی اور ہمنے اُس سے کہا چاہے دنیا مین لوگون کو تکلیف دے یا اُن مین نیکی رکھ اُسنے کہا ظالم کو سزا دونگا اور جب وہ اپنے رب کے پاس جاویگا اور بھی زیادہ عذاب کریگا اور جو ایمان لاویگا اور نیک کام کریگا وہ اچھا بدلا پاویگا پھر وہ دونو پہاڑون کے وہان ایک قوم کی درخواست سے دیوار بنائی جس سے یاجوج و ماجوج کے آنے کا رستا بند ہوا اس [illegible] ہونا ثابت ہوتا ہے نہ پیغمبر ہونا ۱۲ واللہ اعلم **ع** لقمان کا قصہ سورہ لقمان مین فرمایا ہے۔ ولقد آتینا لقمان الحکمۃ اور بیشک دی ہمنے لقمان کو حکمت حکمت کے معنی لغت مین دانائی اور درست کرداری یعنی اچھے کام کرنے اور حکما کی اصطلاح مین موجودات کے احوال کا جاننا ہی بقدر طاقت بشری اور اُنھون نے اسکی تین قسمین کی ہین اول طبعی اسمین ایسی چیزون کے جاننے سے بحث ہوتی ہے کہ اُنکا وجود خارجی اور عقلی مادہ کا محتاج ہو جیسے عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا اور اجسام بسیط و مرکبہ یعنی وہ بدن کہ ایک ہی چیز سے بنے ہون یا کئی چیزون سے ملکر۔ دوسرے ریاضی اس مین اُن

Marfat.com

کی نبوت مین بھی اختلاف ہے یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بہن کا بیٹا یعنی بھانجا تھا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اُنکی خالہ کا بیٹا تھا بعضے کہتے ہین کہ وہ پیغمبر تھا اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکیم اور ولی تھا کہتے ہین کہ اُس نے ایک ہزار پیغمبرون کی خدمت کی تھی اور اُنکی شاگردی سے فیضیاب ہوا تھا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی تھا باوشاہ نہ تھا غلام حبشی تھا اور بکریان چرایا کرتا تھا اللہ تعالے نے اُسکو برگزیدہ کیا اور حکمت وعقل وجوان مردی عطا کی اور اپنی کتاب پاک مین اُسکا ذکر کیا اور حضرت خضر علیہ السلام صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہے معمر یعنی بہت عمر والا سب کی نظرون سے محجوب کرکوئی نہین دیکھ سکتا اور قیامت تک زندہ رہیگا آبحیات کے پینے کے سبب سے اور بعضے کہتے ہین کہ ولی ہے لیکن جو کہتے ہین کہ فرشتہ ہے اُنکا قول باطل ہے اور جمہور اہل علم وصلاح کا یہی قول ہے کہ وہ زندہ ہے اور نہین مرنے کا جبتک کہ دنیا سے قرآن مجید نہ اُٹھایا جاویگا حافظ ابن حجر نے بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ وہ نبی ہے اور سخاوی نے بھی یہی کہا ہے اور قسطلانی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہے خضر خ کی زبر اور ضاد نقطہ دار کی زبر سے اور خے کی زیر اور ضاد کی سکون سے ہے اور اُسکا نام بلیا ملکان کا بیٹا ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ فرعون کا بیٹا ہے یہ قول نہایت ہی غریب ہے اور بعضے کہتے ہین مالک کا بیٹا الیاس کا بھائی ہے بعضے کہتے ہین آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہے واللہ اعلم حاصل کلام کا باتفاق صوفیہ وجمہور علما خضر علیہ السلام زندہ ہے مگر ایک جماعت محدثین نے جیسے امام بخاری وابن مبارک وحرمی وابن جوزی اُسکی حیات کا انکار کرتے ہین اور اُنکی دلیل

سلہ بقیہ صفحہ ۷۷) بیشک شرک بڑا ظلم ہے تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ لقمان باعور کا بیٹا تھا اور تفسیر کے حواشی سے کہا ہے کہ باعور یا نجور کا بیٹا تھا اور یا خور تارخ کا اور تارخ ابراہیم علیہ السلام کا بھائی تھا اور امام ابو لیث نے کہا ہے کہ اُسکی کنیت ابو الانعم ہے اور عین المعانی مین ہے کہ داؤد علیہ السلام کی سلطنت کے دسوین سال پیدا ہوا اور یونس علیہ السلام کے وقت تک جیا کہتے ہین کہ اُسکی ہزار برس کی عمر تھی بعضے پیغمبر کہتے ہین پر اکثر کے نزدیک ولی اللہ اور حکیم تھا کہتے ہین کہ دس ہزار کلمے اُس سے منقول ہین کہ ہر ایک نصیحت اُسکی دُر بے بہا ہے اُس سے پوچھا کہ کن چیزون نے اس رتبے پر پہونچایا کہا تین چیزون نے سچ بولنا اور امانت داری اور نکمے کامون کی ترک کرنے نے۔ اور اللہ نے کی حکمت مین کا ایک ذرہ لقمان کو ملا ہے مولوی معنوی نے فرمایا۔ بیت۔ حکمت لقمان چو این پایہ نمود پہ تا چہ باشد حکمت رب الودود پہ سلہ خضر علیہ السلام کا قصہ بھی اللہ تعالے نے سورہ کہف مین فرمایا ہے۔ فوجدا عبداً من عبادنا آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما۔ جب موسیٰ علیہ السلام اپنے جوان سے یعنی یوشع علیہ السلام سمیت خضر علیہ السلام کی تلاش کو نکلے تو مجمع بحرین کے کنارہ صخرہ کے پاس جہان مچھلی بھول گئے تھے پایا اُن دونوں نے ایک بندہ ہمارے

وہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت کے زمانے کے قریب فرمایا کہ کوئی جاندار
روے زمین پر سو برس کے بعد نہین باقی رہے گا اور اس حدیث مین تاویلین ہین اور خضر علیہ السلام
کی ملاقات اولیاء اللہ سے شہرت کے درجے کو پہونچی ہے اور اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ملاقات کی ہے اور بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعزیت
کی ہے اور آپکا یہ قول کہ لوکان الخضر حیا لزارنی اُسکی ملاقات سے پہلے کا ہے اسلیئے کہ اُنھون نے
ایسی حدیثین نقل کی ہین اور بعض مشائخ رحمہم اللہ نے وہ حدیثین اُس سے سُنی ہین اور مریم
و آسیہ و سارہ و ہاجرہ و حوا و یوخاند والدہ حضرت موسیٰ علیہ و علیہن السلام کی نبوت مین
بھی ایک قول آیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ نبوت خاص مردون کے لیئے ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید
مین فرمایا ہے وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم اگرچہ قرآن مین ان عورتون
کی طرف بھی وحی کی نسبت واقع ہوئی ہے اور انکو پیغمبرون کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن اس سے
انکی پیغمبری و نبوت پر حکم نہ کرنا چاہیئے کہ وحی سے ان مقامون پر الہام و اعلام مراد ہے جیسا کہ
فرمایا واوحی ربک الی النحل اور انبیا کے ساتھ انکا ذکر کرنا انکی بزرگی و اکرام کے لیئے
ہے وکلھم کانوا مبلغین عن اللہ صادقین معصومین عن [illegible]
یعنی پیغمبرون نے کہا سب سچ کہا اور جو کچھ لائے ہین خدا تعالیٰ کے پاس سے لائے ہین
جو امر و نہی کیا حقتعالیٰ کے حکم سے کیا گناہون سے پاک و معصوم ہین جب معجزہ سے [illegible] انکی رسالت کا

لہ بقیہ صفحہ ۷۸) وعلمناہ من لدنا علما پس یہ بلا سطہ علم سکھانا نبوت پر دلالت کرتا ہے [illegible]
علیہ السلام نے کہا۔ ہل اتبعک علی ان تعلمنی کہے تو تیرے ساتھ رہون اسلیئے کہ مجکو سکھا دے پس علم سیکھنے مین نبی [illegible]
اتباع نہین کرتا۔ چوتھی وجہ یہ کہ خضر علیہ السلام نے کہا۔ وما فعلتہ عن امری۔ اور نہین کیا مین نے اپنے حکم سے
بھی نبوت پر دال ہے ۱۲ واللہ اعلم **۵۲** غیاث مین ہے نادر اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی تنہا [illegible]
مین لکھے ہین نادر اور اسی مین ہے کہ شاذ ذال نقطہ دار کی تشدید سے ہی جدا اور اکیلا رہا ہوا اور [illegible]
جو کہ خلاف قیاس ہو اور قانون کلیہ کے مطابق نہو پس تینون لفظ آپس مین مترادف آتے ہین اور ایک ہی معنی
ہین ۱۲ واللہ اعلم **۵۳** منتخب مین ہے کہ شہرت شین کی پیش سے آشکار کرنا ہے اور محدثین کی [illegible]
مشہور کہتے ہین جو صحیح ہو اور تین یا اُس سے زیادہ راویون سے ثابت ہوئی ہو ۱۲ **۵۴** [illegible]
زیارت کرتا اور جیسے ملاقات کرتا ۱۲ **۵۵** یہ آیہ سورہ یوسف و سورہ نحل مین ہے [illegible]
یعنے اُنکی طرف وحی کی ۱۲ **۵۶** سورہ اعراف مین ہے فکلا من حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ [illegible]
مین جہان چاہو کھاؤ لیکن درخت ممنوع کو نہ کھانا پھر جب اُنھون نے شیطان کے بہکانے سے کھایا تو فرمایا [illegible]
ربھما الم انھکما اور پکارا اُن دونون کو اُنکے رب نے کہا ہمنے تمہیں منع کیا تھا تمکو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا
کو بلا واسطے پکارا اور اُن سے کلام کیا اور اُنکو قرآن مجید مین آدم علیہ السلام کے ساتھ ذکر کیا [illegible]

Marfat.com

دعوی ثابت ہوچکا تو اب جو کچھ وہ کہتے ہین سب اللہ تعالی کی طرف سے کہتے ہین وما علی الرسول الا البلاغ اور جو جھوٹ بولین اُنکی رسالت کی حکمت باطل ہو جاوے اور جو خود اللہ تعالی کی نافرمانی کرین اور گناہ کرین خلقت اُنسے نفرت پکڑے اور دور بھاگے اور نصیحت وارشاد صورت نہ پکڑے اور عصمت انکی جھوٹ اور کبیرہ گناہون سے مطلق ہے یعنی نہ قصداً نہ بھول کر اور صغیرہ گناہ بھی عمداً نہین کرتے اور بعضون کے نزدیک کبیرہ بھولے سے اور صغیرہ قصداً جائز ہے لیکن وہ گناہ جو نفرت کا سبب ہو اور خست پر دال ہو وہ کسی صورت مین جائز نہین ہے جیسے چوری ایک لقمے یا ذرہ سے چیز کی اور لین دین مین ایک رتی بھر کی کمی اور جمہور اہل سنت کے نزدیک مختار یہی ہے کہ معصوم ہین کبائر و صغائر سے عمداً و سہواً اور انکے مرتبے عالی اور منصب عظیم کے بھی یہی لایق ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور ایسا ہی ذکر کیا ہے بعض فقہا و محدثین مدینہ کے رہنے والون نے قصیدہ کی شرح مین اور احکام الٰہی پہونچانے مین اور اُن کامون مین جو رسالت کے متعلق ہین ہرگز ہرگز ان سے سہو نہین ہوتا سوائے انکے اور افعال مین سہو جائز ہے جیسا کہ سجود سہو کے باب مین معلوم ہوا ہے اور وہ جو خطائین اور لغزشین انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مذکور ہین بعضی اُن مین سے صحیح نہین ہین اور بعضی صحیح ہین مگر انکے محل اور تاویلین ہین کہ کتابون مین مذکور ہین انکے ظاہر کا معتقد نہونا چاہئے اور انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم معزول نہین ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جو رسالت و نبوت کا مرتبہ اُنکو عطا فرمایا ہے وہ اُنسے اُلٹا نہین چھینتا اور رسالت موت کے بعد بھی قائم رہتی ہے بلکہ انبیا علیہم السلام کو موت نہین ہے اور وہ زندہ و باقی ہین - بس انکے لئے وہی موت ہے

(بقیہ صفحہ ۷۹) ۲ یہ آیہ سورہ مائدہ مین ہے اور نہین ہے رسول پر مگر پہونچانا ۱۲ ۱ه مدد واللہ تعالی کا اُن سب پر ۱۲ ۲ه عیاث مین ہین تاویل کے معنی کسی چیز کا پھیرنا اور خواب کی تعبیر اور حیلہ شرعی اور مفسرون کی اصطلاح مین بات کا پھیرنا ہے اُسکے ظاہر سے ایسے معنی کی طرف کہ اُسمین سے نکلتے ہون اور یہ لفظ نکلا ہے اول سے یعنی پھیرنا کلام کا پہلی طرف اور بیان کرنا اور عبارت ہے ۱۲ ۳ه منتخب و فرہنگ حسینی ۱۲ ۴ه شرح عقائد نسفی مین ہے کہ جب انبیا علیہم السلام کا کوئی گناہ یا جھوٹ نقل کیا جاوے تو دیکھین اگر وہ حدیث خبر واحد یعنی ایک راوی کی روایت سے ثابت ہو تو مردود ہے اور جو تواتر کے طور پر ثابت ہو یعنی حدیث صحیح اتنے بہت راویون سے بیان کی ہو کہ عادتاً اتنے آدمیون کے کلام کو جھوٹ نہ سمجھتے ہون جیسے پچاس یا چالیس تو اسکی تاویل کرنی چاہئے اگر ممکن ہو نہین تو وہ محمول کری کیجاوے ترک اولی پر یا سے پہلے زمانہ پر ۱۲ ✤

Marfat.com

جو ایک[۵۱] دفعہ چکھ لی اُسکے بعد روحون کو اُنکے بدن مین اعادہ کردیتے ہین اور جیسی حیات اُن کو دنیا مین تھی ویسی ہی عطا فرماتے ہین کہ وہ شہدا کی حیات سے بھی کامل ہوتی ہے کہ اُن کی حیات معنوی اور پوشیدہ ہے[۵۲] اور نسخ[۵۳] ہونا شریعت کا نبوت سے معزول ہونا نہین ہی اور اولیاء معزول ہونے کے خوف سے اور خاتمے کے ڈر سے دنیا مین بے خطر نہین ہین اگر ایمان پر گئے ہین مومن اور ولی ہین جیسا خواب کی حالت مین اور قبرون سے استعانت واستمداد مین فقہا کو کلام ہے یہ کہتے ہین کہ سوائے انبیا علیہم السلام کی قبرون کے اور قبرون کی زیارت صرف واسطے عبرت اور موت کے یاد کرنے کے ہے یا موتی کو نفع پہونچانے اور اُسکے لیے استغفار کرنے کے ہے جیسا کہ بقیع غرقد[۵۴] کی زیارت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل سے ثابت ہوتا ہے اور مشائخ صوفیہ و بعض فقہا رحمہم اللہ کہتے ہین کہ بعض اولیاء کا تصرف عالم برزخ مین بھی باقی رہتا ہے اور اُنکی ارواح مقدسہ سے توسل اور استمداد ثابت اور فائدہ مند ہے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو اُسکی حیات مین اُس سے تبرک وتوسل کرسکتے تھے وہ اُسکے مرنے کے بعد بھی کرسکتے ہین اور اسکے یہ دلیل ہے کہ مرنے کے بعد روح کا باقی رہنا حدیثون اور اجماع سے ثابت ہے اور زندگی مین اور مرنے کے بعد [illegible] بدن اور متصرف حقیقی اللہ تعالے ہے اور ولایت کے معنی [illegible] بھی اُسی سے ہے اور یہ نسبت موت کے بعد پوری اور کامل

(بقیہ صفحہ ۸۰) [۵۱] یہ جب اس آیت کے کہ سورۂ عنکبوت مین ہی کل نفس ذائقۃ الموت - ہر جان موت کی چکھنے والی ہے اور موت کے معنی ہین روح کا بدن مین سے نکل جانا جب ایک دفعہ نکل گئی موت چکھ لی پھر اُسکے بعد اللہ تعالے چاہے اُسی وقت جلادے چاہے مدت کے بعد ۱۲ [۵۲] اللہ تعالے نے سورہ بقرہ مین فرمایا - بل احیاء ولاکن لا تشعرون - یعنی جو لوگ اللہ تعالے کے رستے مین قتل کیے جاوین اُنکو مردہ نہ کہو اسلیئے کہ وہ زندہ ہین لیکن تمکو اُنکی زندگی کا شعور نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ اُنکی زندگی پوشیدہ ہے ۱۲ [۵۳] غیاث مین منتخب سے نسخ لغت مین دور کرنا اور زائل کرنا اور رد کرنا ایک چیز کا دوسری چیز سے کہ اُس [illegible] بقرہ مین فرمایا - ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا - نہین موقوف کرتے [illegible] بھلا دیتے ہین تو بھیجدیتے ہین اُس سے بہتر یا اُسکے برابر جیسے کوئی بادشاہ اپنے وزیر یا عامل کو کچھ حکم دے اور پھر اُس حکم کو موقوف کرکے اور بدل دے تو وہ حکم بدلا گیا پر کچھ وزیر اور عامل موقوف نہین ہوا ۱۲ [۵۴] منتخب مین ہے بقیع وہ جگہ جہان ہر قسم کے درخت بہت ہون بقیع غرقد مدینے کا قبرستان کہ یہان غرقد کے درخت بہت تھے ۱۲ [۵۵] عباس رضی اللہ سے ترمذی مین روایت ہے - مر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقبور المدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر - گذرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی قبرون پر پس اپنا منہ اُنکی طرف کے سامنے کیا اور فرمایا سلام ہے تمپر اے قبرون کے رہنے والو بخشے اللہ ہم کو اور تمکو تم ہم سے پہلے پہونچے ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہین ۱۲

ہوجاتی ہے اور اہل کشف و تحقیق کے نزدیک یہ بات بھی ثابت ہے کہ زیارت کرنے والے کی روح اہل مزار کی روح سے انوار اور اسرار کا عکس قبول کرتی ہے جیسے آئینہ آئینہ کے مقابل رکھنے سے اولیا کو اپنی روح سے طالبون کی روحون کو ارشاد کرنے کی مشق ہوتی ہے اور منکر اپنے انکار پر کوئی برہان اور دلیل نہین رکھتے ایک بزرگ نے مشائخ رحمہم اللہ مین سے کہا ہے کہ مین نے اولیا اللہ مین سے چار شخص ایسے دیکھے ہین کہ اپنی قبرون مین بھی ایسا تصرف کرتے ہین جیسا اپنی زندگی مین کرتے تھے یا اس سے زیادہ اُن چار مین سے ایک خواجہ معروف کرخی ہین اور دوسرے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما اور دو اور بیان کئے غرض یہ کلام شرح اور بسط کا طالب ہے خدا چاہے تو ایک رسالے مین تفصیل کے ساتھ اسکا بیان کیا جاویگا اور تھوڑا سا کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین کہ مدینہ منورّہ کے بیان مین ہے لکھا گیا ہے واللہ اعلم وَ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور سب پیغمبرون مین افضل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپ کی نبوت معجزات ظاہر اور آیات روشن سے ثابت ہے کہ اُنکی نقل تواتر کے درجے کو پہونچی ہے اور ہر پیغمبر کے معجزے ایک یا دو جنس خاص مین ہوئے ہین اور آپ کے معجزے ہر جنس کے نہایت کثرت سے ہوئے ہین اس سے ظاہر ہوا کہ آپ کو عالم زمین و آسمان و ملک و ملکوت کے تمام اجزا مین تصرف حاصل تھا تمام انبیائے سابق علیہم السلام کی ذات مین جو جو کمالات تھے وہ سب آپکی ذاتِ عالی مین اکٹھے تھے

بقیہ صفحہ ٨١) ۴ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مسلم مین روایت ہے - کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ماتوعدون غداً مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع الغرقد - جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنکے ہان رہنے کی رات ہوتی تو آخر رات مین آپ بقیع کی طرف نکلتے کہ مدینے کے مقبرے کا نام ہے اور وہان جاکر فرماتے سلام ہے تمپر اے قوم مومنونکی اور آئی تمہارے پاس وہ چیز جسکا تم وعدہ دیئے جاتے ہو یعنی ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیئے گئے ہو مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہین یا الٰہی بخشدے بقیع غرقد کے رہنے والون کو پہلے وہان غرقد کا درخت تھا اسلئے اُسکو بقیع غرقد کہتے ہین ١٢ اس طرح زیارت کرنی سنت ہے ١٢ **سلہ** اللہ پاک کرے اُنکے بھید ١٢ **سلہ** منتخب مین ہے بسط بے نقطہ دار کی زبر سے فراخ اور بچھانا اور ہاتھ دراز کرنا اور جاے کشادہ کرنا ہے اور یہان مراد ہے مضمون کھولکر بڑی لمبی عبارت سے بیان کرنا ١٢ **سلہ** اس کتاب کے پندرھوین باب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ توسل اور ایسی استمداد کرنے کا بیان دراز اس مین ہے ایک اعرابی کا قصہ نقل کیا جاتا ہے علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپکی وفات کے تیسرے دن ایک اعرابی آیا اور آپ کے مزار شریف پر گر پڑا اور اپنی سر پر خاک ڈالی اور کہا کہ رسول اللہ جو کچھ آپ نے خدا تعالٰی سے سنا ہمنے آپ سے سنا جو کچھ آپنے خدا سے لیا ہمنے آپسے لیا یہ آیت اسمین سے ہے جو تمپر خدا نے اتارا ہے - ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما - یہ آیہ سورہ نساء مین ہے اور اگر ان لوگون نے جب اپنے اوپر ظلم کیا تھا آتے پاس تیرے پھر اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول اُنکو بخشواتا البتہ پاتے اللہ کو معاف کرنیوالا مہربان ہمنے اپنے اوپر ظلم کیا

مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری مصرع سارے خوبون مین جو خوبی تھی ہی تجھی ساری

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - انا سید ولد آدم ولا فخر ولد آدم اور بنی آدم کا لفظ بشر

آدم کے معنی مین مستعمل ہے پس آدم علیہ السلام بھی اُس مین داخل ہوئے اور اس حدیث

سے بھی یہی مطلب سمجھا جاتا ہے آدم ومن دونہ تحت لوائی اور بعد آپکے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو فضیلت اور بزرگی ہے اُنکے بعد موسیٰ وعیسیٰ و نوح علیہم السلام کو غرض یہ

پانچ رسول سب پیغمبرون مین افضل اور بزرگتر ہین اور اللہ تعالے کے رستے مین انکا

مجاہدہ وصبر سب سے زیادہ ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن شریف

ہے کہ اللہ تعالے کی صفت اور اُسکا کلام قدیم ہے اور قیامت تک دنیا مین باقی ہے اور معجزے ختم

ہوکر گزر گئے پر اُنکی نقل متواتر کہ سُننے والون کے لئے دیکھنے والون کے برابر ہی موجود ہے اور نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کے سچے ہونے پر بڑی دلیل اور واضح برہان یہ آیت ہے کہ قریش کی تمام

فصاحت و بلاغت مین کاملون کے روبرو کہ کل عرب کی فصاحت و بلاغت والون کے پیشوا اور

دین اسلام اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشد اور نہایت سخت دشمن تھے

ارشاد فرمایا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اور اُسوقت سے

ابتک کسی سے اسکا جواب نہ بن آیا اور ملک عرب مین اُسوقت عربی زبان کی فصاحت و بلاغت

کا نہایت چرچا تھا اور اس فن کے بہت بڑے بڑے کامل اُسوقت موجود تھے کہ اُنکی فصاحت و بلاغت

(بقیہ صفحہ ۸۲) ہین جو زمین پر پائی جاتی ہین اور اُنکی تین قسمین ہین حیوانات یعنی جانداروں کا عالم اور نباتات یعنی زمین سے اُگنے والی چیزونکا عالم اور جمادات یعنی بے جان چیزون کا عالم جیسے پتھر اور ہر قسم کی دھاتین اور جواہرات جو زمین سے نکلتے ہین اور عالم آسمان اسکو عالم علوی بھی کہتے ہین اور یہ عبارت ہے آسمانون کے اجرام اور ستارون اور فرشتون اور روحون وغیرہ سے جو آسمانون پر اور اُن مین ہین اور مُلک میم کی پیش سے تمام ممکنات یعنی سوائے اللہ تعالے کے کل موجودات کو کہتے ہین اور ملکوت میم اور لام کی زبر سے فرشتون اور روحون کے عالم مین تصرف و بادشاہی کرنے کو کہتے ہین پس اللہ تعالے نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ معجزے عطا فرمائے ہین جو ان سب عالمون مین واقع ہوئے جانورون اور درختون اور پتھرون نے آپکی رسالت پر گواہی دی ہے آسمان پر شق القمر ہوا روحین آپکی دعا سے ۔۔۔ کے دونون ٹکڑون مین آنٹی پھر کر آئین فرشتون کو معراج مین آپکے ساتھ رہنے کی طاقت نہ رہی ہے ۱۲ ف کی سب اولاد کا سردار ہون اور یہ کچھ فخر یہ نہین ہے ۱۲ یہ حدیث ترمذی مین ابو سعید رضی اللہ عنہ ۔۔۔ اور آگے اس کے تمامی بہت ہے ۱۲ ف ترمذی نے جو ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۔۔۔ سب میرے ہی جھنڈے کے تلے ہونگے قیامت کو پس اس سب بیان سے ثابت ہوا کہ آپ سب نبیون سے دنیا و آخرت مین افضل ہین - غزل از افکار عاصی مترجم عفی اللہ عنہ + ہین بادشاہ دوجہان حضرت محمد مصطفےٰ + ہین باعث کون و مکان حضرت محمد مصطفےٰ + ہوتے نہ سارے انس وجان اور یہ زمین و آسمان + لاتے نہ گر تشریف یہان حضرت محمد مصطفےٰ + تہا سب سے پہلے وہان عیان یہ نور حضرت پر یہان + ہین خاتم پیغمبران حضرت محمد مصطفےٰ + آدم سے تا عیسیٰ یہان ہین افضل پیغمبران + پیغمبر آخر زمان حضرت محمد مصطفےٰ + تن ہے یہ گویا کل جہان اور ہے خدا اس تن کی جان + اور جان جان ۱؎

Marfat.com

کا دعوی تمام روے زمین کیا آسمان تک پہونچا تھا اسلیئے اللہ تعالے نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی جنس کا یہ معجزہ عطا کیا کہ اکثر پیغمبرون کو اُسی جنس کے معجزے عطا ہوئے ہین کہ جن چیزون مین اُنکے ملکون کے رہنے والون کو نہایت درجہ کا کمال وتفاضل وتفاخر ہوا ہے جیسا کہ موسی علیہ السلام کے زمانے مین سحر اور عیسے علیہ السلام کے وقت مین طب کا بہت چرچا تھا تو اُنکو اسی قسم کے معجزے عنایت ہوئے اسی طرح آپ کے عہد مین عرب کو فصاحت وبلاغت مین کمال حاصل تھا تو آپکو قرآن مجید کا معجزہ مرحمت ہوا ذرا غور کا مقام ہے کہ وہی کلمے اور لفظ وہی حرف وہی اُنکی زبان کہ خاص و عام اور چھوٹے اور بڑے سب اُسکو جانتے تھے اور ہر وقت اُسے بولتے تھے قرآن مجید کے مقابلے مین ایسے عاجز ہوئے کہ سارے کے سارے ملکر بھی ایک آیت ایسی بنا کر نہ لا سکے سلہ روایت ہے کہ جب سورہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کہ قرآن مجید کی پہلی آیت ہے نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اُسکو خانہ کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دیا بموجب عادت فصحاے عرب کے کہ جب کسی کلام کو وہ بہت اچھا سمجھتے تھے اور اُسپر اُنکو فخر ہوتا تھا تو وہ اُسکو وہان لٹکا دیتے تھے کہ ہر شخص دیکھے پس جب ہر شخص کی نظر اُس کلام ربانی پر پڑی سبنے اُسکو دیکھا اور اُس کلام کی متانت سلہ اور طرز سخن مین غور کی تو حیران رہگئے اور یہی کہا کہ یہ کلام آدمیون کا نہین اور ایسا کلام لانا آدمی کی قدرت سے باہر ہے معتزلہ کی ایک جماعت کہتی ہے کہ قرآن کی نا

(بقیہ صفحہ ۸۳) سلہ باوجود بار بار سُننے اس کلام کے اور اُس جوش وخروش کے جو ہر معاند کے دل مین اس کلام کے سننے سے پیدا ہوا ہوگا اور ان خیالات کے غلبہ کی کہ اگر ہم اسکے مقابلے مین تھوڑا سا کلام بھی نہ بنا سکے تو کتنی شرمندگی اور خجالت ہمکو اُٹھانی پڑیگی کوئی بھی آجتک ایک آیت ایسی نہ بنا سکا ۱۲ سلہ نہایت ہی ایک کا دوسرے سے زیادہ ہونا اور ایک کا دوسرے پر بڑائی کرنا ۱۲ سلہ عرب کے فصحا کا دستور تھا کہ اچھی تصنیف کو بیت اللہ کے در پر لٹکاتے تھے چنانچہ اُنہون نے وہان سات قصیدے لٹکائے تھے جنکو سبع معلقات کہتے ہین وہ قصیدے نہایت فصیح اور پرمضمون تھے کہ اُنکو سب پسند کرتے تھے اور دُور دُور سے اُنکے مطالعہ کو آتے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان سورہ علق کی آیتون کو کہ اول ہی نازل ہوئی تھین وہان لٹکوا دیا۔ اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی علّم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے آدمی بنایا لہو کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے۔ سکھایا آدمی کو جو نہین جانتا تھا ان آیتون کے آگے اُنکے سب قصیدے گرد ہوگئے اور سب نے کہا کہ یہ کلام آدمی کا نہین ہے اسی کے مطابق وہ حکایت ہے کہ امراء القیس نامی ایک بڑا شاعر تھا اُسکو مشق تھی کہ ہر شخص کے کلام کے آگے اپنے کلام کا ایک ٹکڑا ایسا تصنیف کرتا تھا کہ قافیے سے قافیہ اور مضمون سے مضمون لفظون سے لفظ زبان سے زبان ملا دیتا تھا اسطرح کہ تمیز نہ ہوسکتا تھا کہ یہ دوسرے کا کلام ہے۔ جب وہ آتا تھا بیت اللہ مین جتنے کتبے لٹکے تھے سب کو پڑھکر اُنکے آگے اپنی عبارت لکھتا تھا ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سورۃ شریف لکھوا کر لٹکوا دی۔ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک

Marfat.com

کلام تالیف کرنے کی وہ لوگ طاقت رکھتے تھے لیکن اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ نے قرآن مجید کے معاوضہ اور مقابلہ سے اُنکی ہمتون کو پست کر دیا اور دلوں کو پھیر دیا تھا اور اُنکے موہون پر مُہر لگا دی تھی اس سبب سے وہ اُسکے مانند ایک آیت بھی نہ بنا سکے اور اس میدان مین ایک قدم بھی نہ رکھ سکے اصل مقصود تو اس سے بھی حاصل ہے کہ باوجودیکہ اُنکو ایسے کلام کے تالیف کرنے کی قدرت تھی اور اس بات مین مقابلہ اور معارضہ کرنے کی نہایت حرص رکھتے تھے اُنکی ہمتون کا اس طرف سے پھر جانا اور ان سب کی زبانون کا بالکل بند ہوجانا یہ بھی تو اعجاز ہے مگر معتزلہ کا یہ کلام محض بیہودہ اور نرا وہم ہے اُنہون نے کس طرح اور کس دلیل سے جانا کہ وہ قرآن کی کی مانند کلام بنانے کی قدرت رکھتے ہین حق یہی ہے کہ کوئی شخص سوائے اللہ تعالےٰ کے ایسے کلام کے بنانے کی ہرگز قدرت نہین رکھتا اور نہ اُس وقت سے اب تک کوئی نہ کوئی کچھ بنا تا اس مضمون کو خود قرآن مجید بلند آواز سے پکارتا ہے سنو اور غور کرو قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا[۱] اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیک عادتین اور خصلتین اور صفتین اور اخلاق حسنہ دیکھین اور غور کرین تو یقین کامل ہوجاوے کہ آپکا وجود پاک سر سے پاؤن تک تمام اللہ تعالےٰ کی نشانی اور اعجاز ہے اور بالکل حسن و ناز ہے + **رباعی** - ہر جلوۂ جمال ترا ناز دیگر است + ہر نغمۂ کمال ترا ساز دیگر است + اعجاز حسن را بسخن ہست احتیاج + ہر غمزۂ ز چشم تو اعجاز دیگر است + **رباعی** - ہر جلوۂ جمال مین ایک ناز ہے نیا + ہر نغمۂ کمال کا انداز ہے نیا + کیا شرح ہو سکے تیرے اعجاز حسن کی + ہر آنکھ کا اشارہ ایک اعجاز ہے نیا + **وھو مبعوث الی کافۃ الخلق اجمعین** اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلقت کے رسول ہین آدمیون کے اور جنون کے اسیواسطے آپکو رسول الثقلین کہتے ہین[۲]

[۱] یہ آیہ سورہ بنی اسرائیل مین ہے کہ اگر جمع ہوین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا [illegible] اور کرین ایک کی ایک یعنی اگر سارے جہان کے آدمی اور جن اکٹھے ہو کر چاہین تو بھی اس قرآن کی [illegible] یا دس آیتون کی یا ایک آیت کی مانند ساری عمر مین بھی بنا کر نہین لا سکتے اسلیئے [illegible] قرآن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے

[۲] پہلے ایک ایک قوم یا ایک ایک شہر یا [illegible] رسالت خاص اسی قوم یا شہر یا ملک کے لوگون کے لئے ہوتی تھی اور زمانے [illegible] بعد اُسی ملک مین یا شہر یا قوم مین اور رسول بھیجے جاتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہر طرح سے عام ہے اور کسی قوم یا ملک یا زمانے کے ساتھ مخصوص نہین ہے یعنی مشرق سے مغرب تک تمام جہان مین کل آدمیون اور جنون پر آپکے وقت سے قیامت تک آپ ہی کی رسالت ہے بلکہ اپنے پیدا ہونے سے پہلے کیا آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے بھی آپ پیغمبر ہو چکے تھے [illegible]

Marfat.com

اور آپکی خدمت مین جنون کا حاضر ہونا اور ایمان لانا اور آپ سے قرآن مجید سُنا اور
اپنی قوم مین جاکر اونکو اسلام کی دعوت کرنی یہ سب قرآن مجید مین موجود ہے اکثر علما کے
نزدیک یہ عام ہونا رسالت انس اور جن پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے خاص
ہے اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا ہے کہ اس مین شک نہین ہے کہ جن ہمیشہ سے مکلف ہین
اور کوئی تکلیف نہین دیا جاتا مگر کسی پیغمبر یا سچے راوی کے سُنانے سے اور اتفاق ہی اسپر
کہ جنون مین سے کوئی پیغمبر نہین ہوا اور قرآن مجید مین جنون کا قول نقل فرمایا ہے[1] انا سمعنا
کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یہدی الی الحق والی طریق مستقیم اس آیت کا ظاہر کہتا ہے کہ
یہ جن پہلے سے موسےٰ علیہ السلام کی شریعت پر ایمان رکھتے تھے اور اُسپر چلتے تھے بس معلوم
ہوا کہ اور پیغمبرون پر بھی جن ایمان لاتے تھے مگر اُنکے روبرو حاضر نہین ہوتے تھے فقط کتاب اللہ
کو سن کر اور شریعت کے احکام معلوم کرکے عمل کرتے تھے اور اُن پیغمبرون کو بالمشافہ جنون
کی دعوت میسر نہین ہوئی جسطرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اور
آپ نے اُنکو خطاب کیا اور دعوت فرمائی پس یہ امر آپ کی خصوصیات مین سے ہے اور کہا
سیوطی نے کہ یہی مذہب ہے ضحاک کا اور یہ ظاہر ہے انتہےٰ اور بعض نے کہا ہے کہ آپکی

---

[1] یہ آیہ سورہ احقاف مین ہے کہا جنون نے اپنی قوم سے اے قوم ہماری ہمنے سنی ہے ایک کتاب جو اُتری ہی موسیٰ کے بعد سچا کرتی ہے سب اگلون کو سمجھاتی اور بتاتی ہے سچا دین اور سیدھی راہ ۱۲ [2] اس دعوت کا بیان اللہ تعالےٰ نے سورہ جن مین فرمایا ہے ۔ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ کہہ وحی کی گئی ہے میری طرف کہ بیشک وہ قرآن جنون کی ایک جماعت نے سنا پھر کہا بیشک ہمنے سُنا ہے قرآن عجب وہ دکھاتا ہے صواب اور بہتری کی ۔ پس ایمان لائے ہم اس کلام پر تفسیر فتح العزیز مین اس آیت کا شان نزول یون بیان کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید اُترنے کا زمانہ قریب آیا اور قرآن مجید لوح محفوظ سے بیت العزت مین کہ آسمان دنیا پر ہے نقل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون کا آسمان پر جانا موقوف ہوگیا اور اسمین یہ حکمت تہی کہ یہ قرآن جنون اور آدمیون پر نازل ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہوگا ایسا نہو کہ کوئی جن فرشتون سے اسکی کوئی آیت سنکر کسی کاہن سے کہدے اور وہ آپکے مقابلہ مین پیش کرے یا کوئی جن خود پیش کرے غرض اُس وقت سے حیران تہے اور اُنہون نے کئی گروہ جنون کے اس سبب کے دریافت کرنے کو بھیجے تہے کہ وہ عالم مین تلاش کرتے پھرتے تہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری ہوئی اور آپ نے دس برس مکہ مین قریش کو سمجھایا اور وہ ایمان نہ لائے تو تھوڑے سے آپ اپنے کئی یارون سمیت طائف مین تشریف لائے اور وہان عبد یالیل و مسعود و حبیب ان تینوں سردارون نے آپکو جھٹلایا تو آپ وہانسے سوق عکاظ کو روانہ ہوئے یہ ایک بازار کا نام ہے کہ بیسوین شوال سے دسوین ذیقعدہ تک ہر سال بیٹھ کے طور پر لگتا تھا اور دور دور کے آدمی وہان آتے تھے راہ مین نخلہ کی منزل مین آپ نے ایک مقام کیا تھا وہان آپ صبح کی نماز پڑھ

Marfat.com

رسالت فرشتون کو بھی شامل ہے پر یہ قول شاذ ہے اور اہل تحقیق کے نزدیک آپکی رسالت عالم کے سب اجزا اور ٹکڑون پر اور موجودات کی سب قسمون پر ہے جمادات ہون یا نباتات یا حیوانات اور موجودات کے کل ذرّون اور تمام چھپی ہوئی چیزون کے مربی اور کامل کرنے والی ہے کہ پتھرون کا سلام کرنا اور درختون کا سجدہ کرنا اور جانورون کا آپکی رسالت پر گواہی دینا اسپر گواہ فرق یہی ہے کہ آدمیون اور جنون کو اپنے افعال مین ارادے اور اختیار والا پیدا کیا ہے اس سبب سے کفر اور گناہ اُن سے صادر ہوئے اور باقیون سے سوائے طاعت اور ایمان کے اور کچھ ظاہر نہین ہوا جیسا کہ فرشتون سے اور یہ آیت شریف بھی اسپر دلالت کرتی ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَمِعْرَاجُهٗ فِي الْيَقْظَةِ بِشَخْصِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ اِلٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَقٌّ اور معراج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاگتے مین جسم مبارک سمیت آسمان تک اور اُس سے آگے جہانتک اللہ تعالےٰ نے چاہا حق ہے ایمان کا امتحان معراج کی تصدیق مین ہے کہ اتنی تھوڑی سی دیر مین بیداری کی حالت مین مع جسد شریف کے عرش اعظم سے اوپر بلکہ لامکان مین ان حکایتون اور خصوصیتون کے ساتھ کہ صحیح حدیثون مین مذکور ہین آپ نے سیر فرمائی اس نسبت کی تحقیق اللہ کے عالم روحانیات کی معرفت سے کہ وہ زمانے اور جہت کی تنگی سے باہر ہی ہو جاتی ہے کہ اہل کشف وشہود نے بیان کیا ہے کہ ایمان وہی ہے کہ اس خبر کے سُنتے ہی بے توقف وتاخیر اور بغیر دریافت اُسکی کیفیت وحقیقت کے یقین کامل ہو جاوے اور ذرا سا بھی تردد

(بقیہ صفحہ ۸۶) اور آپ نے اُن جنون سے اُس گروہ کی خبر لے جانے کا حال اور اُنکے حاضر ہونے کی سب کیفیت بیان فرمادی وہ سب آپ پر ایمان لائے۔ سوائے اسکے اور بھی کئی بار آپ کی خدمت مین جن حاضر ہوئے ہین ایک دفعہ کوہ حرا جسکو جبل نور بھی کہتے ہین۔ آپ تمام رات جنون کی تعلیم مین مصروف رہے صبح کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آگ وغیرہ اُنکے نشان دیکھے اور یہ جن ایک جزیرہ کے باشندے تھے۔ اور ایک دفعہ آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے گئے یہ آیت پڑھی۔ فبای الاء ربکما تکذبان۔ یہ آیہ سورہ الرحمن مین ہے پس کس کس نعمت کو اپنے آدمیون اور جنو تو جتون نے پکار کر کہا کہ ہم تیری کسی نعمت کی ناشکری اے رب نہین کرتے ... کا کلام تہا ۱۲ لہ غیاث مین شاذ کے معنی لغت مین اکیلا اور محدثین کی اصطلاح مین اُس خبر کو کہتے ہین کہ جسکا راوی اکیلا ہو اور جماعت کو چھوڑ دے ۱۲ سہ اس آیت کا ترجمہ اوپر گزرا ۱۲ عہ اکثر علما کہتے ہین کہ نبوت سے بارھوین سال ماہ ربیع الاول مین معراج ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہین ہجرت سے ایک سال اور پانچ مہینے پہلے اور روایت مشہور ستائیسون شب رجب کی اور ستروین رمضان اور ستائیسوین ربیع الاول کی بھی آئی ہے اور ایک جماعت اسپر ہے کہ نبوت سے

Marfat.com

خلجان[۵۱] باقی نہ رہے پھر اگر اس حالت کا ادراک اور اس مرتبے کی حقیقت حاصل ہو جاوے اور اللہ تعالےٰ اُسپر اطلاع بخشے تو یہ رستا دوسرا ہے کہ اُسکو اللہ تعالےٰ کی معرفت کی درگاہ کے خاص بندے اور اپنے اوپر سے بشریت کی چادر کے دور کرنے والے جانتے ہین محبت[۵۲] و تسلیم و ایمان کے عالم مین تصور و تکلف و تامل کی کہان فرصت ہے یہان تو سنتا اور ایمان لانا توام یعنی ملے ہوئے ہین ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب اُسی روز سے صدیق ہوا کہ اُنہون نے بے تامل و توقف معراج کے قصّے کی تصدیق کی اور فوراً ایمان لائے اور کتنے ہی مسلمان ایسے تنگ ہین پڑے کہ اُن مین سے بعضے مرتد ہوگئے اور صدیق رضی اللہ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اُسوقت بھی کوئی معجزہ اور دلیل نہین طلب کی اگرچہ حضرت کے معجزات و آیات کا نور اُسوقت چمک رہا تھا مگر اُنہون نے کچھ نہ دریافت کیا فوراً بے توقف ایمان لائے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے تشریف لائے اور اللہ تعالےٰ کے دیکھنے کا حال آپ سے پوچھا تو آپ نے بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایسا جواب دیا جسمین

---

۵۱ غیاث مین برہان سے نقل کیا ہے کہ یہ فارسی کا لفظ ہے خلیدن سے جسکے معنی ہین اور تردد و تفکر کے معنی مین کنایۃً مستعمل ہے اور بہار عجم مین ہے کہ عربی کا لفظ ہے رمضان کے وزن پر اور فارسی والے کبھی لام سکون سے بولتے ہین اور یہان یہ معنی ہین کہ معراج کا حال سُنتے ہی اُسپر ایمان لانا چاہیے بلکہ دین اسلام مین جیزین ایسی ہین کہ عقل مین نہین آسکتین فوراً جب پر ایمان لانا واجب ہے تفکر اور وسواس کو اُسمین دخل نہ دینا چاہیے ۱۲ غزل از نگار رعاصی مترجم عفی اللہ عنہ غزل محمد مصطفے پر جب خدا نے اپنی رحمت کی + بلا کر عرش پر اُنکو جو کرنی تھی عنایت کی + رکھا جب آپ نے اپنا قدم میدان قربت مین + سعی کی شوق مین ایسی فرشتون سے بھی سبقت کی + مجازاً قاب قوسین کہا حق نے کہ انسان کی + سمجھ مین آنہین سکتی حقیقت ایسی قربت کی + جمال بے زوال اپنا دکھایا سر کی آنکھون سے + عنایت آپکو ہے خاصکر حق نے یہ دولت کی + جو کہنا تھا کہا سارا جو سمجھا دیا سب کچھ + شرف تسلیم سے بخشا نبی نے جب تحیت کی + نمازین فرض کین پانچون کیا معراج مین ساجھو کری جب آپ نے حق سے سفارش اپنی اُمت کی + وہان سے جب پھرے اُلٹے ملے سب انبیا آکر + پھر اُسکے بعد کی سب سیر دوزخ اور جنت کی + یہ سیر آسمان تھی اور زمین پر آپ کعبے سے + گئے بیت المقدس اور نبیون کی امامت کری یہ سیر بیداری مین جسم پاک سے ساری + لگی اس جانے آنے مین نہ مہلت ایک ساعت کی + ہوئی کفار حیرت سنا جب ماجرا سارا + مگر سُنتے ہی یہ صدیق اکبر نے صداقت کی + کسوٹی ہے ترے ایمان کی معراج سے وہی مومن ہے کی تصدیق جس نے اس کرامت کی ۱۲

۵۲ غیاث مین محبت میم کی زبر سے دوستی اور میش سے مشہور ہے اور منتخب مین ہے تسلیم کے معنی قبول کرنا اور گردن رکھنا اور ایمان کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہین دوست کو دوست کے اور فرمان بردار کو آقا کے اور مومن کو حقتعالےٰ کے حکم مین چون وچرا اور تساہل کی کیا گنجائش ہے اور تصور کے معنی دل مین صورت باندھنی اور یہان مراد سوچ سے ہے اور تکلف کے معنی اپنے اوپر رنج

Marfat.com

کھلی حقیقت تھی اور بعض کو مجاز کے پردے مین جواب دیا اور ہر شخص سے اُسکی حالت اور استعداد کے موافق کلام کیا یہان سے معلوم ہوگیا کہ ہر کوئی اس قابل نہین ہوتا ہے کہ حقیقت ظاہر کی جاوے اور بھید کھولا جاوے - بات تو ایک ہی ہے لیکن عبارت اور الفاظ کا تفاوت ہے اور حق یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو سر کی آنکھون سے دیکھا جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے ورنہ دل کی آنکھون سے تو ہر حال مین ہر ہر شخص کو دیکھنا جائز ہے معراج کی کیا خصوصیت ہے بعضے کہتے ہین کہ دل کی آنکھون سے دیکھنا سوائے اسکے جو دل نے جانا ہے واللہ اعلم و ۲ امتہ خیر الامم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سب اُمتون سے بہتر ہے جیسا کہ آپ سب پیغمبرون سے بہتر و افضل ہین قرآن مجید مین فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس حدیث شریف مین آیا ہے کہ تمہاری عمر اور بقا کا زمانہ پہلی اُمتون کی عمرون اور بقا کے زمانے کی نسبت ایسا حکم رکھتا ہے جیسا عصر سے مغرب تک کا وقت کہ باوجود تھوڑے ہونے وقت کے تم کو ادل سے زیادہ ثواب دینگے اور تمہارے حال کی یہود اور نصاریٰ کے حال کی نسبت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص نے کئی مزدورون سے مزدوری کرائی ایک مزدور سے صبح سے ظہر کے وقت تک اور اس سے ایک قیراط مزدوری کا اسقدر کے لئے معین کرلیا اور دوسرے سے ظہر سے عصر تک اور اُسکے لئے بھی اتنی دیر کا ایک قیراط مقرر کر

سلہ عیاث مین ہے کہ مجاز میم کی زیر سے رستے اور جگہ سے گزرنا اور حقیقت کی ضد ہے اور کلمے کو اُسکے حقیقی معنی کے سوا اور معنی مین استعمال کرنا بشرطیکہ حقیقی معنی متروک نہون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اس باب مین جواب فرمائے ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ مشکوۃ مین یہ حدیث مسلم سے بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ نقل کی ہے کہ ابوذر نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا - ہل رأیت ربک قال نورٌ انیّٰ اراہ - کیا دیکھا ہے آپ نے اپنے پروردگار کو یعنی شب معراج مین آپ نے فرمایا کہ پروردگار نور ہے پس کیونکر دیکھون مین اُسکو اس کتاب کے اکثر نسخون مین انیّ الف کی زبر اور نون کی تشدید سے ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ اوپر مذکور ہوا اور بعضے نسخون مین یے کی تشدید سے اور اس صورت مین یے نسبت کے لئے ہے اور الف و نون مبالغے کے لئے تو اللہ نورانی یعنی بہت نور والا ہے مین نے اُسکو دیکھا ہے - یہ حدیث دونون فرقون کی دلیل ہے جو کہتے ہین کہ آپ نے اللہ تعالےٰ کو اپنے سر کی آنکھون سے دیکھا ہے جیسے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اُنکا گروہ اور جو کہتے ہین کہ نہین یا سر کی آنکھون سے نہین دیکھا جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُنکا گروہ - المدعا نور کے حقیقی معنی روشنی اور اجالا ہے اور اللہ تعالےٰ ان سے پاک ہے لیکن وہ آسمان و زمین کا روشن کرنے والا اور اُنمین جو ستارے وغیرہ کی روشنیان ہین سب وہی ظاہر کرنے والا ہے اسواسطے اُسکو مجازاً نور کہتے ہین - سورۂ نور مین ہے - اللہ نور السموات والارض ؎

اور تیسرے سے عصر سے مغرب تک اور اسکے دو قیراط ٹھیرائے جب شام ہوئی تو انکو ایک قیراط اور اسکو دو قیراط دیئے پس وہ دونون بہت غصے ہوئے اور جھگڑنے لگے کہ اس تفاوت کا کیا سبب ہے ہم دونون نے اس سے بہت زیادہ مزدوری کی اور ایک ایک قیراط پایا اور اسکو تھوڑی مزدوری پر دو قیراط ملے اسکا کیا باعث اُس شخص نے جواب دیا کہ تم سے جو مزدوری ٹھیرائی تھی وہ تمہارے حوالے کر دی اور اسکو ہمنے اپنے فضل سے زیادہ دیا کہ ہمکو اپنے مال کا اختیار ہے جسے چاہین دیدین سو اول سے یہود کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے سے نصاریٰ کی طرف اور تیسرے سے اس امت مرحومہ کی طرف کہ بعید النظر مین یہ اُمّت متاخر ہے اور کثرت فضائل اور ثواب مین متقدّم ہے[ا] اور اس اُمّت کے ثواب مین بہت حدیثین آئی ہین[۲] اور حقیقت مین جو علوم و معارف و حقائق و عجائب و غرائب کہ اس امت کے ہر ہر شخص سے ظاہر ہوئے ہین کسی اُمّت سے نہین ہوئے اور یہ ظاہر ہے وَشَرِیْعَتُہٗ اَکْمَلُ الشَّرَائِعِ وَدِیْنُہٗ نَاسِخُ الْاَدْیَانِ شریعت محمدی اپنے سے پہلی سب شریعتون سے زیادہ کامل اور جامع ہے اور اُنکا دین سب دینون کا ناسخ ہے جب آپ خاتم انبیا اور آخر رُسل ہوئے تو آپ کے بعد کوئی دین اور شریعت نہین ہو سکتی اس سبب سے اس دین کو سب سے زیادہ کامل کر دیا اور فرمایا[۴] بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین قہر و جلال بہت تھا جیسے توبہ کے لئے نفسون کا قتل کرنا پاک چیزون کا حرام ہونا

[ا] اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے سورہ حدید مین فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ۔ پس دیگا تمکو دوچند اپنی رحمت سے۔ پس اس اُمّت نے اپنے نبی کی تصدیق کی اور اگلے نبیون کی بھی اسلئے دوہرا ثواب ملا ۱۲ [۲] اللہ تعالےٰ نے سورہ بقر مین فرمایا ہے۔ وکذالک جعلناکم اُمّۃً وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس۔ اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت معتدل کہ گواہ ہو لوگون پر اور تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمپر گواہ ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہٰذہٖ اُمّۃٌ مرحومۃ۔ یہ اُمّت مرحوم ہے اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ لایزال من اُمّتی اُمّۃٌ قایمۃٌ بامر اللّٰہ لایضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتیٰ یاتی امر اللہ وہم علیٰ ذٰلک۔ ہمیشہ میری اُمّت مین سے ایک گروہ ہمیشہ قائم رہیگا اللہ کے حکم پر نہین نقصان کریگا اُنکا یعنی اُنکے دین کا جو اُنکو چھوڑ دیگا اور نہ وہ جو اُنکی مخالفت کریگا یہانتک کہ آوے خدا کا حکم یعنی موت یا اُنکے عہد کا ختم اور وہ اپنے اُسی کام پر ہونگے۔ اور اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے سورہ آل عمران مین فرمایا ہے۔ ولتکن منکم اُمّۃٌ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر۔ اور ہو گی تم سے ایک جماعت کہ بلاوینگے بھلائی کی طرف اور امر کرینگے

Marfat.com

غنیمت کا مال منع ہونا عذابون مین جلدی ہونی اور موسیٰ علیہ السلام مین عظمت وہیبت اور غصّے کی شدت اور اعداے دین پر سختی کرنی اسقدر تھی کہ کسی کو اُنکی طرف دیکھنے کی طاقت نتھی اور عیسےٰ علیہ السلام لطف ومہربانی کا مظہر تھے اور اُن کی شریعت مین فضل واحسان بہت تھا کہ قتال وعذاب کا اُس مین بالکل حکم نہ تھا بلکہ اُنپر قتال حرام تھا اور اُس مین لکھا ہے کہ اگر کوئی تمہارے ایک رخسارے پر طمانچہ مارے تو دوسرا رخسارہ بھی آگے کردو جو کوئی تمہاری چادر کے کونے کو ہاتھ سے پکڑے تو وہ چادر اُسکو بخشدو جو کوئی ایک میل تک تیری ہنسی وحقارت کرے تو دو میل تک ساتھ جاو اُسپر احسان کرو اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات مین ہر کمال کے مظاہر کو پورا کردیا اور ان دونون کی صفتون کو اکٹھا کردیا تھا لطف وقہر کو ملا دیا تھا موسیٰ علیہ السلام کی قوت وشدت کا بھی آپ مین کمال تھا اور عیسےٰ علیہ السلام کا لطف وکرم اور فضل وحلم بھی آپ مین بیحد تھا۔ اس سبب سے ہر چیز مین اعتدال تھا چنانچہ آپنے فرمایا انا الضحوک القتول یعنی ہمیشہ ہنستا رہتا ہون اور عین ہنسی مین قتل کرتا ہون یہ کمال ہے آپکی جامعیت کا

بیت ۔ بخندہ بکین دلبری وجان بخشی + تبارک اللہ این چہ خندہ درچہ لب است

ایک تبسّم سے لیا دل اور جان بخشی کری + کیا تبسم اور کیا لب ہین خدا کی شان ہے

یہ آیت بھی آپکی شریعت کی عدالت اور توسط کی طرف اشارہ کرتی ہی ویحل لہم الطیبٰت ویحرم

(بقیہ صفحہ ۹۰) **ـله** مفصل اوپر بیان ہوچکے ہین اور عجائب کے معنی وہ چیزین جو تعجب کا باعث ہون غرائب کے معنی وہ چیزین جو نادر وکمیاب ہون اور یہ دونون عجیب وغریب کی جمع ہین ۱۲ عجائب وغیرہ ۔ **ـلا** اس مجموعے ہونے اور تعریف کا اٹھایا گیا یعنی پیغمبری دی گئی مجکو واسطے پورے کرنے خوبیون اخلاق کے ۱۲ **ـلاا** اس شریعت صفت کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے سارے اصحاب رضی اللہ عنہم اور آپکی اس شریعت ہے اوران صفات مین یہ سب کامل ہین سختی کے موقع پر سختی اور نرمی کے موقع پر نرمی نہایت درجے کی لیکن بے موقع کوئی چیز استعمال نہین کی جاتی اللہ تعالے نے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان مین سورہ فتح مین اشداء علی الکفار رحماء بینہم ۔ سخت ہین یہ کافرون پہ اور رحم کرنے والے ہین آپس مین کہ جو خدا سے پھرے ہوئے ہین اور ایمان سے ناراض ہے وہ سخت ظالم ہین تو پھر اُسکا کون محل ہے اور اہل اسلام اگرچہ گناہ گار بھی ہون لیکن ایمان کے سبب سے اللہ تعالے اُن سے راضی ہے ممکن ہے انکے گناہ بھی ایمان کی بدولت بخشدے انپر سختی کا کیا کام ہے بلکہ سراسر رحم کا ہی مقام ہے بس دونون کو اپنے اپنے مقام پر خرچ کرنا اولی ہے اسلئے کہ بعضے مقام پر رحم وحلم زہر کا اثر رکھتے ہین اور سختی تریاق کا جیسے چھوٹے بچون کی تعلیم مین اسی طرح کافر بھی نادب سے ایمان پر آتے ہین یہ سختی انکے لئے تریاق ہے اور حلم انکو

Marfat.com

اور آپکی خصلتون اور صفتون اور وضع اور شریعت اور احکام کے معلوم کرنے اُنپر چلنے کے بعد اس شریعت کے معتدل ہونے کی ساری حقیقت کھل سکتی ہے وباللہ التوفیق[۱] وَاَصْحَابُہٗ خَیْرُ الْاُمَّۃِ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم آپکی ساری امت سے بہتر اور افضل ہین کہ ان کو اللہ تعالے نے آپ کی صحبت و نصرت و اعانت کے لیے برگزیدہ کیا اور اس دین قویم کی تقویت اور اس ملت عظیم کی اعانت اُن سے کروائی وَکَانُوْا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا[۲] اسقدر حدیثین صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدح اور بزرگی مین آئی ہین کہ اُنکے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا مرتبہ ساری اُمت سے زیادہ ہے اور اُنکا ثواب سب سے بڑا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو فرمایا کہ اگر تم مین سے کوئی جبل احد کی برابر سونا خدا کی راہ مین خرچ کرے تو انکے آدھا پیمانہ جو دینے کی برابر ثواب مین نہین ہو سکتا[۳] اور حدیث خیر القرون قرنی[۴] بھی اسی مدعا پر دلالت کرتی ہے اور سوائے انکے اور بھی بہت دلیلین ہین اور اس سے زیادہ کھلی کونسی دلیل ہوگی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال بے واسطے دیکھا اور آپکی خدمت مین حاضر رہے اور قرآن مجید اور احکام دین آپکی زبان مبارک سے سُنے اور بے واسطے اللہ تعالے کے احکام امر و نہی آپنے

---

[۱] اور اللہ ہی کے ساتھ توفیق ہے ۱۲ [۲] یہ آیہ سورہ فتح مین ہے اور تھے وہ یعنے اصحاب بہت حق دار اور اُسکے لائق یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور امداد اور انکے بعد مین آپکی خلافت اور دین کے نصرت کی لیاقت اللہ تعالے نے انکو دی تھی اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا ۱۲ [۳] یہ حدیث بخاری اور مسلم سے مشکوۃ مین نقل کی ہے اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احدٍ ذھبا ما بلغ مُدَّ احدھم ولا نصیفہ ۔ نہ برا کہو میرے اصحاب کو بس اگر ایک تمہارا اللہ کے رستے مین احد کی برابر سونا خرچ کرے تو نہین برابر ہونے کا ثواب مین اُس پیمانے جو کے جو آپ کے صحابہ خرچ کرین بلکہ اُنکے آدھے پیمانے کے خرچ کرنے کی برابر بھی نہین ہونے کا ۔ [۴] یہ حدیث روایت کی ہے سب قرنون سے میرا قرن بہتر ہے اور عمران بن حصین نے جو حدیث روایت کی ہے اُس مین یون ہے ۔ خیر اُمتی قرنی ۔ میری تمام امت سے میرا قرن بہتر ہے یعنی میرے صحابہ کا زمانہ رضی اللہ عنہم پھر اُسکے آگے فرمایا ۔ ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔ پھر اُنکے بعد وہ لوگ بہتر ہین جنکا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے لگا ہوا ہے اُنکو تابعین کہتے ہین یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے دیکھنے والے اور دین کے کامون اور اُنکے پیچھے آنے مین اُنکا اتباع کرنے والے پھر اُنکے بعد وہ لوگ بہتر ہین جنکا زمانہ تابعین کے زمانے سے ملا ہوا ہے اُنکو تبع تابعین کہتے ہین یعنی تابعین کے دیکھنے والے اور امور دین مین اور اُن کے پیچھے آنے مین اُنکی پیروی کرنے والے اور ان تینون زمانون کو قرون ثلاثہ کہتے ہین اسکے آگے حدیث بڑی ہے اور اُس مین فرمایا آگے کذب اور جہالت لوگون مین ظاہر ہوگی غرض سب زمانون سے بہتر تھے

انکو پہونچائے اور اپنے خطاب کا اُنکو مخاطب بنایا اور اُنہون نے اپنی جانین اور مال اللہ تعالی
کے رستے مین صرف کئے اور صحابی وہ مومن ہوتا ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو ایمان کی حالت مین دیکھا ہو اور دنیا سے باایمان گیا ہو اگرچہ ایک نظر دیکھا ہو اور بعضون
نے اس مین شرطین زیادہ کی ہین کہ بہت مُدّت تک آپ کی صحبت مین رہا ہو اور جہاد و غزوون
مین آپ کے ساتھ شریک رہا ہو اور کم سے کم اس حاضری کی مدت چھ مہینے مقرر کئے ہین اور
جس نے ایک نظر دیکھا ہو یا ایک ساعت آپ کے پاس بیٹھا ہو اُسے وہ صحابی نہین کہتے اور
بعضے کہتے ہین کہ صحابی تو سب ہین لیکن خیریت اور افضلیت جو بیان ہوئی اسی جماعت کے
ساتھ مخصوص ہے نہ عام اور جمہور علما کے نزدیک جس نے صرف ایک نظر آپ کو دیکھا ہو وہ
بھی اس افضلیت مین شامل ہے اور حقیقت مین آپ کے جمال مبارک کا ایک بار دیکھنا
اور ایک ساعت آپ کی مجلس مین بیٹھنا اور آپ سے بات سننی ایسی مفید ہے اور اُس سے
وہ مطالب حاصل ہوتے ہین کہ اورون کے پاس مدتون خلوتون مین بیٹھنے اور چلے
کھینچنے سے بھی نہین حاصل ہوتے ایسا ہی قوت القلوب مین مذکور ہے اور ابو عمر ابن عبد البر نے
جو حدیث کے مشہور علما مین سے ہے اصحاب رضی اللہ عنہم کے تمام امت سے افضل ہونے مین
کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ ممکن ہے کہ امت مین سے کوئی شخص ایسا پیدا ہو کہ صحابہ کی برابر ہو یا اُن سے
بہتر ہو اور اُس نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ المطر لا یدری اوّلہ خیر ام
آخرہ ۵ اور دوسری یہ حدیث ہے کہ آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵ یہ حدیث مشکوۃ مین ترمذی سے نقل کی ہے بروایت انس رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری
امت کی مثال ایسی ہے جیسے مینہ کا حال ہے کہ پہلے نہین معلوم ہوتا کہ اول اُسکا بہتر ہے یا آخر اُسکا اور اسی کے موافق حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ امام باقر رضی اللہ عنہ سے اور اُنہون نے اپنے دادا امام حسین رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابشروا و ابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری آخرہ
خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منہا فوج عاماً ثم اطعم منہا فوج عاماً لعل آخرہا فوجاً ان یکون اعرضہا عرضاً و اعمقہا عمقاً
کیف تہلک امۃ انا اولہا و المہدی وسطہا و المسیح آخرہا و لکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی و لا انا منہم
یعنی خوش ہو اور خوش ہو دو بار تاکید کی ہے۔ یہ فرمایا سوا اسکے نہین کہ میری امت کا حال اور قصہ مینہ کے حال اور
قصہ کی مانند ہے یعنی منفعت کے حاصل ہونے مین مینہ کی مضمون کے مشابہ ہے نہین جانا جاتا کہ اُسکا اول بہتر ہے یا
آخر بہتر ہے یا مانند ایک باغ کے ہے کہ کھلائی گئی اُسکے پھلون سے ایک فوج ایک برس پھر کھلائی گئی اُسکے دوسرے
برس کے پھلون سے ایک دوسری فوج دوسرے سال ہو سکتا ہے اور نزدیک ہے کہ آخر باغ کا ازروے جماعت کے
زیادہ چوڑا ازروے چوڑائی کے یا زیادہ گہرا ہو ازروے گہرائی کے اور بہت اچھا ازروے خوبی کے ہو

[illegible] میں نے آپ کے ساتھ جلوہ کئے ہین بہتر

[illegible] مجھ سے دیکھے ہین او

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال اُس پر

[illegible] حضرت کو بے دیکھے آپ پر ایمان لا

[illegible] کہے ہین اور یہ بھی حدیث

[illegible] سنت [illegible] مشکل ہوگا جو کوئی سوت سنت پہ چلیگا اُس

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچاس آدمی ان مین سے یا

[illegible] حدیث [illegible] اور تحقیق [illegible] جمہور علما کا مذہب ہے اور یہ خبر

[illegible] غیب پر ایمان لانے کے سبب سے ہے

[illegible] فضل جزئی فضل کلی کے ساتھ مخالفت نہین رکھتا او

[illegible] اور آپ کے جمال مبارک پر ایک نظر کرنے

[illegible] بن عبدالبر کے کہ آپ کے ہمیشہ کے مصاحب و ہمنشینون کو

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک پر نظر کرنے کے برابر کوئی فضیلت نہین

اگرچہ اولیا [illegible] کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنی صحبت حاصل ہے ۔ واللہ اعلم

وَالْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ أَفْضَلُ الصَّحَابِ اور آپکی چار یار باصفا کہ خلفاے راشدین اور آپ کے جانش

ین رضی اللہ عنہم آپ کے تمام اصحاب سے فاضلتر ہین اور آپ کے سب دوستون سے زیا

نزدیک ہین اور اسلام مین اُنکے فضائل و مناقب و محامد و مآثر اسقدر ہین کہ تمام امو

---

۱ [illegible] آیہ سورہ بقرہ مین ہے متقی وہ ہین جو یقین کرتے ہین بن دیکھا ۱۲ ۲ یعنی سب نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲
[illegible] غیاث [illegible] منتخب سے نقل کیا ہے کہ فضائل جمع فضیلت کی اور فضیلت کے معنی افزونی و بخشش کی زیادتی اور بعضون
نے کہا ہے کہ باطن کی نعمتون کو فضائل اور ظاہر کی نعمتون کو فواضل کہتے ہین اور مناقب میم کی زبر اور قاف کی زیر سے ہے
اوصاف حمیدہ ہین اور محامد میم کی زیر سے اچھی تعریفین اور مآثر اچھے اثر اور اچھے نشان اور صحابہ خاصکر خلفا
کے فضائل اور بزرگیان بہت حدیثون مین الگ الگ ہین اور اکثر صحیح ہین بیان ہین کہ انکی گنجایش اس مختصر
[illegible] چھوٹی چھوٹی ایک ایک دو دو حدیثین یہان نقل کی جاتی ہین ۔ احمد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
نے فرمایا ۔ اخی فی الدنیا وصاحبی فی الغار ۔ ابی بکر رضی اللہ عنہ دنیا مین میرا بھائی ہے اور غار مین صاحب ہے ۔ محمد ابن
[illegible] اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ مین نے پوچھا اپنے باپ علی رضی اللہ عنہ سے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کل
لوگون مین سب سے بہتر اور اچھا کون ہے ۔ قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر ۔ کہا ابوبکر پھر کہا مینے کہ انکے بعد کون ہے کہا

Marfat.com

مین سے کسی کے نہین ہین کہ احادیث واخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوتے ہین - وَفَضْلُهُمْ عَلَى تَرْتِيبِ الْخِلَافَةِ وَالْمُرَادُ بِالْاَفْضَلِيَّةِ كَثْرَةُ الثَّوَابِ اور بزرگی اُنکی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے اور اس بزرگی سے ثواب کی زیادتی مراد ہے یہان دو مقام ہین اول مقام یہ ہے کہ بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر صدیق خلیفہ برحق ہین اُنکے بعد عمر فاروق اُنکے بعد عثمان ذی النورین انکے بعد علی مرتضی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور یہ مسئلہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یقینیات ہین سے ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ثابت کرنے کا یہ طریق ہے کہ بعضون کے نزدیک وہ نص صریح اور حدیث صحیح سے ثابت ہے اور جمہور علماے سنت و جماعت کے نزدیک اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق کیا اور اُنکی اطاعت اور تابعداری قبول کی اور دنیا و آخرت کے سب کامون مین اُنکے احکام کی موافقت و متابعت اختیار کی اور اُسی پر چلے اور انہین مین تھے ابوذر و عمار و سلمان و صہیب اور انہین جیسے اور صحابہ کرام بین کہ رستی ذرا سے بھی میل اور مداہنت کو ان کے حال مین بالکل دخل نہ تھا اور ان کی شان مین یہ آیت وارد ہے - لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اور اگرچہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب اور عباس ابن عبد المطلب

حاشیہ صفحہ ۹۴) ۲ ان دونون کی خلافت پر دلالت کرتی ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو - یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوا علی خلعہ فلا تخلعہ لہم اے عثمان بیشک اللہ تعالے پہناویگا ایک دن تجکو کرتا یعنی خلعت خلافت پس اگر ارادہ کرین اور تجپہ جبر کرین لوگ اُسکے اتارنے کا تو اُنکے کہنے سے اُسکو نہ اُتاریو - کہا ترمذی نے کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے اُسوقت وہ پہاڑ آپ کے آنے کی خوشی سے ہلا آپنے فرمایا - اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان ٹھیرجا اے احد بس سوا اسکے نہین کہ تیرے اوپر نبی ہے اور صدیق ہے یعنی ابوبکر اور دو شہید ہین یعنی عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اور سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی - تو مجھسے ہارون کی مانند ہے موسی سے یعنی آخرت [illegible] مین مگر فرق یہی ہے کہ میرے بعد نبی نہین ہو سکتا پس اتصال اُنکا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] رسالت مین اور نہ خلافت مین کہ ہارون علیہ السلام کی وفات موسی علیہ السلام [illegible] سے پہلے ہو چکی تھی پس خلیفہ ہوئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین انکے اہل بیت پر جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تھے اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - من کنت مولاہ فعلی مولاہ - جسکا مین دوست ہون پس اُسکا دوست علی ہے شیعہ اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی سند پکڑتے ہین اور اسکے جواب مطولات مین مذکور ہین یہ سب حدیثین حدیث کی صحیح کتابون سے مشکوۃ مین نقل کی ہین ۱۲

اور اور صحابہ نے جیسے طلحہ و زبیر و مقداد ابن اسود کہ بڑے صحابیون مین سے تھے رضی اللہ عنہم تمام اصحاب کی بیعت کرنے کے وقت بیعت نہین کی تھی لیکن دوسرے وقت ان سب نے بھی بیعت کی اور آپ کی اطاعت قبول کی اور ہمیشہ آپکی موافقت مین رہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکو اپنے پاس بلایا اور تمام صحابہ کو جمع کیا اور خطبہ پڑھا اور کہا یہ علی ابن ابی طالب موجود ہین مین انکو اپنی بیعت کی تکلیف نہین دیتا اور انکو اپنا اختیار ہے اور تمکو بھی اپنا اپنا اختیار ہے اگر کسی کو مجھسے اولی سمجھتے ہو اور اُس مین مصلحت دیکھتے ہو تو سب سے پہلے مین اُسکے ہاتھ پر بیعت کرنے کو طیار رہون۔ اُسوقت علی مرتضی اور جو لوگ آپکے ساتھ تھے رضی اللہ عنہم سبنے کہا کہ ہم آپ کے سوا اور کسی کو اولی و بہتر نہین جانتے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو دین کے کام مین پیشوا کیا اور اپنی حیات کے آخر دن مین آپ کو نماز کا امام بنایا اور باوجودیکہ ہم اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارباب[1] مشاورت واجتہاد تھے آپنے کسی سے نہ پوچھا اس سببسے ہم جانتے ہین کہ آپ لائق اور حقدار امامت کے ہین۔ بس علی مرتضی اور آپ کے ہمراہ جو اصحاب تھے رضی اللہ عنہم سب نے علانیہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اجماع منعقد ہوا اور ان صاحبون نے بیعت کرنے مین اسواسطے تاخیر کی کہ یہ امر عظیم تھا اسلئے انہین تامل[2] و اجتہاد و تحری کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اس سبب سے تاخیر کی کہ علی رضی اللہ عنہ اول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز[3] و تکفین مین رہے اُسکے بعد حزن[4] و مصیبت کے سبب خلوت مین

---

[1] غیاث مین ہے کہ مشاورت میم کی پیش اور واو کی زیر سے مشورت کرنے اور ارباب مشاورت وہ ہین جن سے ہر کام مین مشورت کی جاوے اور اجتہاد کے معنی لغت مین کوشش اور سیدھا رستا ڈھونڈھنے کے ہین اور فقہا کی اصطلاح مین مسائل شرعیہ اپنے قیاس سے کلام اللہ اور حدیث اور اجماع مین سے چننے کو کہتے ہین ۱۲ [2] تامل کے معنی فکر کرنا اور سوچنا اور اجتہاد کے معنی اوپر گزرے اور غیاث مین ہے کہ تحری تسلی کے وزن پر ہے اسکے معنی راہ صواب ڈھونڈھنا اور کسی جگہ دیر کرنے اور قبلے کی طرف قصد کرنا ۱۲ [3] غیاث مین ہے کہ تجہیز تجویز کے وزن پر مُردے اور دُلہن کا اسباب درست کرنا اور تکفین کفن پہنانا ۱۲ [4] غیاث مین ہے کہ حزن مے کی پیش اور زی نقطہ دار کی جزم اور زبر سے غم اور اندوہ و غم اور مصیبت اور تکلیف اور رنج و مشقت پہنچنا ۱۲

Marfat.com

اور قرآن مجید کے جمع کرنے مین مشغول ہوئے اور ان کامون مین چھ ماہ کا عرصہ منقضی ہوگیا اور
بعد وفات حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے آپنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور
صحیح یہ ہے کہ اسقدر مدت دراز نہ تھی بلکہ اُسی دن کی شام کو یا دوسرے دن آپنے بیعت کی اور ہمیشہ
مطیع و فرمان بردار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رہے اور فرض نمازون و جمعون و عیدون مین
اُنکا اقتدا کرتے رہے اور غزوہ بنی حنیفہ مین کہ مسیلمہ کذاب اُس مین قتل ہوا آپ صدیق رضی
اللہ عنہ کے ہمراہ تھے او غزوے کی غنیمت مین سے آپ نے ایک لونڈی لی تھی کہ اُس سے محمد
بن حنیفہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اگر وہ اُس غزوے مین امام برحق کے ہمراہ نہوتے تو اُسکی غنیمت
مین تصرف جائز نہوتا اور کوئی مائل نہین کہنے کا کہ علی مرتضیٰ خدا کے شیر اور اولیا اللہ کے امام اور
حق کے دائرہ کے مرکز[ف] ہوکر باوجودیکہ اُنکے ساتھ قرآن تھا اور وہ قرآن کے ساتھ تھے جیسا کہ حدیث
شریف مین آیا ہے - القرآن مع علیؓ و علیؓ مع القرآن[۲] ایک مدت دراز تک نماز اور سب عبادات
بدنی و مالی مین ایسے شخص کی تابعداری کرین کہ اُسکی جانب حق نہو بلکہ جانتے ہون کہ حق اپنی
جانب ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی شان مین حکم قطعی خلافت کا سُن چکے
ہون اور پھر حق کی طلب نکرین اور مہر سکوت اپنے مُنہ پر لگا کر تمام عمر اپنے تئیں اہل باطل و
صحاب جور کی قید مین رکھین آخر حضرت معاویہ سے کہ اُنہون نے آپ کے ساتھ ناحق جھگڑا کیا
اور خلافت چاہی کیون لڑے اور کسلیے محبت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے کہ
آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہے کہ وہ آدمی کی جان کا پیدا کرنے والا اور زمین سے دانے کا اُگانے والا
ہے کہ اگر پیغمبر خدا نے مجھ سے عہد کیا ہوتا یا مجھکو حکم فرمایا ہوتا تو ابی قحافہ کے بیٹے کو اس مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر کے نیچے کے پائے پر بھی قدم نہ رکھنے دیتا جبکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے باوجودیکہ مین حاضر تھا اور آپ میرے مرتبے کو بھی جانتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

[ف] غیاث مین ہے کہ مرکز کسی چیز کے درمیان اور اُسکے گاڑھنے کرنے کی جگہ کو کہتے ہین اور [illegible]
کو کہتے ہین اور یہ رکز سے اسم ظرف کا صیغہ ہے اور رکز ... کی زمین ... [illegible]
ہے اسی واسطے پرکار کے دائرے کے نقطہ درمیانی کو مرکز کہتے ہین کہ ... [illegible] بیٹھنے کی جگہ ہے
اور یہان یہ معنی ہین کہ آپ حق کے دائرہ کے مرکز ہین یعنی حق کو ایک دائرہ فرض کرین تو آپ اُسکا درمیان
ہین اور آپ کے چارون طرف حق ہی حق ہے بلکہ حق کا مدار آپ کے اوپر ہے ۱۲ [۲] قرآن علی رضی اللہ عنہ

کو امام کیا اور آپنے مع تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے اُنکے پیچھے نماز پڑھی اُسوقت مجکو کچھ بھی نزاع[1] کی مجال نہوئی جب آپنے دین کے کام مین اُنکو اختیار کیا اولےٰ اور بہتر ہے کہ ہم دنیا کے کامون مین بھی اُنہین کو اختیار کرین۔ شیعہ کہتے ہین کہ علی مرتضیٰ نے یہ سب کام تقیہ[2] سے کیئے تھے کہ اُن کو دشمنون کا خوف اور اپنی جان کا ڈر تھا اس تقیہ کی حقیقت اگر انصاف کی نظر سے دیکھی جاوے تو سراسر عیب اور نقصان ہے کہ علی مرتضیٰ نے حق کی طلب نہ کی اور سکوت اختیار کیا اور دشمنون سے ڈرے کہ اُنکو ہلاک نہ کر ڈالین باوجود اُس کمال ایمان ویقین کے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُن لینے کے بعد کہ میرے بعد تو ہی میرا خلیفہ ہے اور اس بشارت کے یہی معنی ہین کہ میرے بعد دین کے احکام کے جاری کرنے کا تو ہی متکفل ہوگا اور اس کام کو تو ہی کریگا اور پھر وہ آدمیون سے ڈرتے اور خیال کرتے کہ اگر مین خلافت کی طلب کرونگا تو قتل کیا جاؤنگا دوسرے یہ تقیہ ایسی جگہ ہوتا ہے کہ صاحب حق ضعیف ومغلوب ہو اور یہان ایسا نہین ہے۔ علی مرتضیٰ ایسے شجاع وقوی اور خدا تعالیٰ پر پورا توکل کرنیوالے

---

[1] غیاث مین ہے کہ نزاع نون کی زبر سے لڑائی اور جھگڑا کرنا اور آرزو کرنی ۱۲ [2] تقیہ کے معنی لغت مین ڈرنے کے ہین اور شیعون کی اصطلاح مین یہ معنی ہین کہ ڈر کے مارے اپنا حق چھوڑ دینا اور کلمہ حق زبان پر نہ لانا اور جہان دوسرے مذہب والوں کا غلبہ ہو وہان اپنا مذہب چھپانا جیساکہ اس زمانے کے شیعون کا دستور ہے اور اس تقیہ کی اصل ان کے مذہب کی ابتدا سے برابر چلی آتی ہے چنانچہ اسکا حال مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ مین مفصل لکھا ہے اسکا خلاصہ یہان بھی درج کیا جاتا ہے۔ جب اہل اسلام کو قدرت ہوئی اور یہود ونصاریٰ ومشرکین پر جہاد کرنے لگے تو وہ لڑے اور جب لڑائی سے عاجز ہوئے تو اپنی جانین اور مال بچانے کے لئے ظاہر مین مسلمان ہوگئے اور باطن مین کافر رہے انہین منافقون مین ایک یہودیون کا بڑا عالم تھا عبداللہ ابن سبا اُس نے سونچا کہ اگر اہل اسلام کے عقائد مین خلل پڑے اور آپس مین مخالفت پیدا ہو جسکے سبب سے انکے کئی ٹکڑے ہو جاوین اور یہ آپسمین لڑنے لگین تو کافران کے ہاتھون سے چھوٹ جاوین لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اُنکا کچھ بس چل سکا اور ہمیشہ وقت کے منتظر رہے مگر عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر مین جب بلوا ہوا تو انکو موقع ہاتھ لگا اور بلوائیون سے مل گئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت مین نہایت کوشش کی اور انکی شہادت کے بعد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مین لڑائی کے باعث ہوئے اور امیر معاویہ کے فساد مین شریک رہے جب یہ سب معاملے طے ہوگئے تو اُس مکار نے موقع پاکر اپنے تئین اہلبیت اور علی رضی اللہ عنہ کا دوست قرار دیا اور اس پیرایہ مین فساد فی العقیدہ کی بنیاد ڈالی اور علانیہ خلوت مین اپنے بعض معتقدین سے کہا کہ بہت بڑا بھید تم سے کہتا ہون بشرطیکہ کسی سے نہ کہو اور بعد تاکید کے انسے کہا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب سے علی رضی اللہ عنہ افضل ہین پھر انہین سے جو زیادہ معتقد تھے اُن سے کہا کہ خلافت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا اور خلفائے اولین نے انپر ظلم کیا لیکن یہ بات دل مین رکھنا اور کسی سے نہ کہنا جب آنکا عقیدہ اسپر مضبوط دیکھا تو اُن مین جو خاص تھے اُن سے کہا

Marfat.com

اور حضرت خاتون جنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ایسی عظمت اور عالی مرتبے والی آپکی زوجہ اور حسن وحسین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے تمام خلقت کے محبوب انکے بیٹے اور عباس عبدالمطلب کے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ایسے عالی درجے والے اور زبیر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھپی کے بیٹے ایسے شجاع وبہادر اور تمام بنی ہاشم کہ زور شجاعت وغیرت بے نہایت رکھتے تھے سب انکے بھائی اور تابع وہمراہ تھے پھر ضعف اور زبونی کا وہان کیا دخل تھا روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے توقف کی مدت مین علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہاتھ نکالیئے کہ مین آپکے ہاتھ پر بیعت کرون کہ اہل عالم جان جاوین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے انکے چچا کے بیٹے بھائی کے ہاتھ پر بیعت کی کہ کسی کو آپکی مخالفت کی مجال نرہی اور ابوسفیان اموی نے کہا کہ اے عبد مناف کے بیٹو تم کو کیا ہوگیا جو تم اس بات پر راضی ہوئے کہ ایک یتیم تمہارا سردار ہوجاوے اور یتیم سے مراد ابوبکر صدیق تھے کہ بنی تیم میں سے تھے اور کہا کہ اگر تم دعوی کرو تو مین اسقدر سوار وپیادے اکٹھے کرسکتا ہون کہ تمام جنگل بھر جاوے اور انکا بھیجا نکال ڈالون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو منع کیا اور جھڑکا کہ یہ اہل اسلام کی دشمنی ہے اور فتنے اور فساد کا سبب ہے اب بتائیے یہان تقیہ کی کیا گنجایش ہے اور ان شیعون نے پیغمبرون پر تقیہ جائز بلکہ واجب سمجھا ہے کہتے ہین کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو خوف وتقیہ کے مقام پر کفر کا اظہار کرنا جائز ہے یہانتک کہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دل مین علی مرتضی کو نماز کا امام مقرر کیا تھا لیکن خوف اور تقیہ نے اسکے اظہار کو منع کیا جبکہ اس قسم کے برے احتمال خاص سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین روا رکھتے ہوں پھر اور کسیکی کیا حقیقت ہے

بقیہ صفحہ ۹۸) سلہ اور بہت فرقے ہین اور ہر ہر فرقے کی وجہ تسمیہ اور سب کا حال کتاب مذکور مین مشرح ہے یہان سے معلوم ہوگئی اصل اس مذہب کی اور وجہ تقیہ کرنے کی بلکہ اگرچہ اس نے چھپانے کی تاکید مین کسر نہ کی رفتہ رفتہ یہ راز اسی وقت مین کچھ تھوڑا سا فاش ہوگیا تھا اور مرتضی رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھ کر کہا کوئی مجھے شیخین رضی اللہ عنہما پر تفضیل دیگا مین اسے سزا دونگا اور حد لگاؤنگا اور وہ اس خوف سے بھاگ گیا لیکن یہ مذہب اور تقیہ آجتک موجود ہے ۱۲ سلہ اگر وہ نہ اٹھاتا نہ زیادہ ہوتا کلو یقین ۱۲ سلہ غیاث مین ہے شوکت کے معنے قوت وتیزی وشدت وہیبت اور غیرت کے معنی نہایت حیا اور شجاعت کے معنی بہادری کہ توسط ہی جبن اور تہور کا ۱۲ سلہ غیاث مین ہے ضعف ضاد نقطہ دار کی پیش سے سستی اور ناتوانی اور زبون زی نقطہ دار کی زبر سے ہیز د ضعیف وخوار وبیچارہ اور یہ ہ جمین نسبت کی ہے ۱۲

Marfat.com

تبحهم الله ماجلهم وافسد عنقاهم اگر انبیاء علیہم السلام حق کو چھپا دین تو پھر حق کس جگہ ہو اور اُسکو کون ظاہر کرے نوح علیہ السلام کی قوم سے زیادہ نافرمان اور متکبر اور نمرود سے زیادہ کون ظالم و متمرد ہوگا[له] حضرات نوح و ابراہیم و موسیٰ علیہم السلام نے حق کا اظہار کیا اب تقیہ کہان رہا پس ثابت ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع کیا اور جس چیز پر سارے صحابہ و علماء و مجتہدین امت مرحومہ کے اجماع کرین وہ یقیناً حق ہوتی ہے اسلئے کہ اگر الگ الگ اجتہاد کرین تو اُس مین خطار کا احتمال ہوتا ہے کہ المجتہد یخطی و یصیب[له] لیکن سب کے اجماع اور اتفاق مین یہ خاصیت ہے کہ وہ ضرور حق و ثواب پر ہوتا ہے اور اس مین خطا کا احتمال نہین ہوتا اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لتکونوا شہداء علی الناس[له] اور فرمایا و یتبع غیر سبیل المومنین الآیہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لن یجتمع امتی علی الضلالۃ پس جس چیز پر ان سب نے اجماع کیا بیشک وہ حق ہے اور جو روا ہووے کہ تمام یا اکثر صحابہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ خلافت کی کرنے مین جانکر خطا کی اور ظلم کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی اور حق کو چھپایا تو اس کلام کا فساد اور نتیجہ تمام دین اور ملت مین پہونچیگا اور سرایت کریگا اور

له خراب کرے اُنکو اللہ جیسا کہ اُنہون نے جہل کی اور اپنے عقیدون کو خراب کیا ۱۲ له ظالم ظلم کرنے والا اور ظلم ظ کی پیش سے ستم اور بے محل کسی چیز کا رکھنا اور متمرد ت بے نقطہ کی زبر سے متولا کے وزن پر نافرمانی اور سرکشی کرنے والا اور باغی ۱۲ اور یہان یہ معنی ہین کہ نوح علیہ السلام کی اُمت نے اُنکو کتنی ایذا کتنی دراز مدت تک پہونچائی اور جتنا اُنہون خدا کی طرف بلایا اُتنے ہی وہ بھاگے اور اُنکے کلام نہ سننے کے واسطے اپنے کانون مین اُنگلیان کرتے تھے پر نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچانے اور کلمہ حق کہنے سے باز نہ آئے اگرچہ آپ کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی مسلمان ہوئے تھے اور وہ سارا جہان کا لیکن نہ ڈرے نہ تقیہ کیا اور ساری عمر کلمہ حق کہتے رہے اور بتون کی ہجو اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرتے رہے اور نمرود تمام جہ کا بادشاہ تھا اور سب اُسکا لشکر حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ اور گھر والے بھی اُسی مردود کے ساتھ تھے لیکن اکیلے ابراہیم علیہ السلام نے اُسکا کیسا کیسا مقابلہ کیا اور اُسنے آپکو کیسی کیسی ایذا دی کہ آگ مین بھی ڈالدیا لیکن آپ اُس سے نہ ڈرے نہ تقیہ کیا اور ہمیشہ کلمہ حق کہا کئے اور حکم الٰہی پہونچایا کئے اور ایسا ہی فرعون مصر کا بادشاہ تھا اور بنی اسرائیل کو اپنے غلامون کو سمجھتا تھا اور اُنپر طرح طرح کے ظلم کرتا تھا اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام فقط دو آدمی اتنے بڑے بادشاہ سفاک کے روبرو ہمیشہ اللہ کی توحید اور عظمت بیان کرتے رہے اور اُس متکبر کو کہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا رب العالمین حقیقی کی کی طرف بلاتے رہے نہ ڈرے نہ تقیہ کیا اور کیسے کیسے مقابلے ساحرون سے کئے ذرا بھی خوف و ہراس نہ آیا۔ غرض مردان خدا کہ جان و مال کے خوف سے کلمہ حق ترک کرتے ہین چہ جائیکہ شیر خدا کہین ایسا کام کرتے تھے اُنکو یقین کامل ہوتا ہے کہ اگر پر خدا ہے پھر وہ کسی سے نہین ڈرتے اور اللہ تعالےٰ نے سورہ آل عمران مین ایسا ہی فرمایا ہے۔ فلا تخافوہم وخافون ان کنتم

شرع کی مضبوطی بالکل جاتی رہیگی کہ تمام احکام شریعت کے اور قرآن مجید اور حدیث کل ہمکو انہین اصحاب رضی اللہ عنہم کے واسطے سے پہونچے ہین اور جب تمہارے گمان کے بموجب یہ ظالم اور فاسق اور حق کے چھپانے والے تھے تو اب اس سے بڑھکر اور کونسی قباحت اور خرابی ہے۔ نعوذ باللہ من الجہالۃ والغباوۃ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ نے اپنی بعض تصنیفات مین ایک عجیب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت سے۔ لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وہم لا یشعرون معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کا چیونٹا رافضی سے زیادہ عقل رکھتا تھا اسلئے کہ اُسنے اور دوچیونٹون سے کہا کہ اپنے گھرون مین گھس جاؤ کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر نادانستہ تمکو پامال نہ کرڈالے۔ پس چیونٹے نے تجویز نہ کیا کہ سلیمانؑ کے لشکری جو پیغمبر کے اصحاب اور اُنکی خدمت مین رہنے والے ہین جان بوجھکر چیونٹون کو پامال کرینگے اور ایسا ظلم ان پر روا رکھینگے اسلئے اُس نے لا یشعرون کا لفظ کہا اور رافضی کہتے ہین کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق عمداً اور دیدہ و دانستہ برباد کردیا اور اُنکے اہلبیت پر ظلم کیا اور اتنا نہ سمجھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا ظلم پر اتفاق نہین ہوسکتا حاصل یہ کہ دین کے سب کام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ مین تھے اور دین کے تمام احکام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سب انہین کو سپرد تھی۔ پس اُن سب کے اجماع کی برابر اور کونسی دلیل ہوسکتی ہے

(بقیہ صفحہ ۱۰۰) ۵۰ اور یہود و نصاریٰ بعض کو نہین دوسرے یہ کہ تمہارا قبلہ کعبہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مقرر ہے اور ابراہیم علیہ السلام سب کا پیشوا ہے پس تم اسی پر ثابت رہو جب پورے ہوا اور وہ ناقص تو اُنکو حاجت ہے کہ تم اُنکو بتاؤ اور تمکو حاجت نہین کہ کوئی اُمت تمکو بتادے مگر تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ۵۱ یہ آیہ سورہ نساء مین ہے جو کوئی مخالفت کرے رسول کی اور چلے وہ رستا جو مسلمانون کے رستے کے سوا ہے باقی آیہ یہ ہے۔ نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ ہم اُسکو حوالے کرین وہی طرف جو اُس نے پکڑی ہے اور ڈالینگے اُسکو دوزخ مین اور بہت برا ٹھکانا ہے پہونچا ۱۲ ۵۲ ہرگز نہین اکٹھے ہونگی میری اُمت فساد اور گمراہی پر ۱۲ ۵۳ پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کے ساتھ جہالت یعنی ایسی نادانی سے کہ حق اور باطل مین تمیز نہ کرسکے اور ایسی کند ذہنی سے جو طبیعت کو مدعا تک پہونچنے سے باز رکھے

۵۴ یہ آیہ سورہ نمل مین ہے نہ پیس ڈالے تمکو اور اسکا لشکر اور اُنکو خبر نہو یعنی تمہارے جیونٹی چینٹے اور اُنکی انجانی مین تم اُنکے پیرون کے تلے آکر پس نجاؤ ۱۲ ۵۵ غیاث مین ہے الف کی زیر سے ... اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اتفاق اور اکٹھے ہونے سے مراد ہے کہ وہ اکٹھے ہوجاوین کسی چیز کے حکم لگانے مین ۱۲ ۵۶ غیاث مین ہے کہ اجماع الف کی زیر سے اتفاق کرنا ایک جماعت کا کسی کام پر اور فقہا کی اصطلاح مین یہ معنی ہین کہ کسی کام یا حکم پر جو دین سے متعلق ہو ساری امت کے علماء اور اخیار جمع ہوجاوین اور سب کے نزدیک اُس بات مین وہی حکم درست ہو اور یہ اُس مسئلے مین ہوتا ہے جو قرآن شریف اور حدیث مین صاف صاف نہ آیا ہو اور اجماع امت کے لفظ مین اگرچہ ساری امت

Marfat.com

اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دین اور دنیا کے سب احکام مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اطاعت و فرمان برداری اختیار کی اس سے زیادہ اور کیا حجت ہے اب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضل و کمال کی جو دلیل ہے وہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی برہان قوی ہے کیلئے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے باوجود اسقدر فضل و کمال و ہدایت و حقانیت اور دین کی تائید کی اُنکی متابعت اور اُنکے ہاتھ پر بیعت کی اس سے بڑھکر اور کیا حجت ہوگی آخر وہی حکایت ہوئی کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ پہلے تینون خلفاء رضی اللہ عنہم کی خلافت مین نہایت انتظام رہا اور کسی طرح کی مخالفت نہونے پائی اور آپکی خلافت کے زمانے مین اسقدر ہرج مرج[له] اور اختلاف واقع ہوا آپنے جوابدیا کہ اُنکے عہد مین ہم اُنکے ناصر و مددگار تھے اور ہمارے تم ناصر و مددگار ہو اور سچ یون ہی ہے اور عقل سلیم[له] کو بھی یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اتفاق اور اجماع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا بیشک صواب پر ہے نہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آخر زمانے کے پیغمبر اور کل آدم اور جنون کے ہادی اور تمام خلائق کے رسول ہین اور اُنکی اُمت مین فقط چند صحابی ہدایت اور حق پر ہون اور سیدھا رستا اُنکو ملا ہو اور باقی اُنکے تمام اصحاب و یار کہ ساری عمر اُنکی صحبت مین رہے ہون اور اُن سے فضائل و کمالات اُنہون نے حاصل کئے ہون سب کے سب باطل و ظلم و گمراہی پر ہون اور آپ کے بعد ایسے کام مین خطا کرین اور گمراہی و ظلم کا

(بقیہ صفحہ ۱۰۱) سلہ اس خلافت کے مسئلے مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اجماع کیا ہے اور اوپر ثابت ہوچکا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرن سب قرنون سے بہتر تھا تو ایسے قرن کا اجماع بھی سب قرنون کے اجماع سے بہتر اور افضل ہوا ہے ایسے اجماع مین خطا اور چوک کو ہرگز دخل نہین ہوسکتا

سلہ غیاث مین منتخب اور صراح سے نقل کیا ہے کہ ہرج ہے کی زبر سے اور رے بے نقطہ اور جیم عربی کے سکون سے اسکے معنی فتنے و آشوب ہین اور مرج میم اور رے بے نقطہ کی زبر اور جیم عربی سے ہے اسکے معنی فساد و تباہی مگر جب لفظ کے ساتھ جمع ہوتا ہے تو رے کو ساکن پڑھتے ہین یعنی ہرج مرج ۱۲ سلہ غیاث مین ہے عقل عین بے نقطہ کی زبر سے خرد و دانش اور وہ نفس انسان مین ایک قوت ہوتی ہے جس سے وہ اچھے بُرے مین تمیز اور ہر چیز کی دریافت کرسکتا ہے اور منتخب و صراح سے نقل کیا ہے کہ سلیم کے معنی درست اور سلامتی والے کے ہین اور سلیم کے معنی یہ حمل کہ کجی اور اندیشہ ناصواب سے اکثر سلامت رہتی ہو اور اللہ تعالے نے سورہ صافات مین ابراہیم علیہ السلام کا حال فرمایا۔ اذ جاء ربہ بقلب سلیم ہ۔ جب آیا اپنے رب کے پاس ساتھ دل سلامت کے یعنی اُنکے دل مین ایسی عقل سلیم تھی کہ جسکے سبب سے اُس نے اپنے ربکو پہچانا اور شرک سے بچا ۱۲ +

Marfat.com

رستا چلین کہ جس پر دین کے انتظام کا مدار ہو پس اگر ایسا ہے تو نقصان اسکا دین کے سب
کامون مین سرایت[۱] کرتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا ہے اس سے یقیناً
معلوم ہوگیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحیح و درست ہے اور ایک فرقہ زیدیہ[۲] ہے
کہ انکے سب فرقون مین اعدل گنا جاتا ہے وہ کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد
خلافت علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقرر[۳] کرنے مین مصلحت تھی
اسواسطے کہ علی رضی اللہ عنہ کی تلوار پر سے ابھی دشمنون کا خون نہین سوکھا[۴] تھا اور انکی عداوت
دلون مین بیٹھی ہوئی تھی اگر اُنکو خلیفہ کرتے دین مین ہرج مرج واقع ہوتا اور اسلام کے کامون
کا سرانجام اچھی طرح سے نہوتا پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے سے سب شعلے فساد
دب گئے اور بنیاد اس مذہب کی علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر ہے اور اس بات پر کہ افضل
و اکمل کا خلیفہ کرنا واجب ہے اور علمائے سنت کو ان دونون باتون مین کلام ہے کہتے ہین کہ
واجب نہین کہ خلیفہ اپنے زمانے والون مین افضل و اکمل ہو بلکہ ضرور ہے کہ قریش[۵] مین سے ہو
اور حلال و حرام کا عالم ہو اور دین اسلام کی مصلحتون اور سب امور سے واقف ہو اور پرہیزگار ہو

۱ه غیاث مین منتخب اور صراح سے نقل کیا ہے کہ سرایت سین بے نقطہ کی زبر سے ایک چیز کی تاثیر اور اثر کا دوسری چیز مین پہونچنا اور کسی چیز سے گزر جانا اور یہان یہ معنی ہین کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم پر دین کے سب کامون کا مدار ہے اور اُنہی سے قرآن اور حدیث ہمکو پہونچے ہین اور اُنہی کی کوشش سے دین اسلام مشرق سے مغرب تک پہونچا ہے اگر اُنکو ظالم و غاصب اور بے دین تو اس عقیدہ فاسدہ کا بُرا اثر بموجب اس اعتقاد کے اُنکے ہر کام مین پھیلے گا اور یہی خیال ہوگا کہ جب وہ ایسے تھے تو اُنہون نے قران و حدیث مین بھی کمی و زیادتی کی ہوگی اور جہاد اور ملک گیری مین بھی بڑے بڑے غصب و ظلم کئے ہونگے اور نعوذ باللہ منہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسون کو اپنا دوست بنایا تو آپ کو بھی یہ باتین پسند ہونگی پس قرآن و حدیث اور دینکے سب احکام کا اعتبار اُٹھ جاویگا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معصومیت مین بھی خلل آئیگا پس یہ سب اثر اس بُرے اعتقاد کا ہوا جو کہان تک پہونچا۔ اللّٰہم احفظنا منہا ۱۲ ۲ه تحفۂ اثنا عشریہ مین ہے کہ یہ فرقے اپنے تئین زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے ساتھ نسبت کرتے ہین اور ان کے ۹ فرقے ہین اول صرف زیدیہ کہ زید بن علی کے اصحاب ہین کہ اُنکے ہاتھ پر انہون نے بیعت کی اور عبد الملک بن مروان کی لڑائی کے باب مین یہ فرقہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو کلمۂ خیر سے یاد کرتے ہین اور سب امور مین اہل سنت و جماعت کے موافق ہین مگر امامت مین بنی فاطمہ ہونے کی شرط لگاتے ہین اور انکے سب فرقون کا حال کتاب مذکور مین مفصل ہے ۱۲ ۳ه مصلحت میم کی زبر سے کسی کام کا سنوارنا یہ مفسدے کی ضد ہے ۱۲ ۴ه یعنی ابھی تازہ جہاد کیا تھا جس سے دشمنون کے دلون مین دشمنی کے زخم ہرے تھے وہ آپ کو خلیفہ نہ دیکھ سکتے تھے اور اور جھگڑے پھیلاتے اور ہرج مرج کے معنی اس سے پہلے صفحے پر گزرے ۱۲ ۵ه اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین جنکی یہان گنجایش نہین ہے اُن مین سے ایک چھوٹی سی حدیث ہے کہ بخاری و مسلم سے مشکوۃ مین نقل کی ہے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

و عدالت وشہامت وکفایت امامت کے لائق اور خلافت کے مستحق ہونے کو کافی ہین او
یہ سب صفتین ابو بکر رضی اللہ عنہ مین موجود تھین چنانچہ روایت و آثار کی نقل سے قطعی
ثابت ہو چکا ہے اور بعضے علمار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کو نص سے ثابت کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی خلافت پر تنصیص کی ہے لیکن اہل
تحقیق کا یہ مذہب ہے کہ ابو بکر صدیق اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما دونون مین سے کسی کی
خلافت کے لئے نص قطعی وارد نہین ہوئی ہے اگرچہ سُنّی اور شیعہ دونون فریق اپنے اپنے
مذہب کے موافق نصوص لائے ہین اور اپنے اپنے مخالفین کی نصوص کے اُنہون نے جواب دیئے
ہین کیونکہ اگر علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص موجود ہوتی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر
اجماع نہوتا اور وہ اُس نص کے بیان کرنے سے اور حق کے ظاہر کرنے سے کیون سکوت کرتے
اور خلافت کی طلب کیون ترک کرتے اور جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص ہوتا
تو مہاجرین اور انصار مین کیون گفتگو ہوتی کہ منا امیر و منکم امیر اور اُسوقت رد و
کی کیا حاجت تھی جیسا کہ نصب خلافت کے قصے مین کتابون مین مذکور ہے اور اگر کہین کہ
یہ گفتگو حجت کے تحقیق کرنے اور نص کے دریافت کرنے مین ہو کہ وہ بعضے اصحاب پر پوشیدہ ہو
اور بعضے اسکو جانتے ہون اُسکا یہ جواب ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتضیٰ اور اور صحابہ بعضے
کیطرف کہا کہ تم مختار ہو جسکے ہاتھ پر کہو سب بیعت کرین پس جو امر نص سے واجب ہو اُس مین

عدالت کے معنی اوپر گزرے ہین اور شہامت شین نقطہ دار کی زیر سے بزرگی و توانائی و شادہ دلی و دلیری ہے اور اُس مین منتخب سے نقل کیا ہے کفایت کاف کی زیر سے بس اور کافی ہونا اور فائدہ پڑنا اور ہمرد ہونا قوم مین ایک دوسرے کا مانند ہونا ۱۲ ⁽²⁾ نص کے معنی اوپر گزرے ۱۲ ⁽³⁾ منتخب مین ہے کہ تنصیص صاد بے نقطہ سے ظاہر کرنا اور بیان نص سے لیا ہے یعنی ظاہر سند ثانی ۱۲ ⁽⁴⁾ انصار رضی اللہ عنہم نے مہاجرین رضی اللہ عنہم سے کہا کہ ایک امیر ہم مین سے ایک امیر ہو اور تم مین سے ایک امیر ہو یہ دونون ملکر خلافت کا کام سرانجام کرین پس انصار کا یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے رد کیا گیا کہ آپنے فرمایا ہے کہ قریش کے سوا کوئی خلیفہ نہو اور اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین ایک حدیث اُن مین کی اوپر گزری اور ایک یہ ہے مشکوۃ مین ترمذی سے ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد ۔ خلافت اور بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشہ قوم اور امانت ازد کی قوم مین مراد یہ ہے کہ یہ منصب انکو دینے چاہئین اور آپنے اپنی حیات مین ایسا ہی کیا ... انصار کو قاضی کر کے بھیجا اور بلال رضی اللہ عنہ آپکے موذنون کے سردار تھے اور وہ

Marfat.com

ایسی تواضع[1] اور تخیر کی کیا گنجایش تھی چنانچہ نقل کیا گیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر فاروق و ابو عبیدہ ابن جراح کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو امین الامۃ فرمایا ہے رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور انصار سے کہا کہ امامت قریش کا حق ہے اور سوا قریش کے اور کسی کو امامت کا دعویٰ نہین پہونچتا پس تم ان دونون شخصون مین سے جسے چاہو قبول کرو پس اگر اس بات پر نص ہوتی تو وہ ایسا کیون کرتے حق یہی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجتہاد و اجماع سے مقرر ہوئی ہے اور اجماع کے لئے سند چاہیئے اور نص ظنی غیر قطعی[2] بھی اجماع کرنے کے لئے سند کو کافی ہے چنانچہ علم اصول[3] فقہ مین مقرر ہے اور دونون طرف کی دلیلین اور گفتگو بڑی کتابون مین مذکور ہین اور اس رسالے کی وضع سے خارج ہین اسی واسطے انکو یہان ترک کیا اور اور کتابون پر موقوف رکھا واللہ الموافق جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اجماع سے ثابت ہوئی اور انکی حکم کی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اور انہون نے اپنی رحلت کے وقت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپی اور انکو خلیفہ کیا اور عہد نامہ انکے نام لکھدیا اور اسمین سب کو انکی اطاعت کا حکم اور متابعت کا امر کیا اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے انکے ہاتھ پر بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی اور کہا بایعنا[4] بمن فیہ دان کان عمر پس خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی اجماع

---

[1] غیاث مین ہے تواضع ضاد نقطہ دار کے پیش سے عاجزی و فروتنی اور تخیر کے معنی اچھائی و بہتری ڈھونڈھنی ۱۲
[2] جو یقینی نہو ۱۲ [3] یہ وہ علم ہے جسپر علم فقہ کی بنا ہے ۱۲ [4] بیعت کی ہمنے اُس شخص کے ہاتھ پر جسکا یہی نام ہے یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس شخص کا نام اس عہد نامے مین لکھدیا ہے ہمنے اسی کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اگرچہ اُس مین عمر ہی کا نام لکھا ہو یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہے تو انکے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اگر کسی اور کا لکھا ہے تو اسی کے ہاتھ پر کر لی - غرض ہم صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریر کا خلاف نہین کرنے کے جو کچھ انہون نے اُسمین لکھدیا ہے وہی منظور ہے جب دیکھا تو اُس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا ۱۲ - اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی ہی متابعت کرتے تھے اور انکے حکم کے نہایت مطیع تھے جو انکا حکم ہوتا تھا بے تاخیر اور تفتیش اُسکو مانتے تھے - اور فوراً بجا لاتے تھے اور یہ نتیجہ اُسی اعتقاد کا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا علی رضی اللہ عنہ کے دل مین راسخ تھا جس سے وہ ایسا کرتے تھے دوسرا یہ بھی اسی مین سے نکلتا ہے کہ سوائے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی علی رضی اللہ عنہ کو کمال محبت تھی اور انکے ساتھ حُسن ظن کامل تھا کہ کسی کی متابعت کو اپنے اوپر عار نہ سمجھتے تھے جو فرمایا کہ کوئی ہو اُسی کے ہاتھ پر بیعت کی تیسرا یہ امر بھی ظاہر ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبے کو سب سے بڑا بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جانتے تھے اور جانتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نزدیک

ثابت ہوئی اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت خلافت کو ان چھہ صحابیون میں مشترک کیا عثمان و علی و عبدالرحمن ابن عوف و طلحہ و زبیر و سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کہ سب کی اور ان چھیون کی راے سے انہی چھیون میں سے ایک شخص خلیفہ ہونا چاہیئے اور ان سب نے اپنی رائے کو عبدالرحمن ابن عوف کی راے پر منحصر کر دیا اور کہدیا کہ ہم سب میں سے جسے یہ کہدین وہی خلیفہ ہے اور اُنہون نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار کیا پس علی مرتضی اور کل صحابہ رضی اللہ عنہم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اُنکے حکم کے مطیع ہوئے اور دین و دنیا کے کامون مین اُنکو اپنا امیر و حاکم جانتے رہے پس عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی اجماع سے ثابت ہوئی اُنکے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے سب صحابہ سے افضل و اکمل تھے باجماع صحابہ رضی اللہ عنہم خلیفہ برحق و امام مطلق مقرر ہوئے اور اُنکے زمانے مین جھگڑا و مخالفت جو مخالفین سے ظہور مین آیا وہ خلافت کے استحقاق و امامت کے باب مین نہ تھا بلکہ اُس لڑائی و بغاوت کا منشاء اجتہاد مین خطا تھی کہ اُنہون نے عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی سزا مین جلدی چاہی تھی دوسرا مقام یہ ہے کہ ان چارون خلفاء کی افضلیت انکی خلافت کی ترتیب کے موافق ہے

ف شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثناعشریہ مین شیعون کے فرقون کی تعداد مین جو عبارت لکھی ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ اصلمین اس مذہب کی پانچ ہین شیعہ اولی و غلات و کیسانیہ و زیدیہ و امامیہ۔ شیعہ اولی کے دو فرقے ہین اول فرقہ مخلصین کہ اہل سنت و جماعت مین اور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کہ مرتضی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین رہنے والے اور آپکے مددگار مہاجرین و انصار مین سے سب اسی فرقے مین تھے انکا یہ مذہب ہے کہ علی رضی اللہ عنہ امام برحق ہین بعد شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور اُنکی اطاعت تمام جہان پر فرض تھی اور وہ اپنے زمانے کے سب آدمیون سے افضل تھے جس نے اُنکے ساتھ امر خلافت مین مخالفت کی وہ مخطی و باغی تھا اور جس نے اُنکو خلافت کے لائق نہ جانا وہ ضال و گمراہ تھا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و طلحہ و زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے جو آپکے ساتھ مناقشہ کیا وہ خلافت کے باب مین نہ تھا فقط عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون سے قصاص لینے کی تقدیم و تاخیر مین یہ نزاع واقع ہوا تھا اور قریب تھا کہ صلح ہو جاوے اُسے عبداللہ ابن سبا نے جو اس مذہب کا بانی ہے اور اُسکا قصہ اس مذہب کی پیدایش کے بیان مین مذکور ہو چکا ہے اور اُسکے ہمراہیون نے طرفین کے سردارونکی بے مرضی لڑائی شروع کر دی آخر بعد قتال کے مرتضی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ مین عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کو بالکل نہین جانتا ہون اور نہ مین نے اُنکو چھپایا ہے آپس مین فیصلہ ہوگیا۔ غرض یہ فرقہ مرتضی رضی اللہ عنہ کے قابل خلافت ہونے کا ہرگز معتقد نہین ہے بلکہ یہ اُنکو اپنے عہد مین سب سے بہتر و افضل جانتے ہ

یعنی سب اصحاب سے افضل ابو بکر صدیق ہین اُنکے بعد عمر فاروق اُنکے بعد عثمان ذی النورین
اُنکے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہم اور افضلیت سے ثواب کی زیادتی مراد ہے اللہ تعالے کے
نزدیک اور علمار نے اس مسئلے مین یون لکھا ہے کہ جب ہم کہین کہ فلانا اپنے غیر سے افضل
ہے تو اس سے اُس فلانے کی زیادتی و رحجان اپنے غیر پر لازم آتا ہے یہ زیادتی تمام صفتون
مین جُدا جُدا ہو جیسے ہر ہر صفت مین یہ افضل اپنے غیر سے زائد و کامل ہو یا مجموع صفات
و فضائل مین جیسے اس افضل کی صفتوں کا مجموعہ اپنے غیر کی صفتوں کے مجموعے سے زیادہ
ہو اس صورت مین ممکن ہے کہ اس افضل مین بعضی کمال کی صفت نہو جو اسکے غیر میں ہو
اور یہ بھی ممکن ہے وہ رحجان و زیادتی کسی خاص صفت یا وجہ کے سبب سے ہو اور
اس مسئلے مین یہی وجہ خاص اختلاف کا باعث ہے کسلئے کہ عرف عام مین علم کی زیادتی اور
نسب کی بزرگی اور ملکات نفسانیہ کی قوت جیسے شجاعت سخاوت شہامت وغیرہ کو فضیلت
کہتے ہین اور ثواب عند اللہ ان صفتون کے ساتھ مخصوص نہین ہے بلکہ ثواب کی کثرت کے
اسباب وہ فضائل ہین کہ اُنکے منافع اور نتیجے دین اسلام کو پہونچین اور مفید ہون جیسے
ایمان لانے مین سبقت اور دین کی نصرت اور اسلام کی تقویت اور مسلمانون کی امداد اور
نیکیون کی کثرت اور خلقت کو ہدایت کرنی اور کفار سے دور رہنا اور اُنپر سختی کرنی اور
مانند انکے اور یہ صفتین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات مین بہت تھین کتب سیر
سے معلوم ہوا کہ آپ جب سے ایمان لائے ہین اسلام کی دعوت اور دین کی نصرت ہمیشہ انکا

ف۱ (بقیہ صفحہ ۱۰۶) کل اسی فرقے ہوئے اس بیان سے کھل گیا کہ نزاع جو اصحاب اور مرتضی رضی اللہ عنہم مین واقع ہوا وہ خلافت کے مقدمے مین نہ تھا ۱۲ ف۲ غیاث مین ہے افزونی و غلبہ و فوقیت و بہتری ۱۲ ف۳ غیاث مین ہے کہ ملکات میم اور لام کی زیر سے ملکہ کی جمع ہے اور ملکہ ایک قوت کا نام ہے جس سے ہر چیز [illegible] مین حاصل ہوتی ہے ۱۲ ف۴ جیسا کہ سورہ فتح مین اصحاب رضی اللہ عنہم کی صفت فرمائی [illegible] رحماء بینھم - زور آور ہین کفار پر اور نرم دل ہین آپس مین ۱۲

ف۵ غیاث مین ہے کہ سیر سین بے نقط کی زیر اور یے نیچے کی [illegible] جمع سیرت کی ہے اسکے معنی خصلتین اور اچھی عادتین ہین اور علم تواریخ کے معنی مین بھی مستعمل ہے کہ اُس مین پیغمبرون کی سیرتین اور حالات بیان ہوتے ہین +

Marfat.com

پیشہ رہا ہے۔ عثمان وطلحہ وزبیر وسعد ابن ابی وقاص وعبدالرحمن ابن عوف وعثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہم کہ بڑے صحابیون مین سے ہین اور مہاجرین کے سردار ہین آپ ہی کے ہاتھ پر ایمان لائے ہین اور آپ ہمیشہ دین کی ترقی اور کفار کے جھگڑے دفع کرنے مین مصروف رہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین بھی اور آپ کی وفات کے بعد بھی اور صحیح بخاری مین روایت ہے کہ صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کی ابتدا مین کہ کسیکو اُسوقت شعائر[سلہ] دین کے ظاہر کرنے کی مجال نہ تھی اپنے دروازے پر مسجد بنائی تھی اور اُس مین آپ نماز وقرآن پڑھتے تھے اور لڑکے اور جوان اور عورتین قریش کے وہان اکٹھے ہوتے تھے اور قرآن سُنتے تھے جب یہ مطلب لکھ چکے تو اب اسکی تقریر[سلہ] شروع کرتے ہین اور اس باب مین جو علماء کے اقوال آئے ہین اُنکو نقل کرتے ہین جمہور اہل سنت وجماعت کا مذہب تو اسی ترتیب کے موافق ہے کہ بیان کی گئی اور امام مالک اور بعضے متقدمین اہل سنت سے عثمان اور علی رضی اللہ عنہما مین توقف[سلہ] روایت کیا گیا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تمام اُمت مین کون افضل ہے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ابوبکر پھر عمر رضی اللہ عنہما پھر کہا گیا کہ علی وعثمان رضی اللہ عنہما کے باب مین کیا کہتے ہو کہا مین نے دین کے پیشواؤن سے بہت پوچھا ایسا کوئی نہ ملا کہ ایک کو دوسرے پر تفضیل دیتا ہو اور امام الحرمین کا مذہب بھی ان دونون کے باب مین توقف ہے اور ابوبکر بن خزیمہ سے عثمان ذی النورین پر علی مرتضیٰ کی تفضیل نقل کی گئی ہے اور جواہر الاصول مین لکھا ہے کہ اہل کوفہ سے بھی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی تفضیل عثمان رضی اللہ عنہ پر منقول ہے

[سلہ] دین کے نشان اور علامتین غیاث مین ہے کہ عبادتین اور قربانیان اور یہ جمع ہے شعیرہ کی اور شعرہ کے معنی منتخب مین ہین کہ قربانی حج کی اور وہ نشان جو قربانی پر کردیتے ہین ۱۲ [سلہ] غیاث مین تقریر کے معنی منتخب سے نقل کئے ہین کہ بات کہنی اور کچھ چیز مقرر کرنی اور کسی سے اقرار کرانا ۱۲ اور یہان یہ معنی ہین کہ خلفائے اربعہ کے باب مین دو امر اعتقاد کرنے چاہئین ایک یہ کہ خلافت چارون خلفا کی افضلیت انکی خلافت کی ترتیب کے موجب ہے پس یہ دونون امر دو مقام مین بیان کئے ہین اور پہلے مقام کا بیان اور تقریر تحریر ہوچکی اور دوسرے مقام کا بیان تو ہوچکا ہے اسکی تقریر باقی ہے یعنی وہ باتین جو اس باب مین اہل سنت وجماعت کے علما نے بیان کی ہین سو اُنکو بھی اس مقام پر درج کردیتے ہین واللہ اعلم ۱۲ [سلہ] توقف کے معنے منتخب مین ٹھہرنے کے لکھے ہین اور دیر کرنے اور امید رکھنے اور اہل فقہ کی اصطلاح مین جس مسئلے مین ایسا اختلاف ہو کہ اُس کے دونون طرفون مین سے کسی ایک طرف پر بھی حکم نہ لگا سکین تو اس حکم کے نہ دینے کو توقف کہتے ہین پس یہان م

Marfat.com

ابن حریمہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور شیخ ابن عمر ابن الصلاح کے مقدمہ میں بھی ذکر کو
ہے کہ اہل کوفہ کا مذہب علی کی تقدیم عثمان پر ہے رضی اللہ عنہما اور سفیان ثوری بھی اسی کے
قائل ہین اور علمائے حدیث مین سے محمد بن اسحاق بن حریمہ نے تقدیم علی کی عثمان پر
بیان کی ہے رضی اللہ عنہما اور امام محی الدین نووی نے مسلم کی شرح مین لکھا ہے کہ کوفے
کے بعضے اہل سنت عثمان رضی اللہ عنہ کی تقدیم کے علی رضی اللہ عنہ پر قائل ہین مگر صحیح و مشہور
یہی قول ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ مقدم ہین علی رضی اللہ عنہ پر اور امام نووی رحمۃ اللہ
نے اصول حدیث مین کہا ہے کہ سب اصحاب سے افضل مطلق ابو بکر ہین اُنکے بعد عمر رضی اللہ
عنہما باجماع اہل سنت اور خطابی نے کہ علمائے اہل سنت مین سے کوفے کا رہنے والا ہے علی
رضی اللہ عنہ کی تقدیم عثمان رضی اللہ عنہ پر نقل کی ہے اور ابو بکر بن زیمہ بھی اسی طرف مائل
ہے اور قسطلانی نے بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ بعضے متقدمین نے علی رضی اللہ عنہ کی تقدیم
عثمان رضی اللہ عنہ پر کی ہے اور سفیان ثوری بھی انہیں مین سے ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ انہون نے آخر عمر مین اس سے رجوع کیا ہے واللہ اعلم اور بیہقی نے کتاب الاعتقاد مین کہا
ہے کہ ابو ثور نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے صحابہ اور تابعین رضی اللہ
عنہم اجمعین مین سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تفضیل و تقدیم مین اختلاف نہین کیا ہے
اور انکے نزدیک ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ پر تفضیل و تقدیم یکسان ہے[ف] اختلاف ہے

ف ان دونون صاحبون کے الگ الگ فضائل بھی حدیثون مین آئے ہین اور اکٹھے بھی اور جہان اکٹھے فضائل
ہین وہان ہر جگہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ پر مقدم کیا ہے تاکہ ابو بکر رضی اللہ
عنہ کی بزرگی چھپی نہ رہے دو روایتین چھوٹی چھوٹی یہان بھی لکھی جاتی ہین مشکوۃ مین ترمذی سے نقل کیا ہے حذیفہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا
یعنی بے شک نہین جانتا ہین کہ کتنی زندگی ہے میری تم مین یعنی بہت مدت ہے یا تھوڑی
پیروی کرو ان کی کہ میرے پیچھے میرے خلیفہ ہونگے۔ وہ ابو بکر اور عمر ہین۔ اور بخاری و مسلم مین
ہے کہ کہا عمرو نے کہ حاضر ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کیا کہ
فقلت من الرجال قال ابوہا قلت ثم من قال عمر فعد رجالاً فسکتّ مخافۃ ان یجعلنی فی آخرہم۔ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُنکو ذات السلاسل کا امیر کرکے بھیجا تھا جب وہان سے آئے تو پوچھا آپ سے کہ سب آدمیون
مین زیادہ محبوب کے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا۔ پھر کہا مین نے مردون مین فرمائیے فرمایا اُس کا باپ یعنی

تو عثمان و علی رضی اللہ عنہما کی تفضیل و تقدیم مین ہے۔ حاصل یہ کہ اہل سنت کے مذہب
اسپر ہین کہ تمام صحابہ پر ابو بکر و عمر کو تقدیم ہے رضی اللہ عنہم اور ان مین بھی ترتیب
اور اس مین اختلاف نہین ہے لیکن بعضے فقہا و محدثین نے چنانچہ قصیدہ امالیہ کی
مین نقل کیا ہے کہ چارون خلفاء کی بزرگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے
بعد ہے اور ابن عبد البر کہ حدیث کے مشہور علماء مین سے ہے استیعاب مین بیان
ہے کہ پہلون نے اختلاف کیا ہے ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما کی تفضیل مین اور سلمان
ابو ذر و مقداد و خباب و جابر و ابو سعید خدری و زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت
ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سب سے اول ایمان لائے ہین لیکن ابو طالب کے خوف سے انہون
نے چھپایا اور کہا گیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ جماعت علی رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ
رضی اللہ عنہم پر تفضیل دیتے ہین اور کہتے ہین کہ ابن البر کا کلام مقبول ہے پر معتبر نہین
ہے اسواسطے کہ روایت شاذ مخالف قول جمہور کے معتبر نہین ہوتی اور جمہور اماموں
اسباب مین اجماع نقل کیا ہے اور اسی کی مانند علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی تفضیل
اور روایتین بھی آئی ہین جیسا کہ خطابی نے بعض مشائخ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا
کہ ابو بکر خیر من علی و علی افضل من ابی بکر اور امام تاج الدین سبکی نے کہ شافعیہ کے
علما مین سے ہین طبقات کبری مین بعض متاخرین سے نقل کیا ہے کہ وہ حسنین رضی اللہ
کو تفضیل دیتے ہین اسلئے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹکڑے کے ٹکڑے ہین اور شیخ جلال
سیوطی نے کتاب خصایص مین امام علم الدین عراقی سے نقل کیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ
اور انکے بھائی ابراہیم چارون خلفاء سے باتفاق افضل ہین اور مالک رحمہم اللہ
روایت ہے ما افضل علی بضعۃ من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احدا یہ سب روایات
اصل مقصود کو کچھ ضرر نہین پہونچاتین اور ہمارے مدعا کی منافی نہین ہین جیسا کہ ا
چکے کہ یہ ایک خاص وجہ کی افضلیت ہے اور وہ افضلیت اور وجہ سے ہے اور یہ ا
نہین ہے اور یہ فضائل ذات جو نقل کئے گئے ہین کثرت ثواب اور اہل اسلام
ان سے نہین ہے بلکہ شرف نسب اور جوہر ذات ہے اور بیشک پیغمبر خدا صلی اللہ

Marfat.com

کی اولاد آپکی ذات مبارک کے ٹکڑے اور آپکے جگر پارے ہین اور جو شرف و شان ان مین ہے شیخین مین نہین ہے یہان کس کو انکار کی مجال ہے لیکن باوجود انکی اس بزرگی کے شیخین کا ثواب بہت ہے اور نفع انکا اسلام اور اہل اسلام کو عظیم اور بہت بڑا ہے اور خطابی نے جو اپنے بعض مشایخ سے نقل کیا ہے ابو بکر خیر من علی وعلی افضل ابی بکر اس سے معلوم نہین ہوتا کہ اُسکا کیا مقصود ہے اور خیریت و فضلیت سے کیا مراد ہے اگر خیریت سے مراد اور چیز ہے اور افضلیت سے اور تو کچھ خلاف ہے نہ محل نزاع اور جو خیریت سے مراد کثرت ثواب ہے اور افضلیت سے مراد شرف ذات و کرامت نسب وغیرہ ہے تو بھی مقصود کے مخالف نہین ہے اور جو کچھ اور غرض ہے تو جبتک بیان نہ کرے کیا معلوم کہ حقیقت حال کیا ہے واللہ اعلم - اب یہ بات باقی رہی کہ ترتیب افضلیت کا مسئلہ یقینی ہے کہ بُرہان قاطع اُسپر گزری ہے جیسی کہ ترتیب خلافت پر گزری یا ظنی ہے کہ دلیل اُسکی نشان اور قرینے ہین جیسے اولویت معلوم ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ قطعی ہے اور اکثر محققون کے نزدیک مختار یہی ہے کہ ظنی ہے امام الحرمین نے ارشاد مین بعد علی الترتیب ثابت کرنے خلافت کے یہ سوال لکھا ہے کہ بعض صحابہ کو بعضون پر تفضیل دیتے ہین یا مسئلہ تفضیل سے اعراض و سکوت کرتے ہین پھر اسکا جواب لکھا ہے کہ تفضیل کے مسئلہ کی بنا اسپر ہے کہ امامت مفضول کی باوجود فاضل کے جائز نہین ہے اور اہل سنت و جماعت کے پہلے اسپر ہین کہ امام افضل چاہیئے اگر افضل کے مقرر کرنے مین کچھ ہرج و مرج واقع ہوتا ہو یا کوئی فتنہ و فساد برپا ہوتا ہو تو مفضول کو امام مقرر کرین اگر امامت کے لائق ہو اور امامت کی شرطین رکھتا ہو اور شرطین یہ ہین قریشی ہو حرام و حلال کا علم رکھتا ہو دین اسلام کے کامون کی مصلحتین جانتا ہو عادل و پرہیز گار ہو - پھر کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ مسئلہ قطعی نہین ہے کہ افضل کا مقرر کرنا اولی ہے اور اس امامت کبری کے سوا جو ذکر کر رہے ہین نماز کی امامت کے باب مین کہ اُسکو امامت صُغریٰ کہتے ہین [illegible] ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یومکم اقرأکم یعنی نماز مین وہ امام ہووے کہ حاضرین سے قرآن اچھا پڑھتا ہو اور علم فقہ حاضرین سے زیادہ جانتا ہو اور اس سے بھی حکم

آتعی ہین نکلتا پس صحیح یہ ہے کہ امامت اور خلافت مین افضلیت شرط نہین ہے
امامت افضلیت کی دلیل نہین ہوسکتی اور ہمارے پاس کوئی دلیل ایسی نہین
قاطع ہو اور بعضے آئمہ کی تفضیل کو بعضون پر دلالت کرتے ہو کہ عقل تو اسکو معلوم
کر ہی نہین سکتی اور اخبار جو انکے فضائل مین وارد ہوئی ہین وہ آپس مین متعارض ہین
توقف اور سکوت کے سوا اور کونسا رستا ہے لیکن ظن غالب یہ ہی ہوتا ہے کہ بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر رضی اللہ عنہ سب خلقت مین افضل ہین انکے بعد عمر رضی
عنہ سب سے افضل ہین اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کے باب مین ظن متعارض ہین اور
کہتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے سب مین بہتر
بعد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابوبکر اور عمر ہین اور انکے بعد خدا جانتا ہے کہ کون بہتر
ہے یہان تک امام الحرمین کے کلام کا ترجمہ ہے - اور وہ کہتے ہین کہ یہ وہ قول ہے کہ جو
ہمنے اور ہمارے امرار نے اختیار کیا ہے اور ہم تقلید کے رستے سے علیحدہ ہو کر کھلے حق کی
طرف چلے ہین انتہی اور بعض فقہا و محدثین مدینہ طیبہ کے رہنے والون نے قصیدہ
کی شرح مین نقل کیا ہے کہ شیخ احمد رزوق نے کہ ملک مغرب کے بڑے فقیہ اور شیخ ا...
ہین عقیدے کی شرح مین کہا ہے کہ علمار کا اختلاف ہے کہ یہ تفضیل قطعی ہے یا ظنی - اشعری
کہتا ہے قطعی ہے اور باقلانی کہتا ہے ظنی ہے اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ یہ تفضیل

(بقیہ صفحہ ۱۱۱) ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - یؤم القوم اقرأ
لکتاب اللہ فان کانوا فی القرأۃ سوائً فاعلمہم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سوائً فاقدمہم ہجرۃً فان کانوا فی الہجرۃ سوائً
فاقدمہم سناً ولا یؤمنّ الرجل فی سلطانہ ویعقد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ - امام قوم کا وہ ہو جو ان مین اچھا قرآن
پڑھتا ہو اور جو قرأت مین دونون برابر ہون تو وہ امام ہو جو حدیث کو زیادہ جانتا ہو کہ وہ نماز کے احکام ومسائل خوب
جانتا ہوگا اور اس مین بھی دونون یکسان ہون تو وہ امام ہو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اور قرأت وعلم وہجرت تینون
ایک سے ہون تو وہ امامت کرے جو زیادہ عمر مین ہو اور کوئی کسی کی امامت نہ کرے اسکی حکومت کی جگہ یعنی وہ
یا اسکے نائب ہو بیٹھی نہ کرین اور نہ بیٹھے اسکے گھر مین اسکی مسند پر مگر اسکے حکم سے امام احمد اور ابو یوسف رحمہما اللہ
کا مذہب اسی کے مطابق ہے کہ قاری عالم پر مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ ومالک وشافعی ومحمد کا یہ مذہب ہے کہ
علم والا اچھی قرأت والے پر مقدم ہے اسلئے کہ قرأت کی احتیاج ایک ہی رکن مین ہے اور علم کی ساری نماز مین
اسوقت مین قرآن احکام کے ساتھ سیکھتے تھے پس جو قرار ہوتا تھا وہ ہی اعلم ہوتا تھا - اسی واسطے آپ نے اقرأ کو
مقدم فرمایا اور ہمارے زمانے مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنے اعلم کو اور ہجرت اب منقطع ہوگئی ہے اسکی جگہ ہجرت

ظاہر اور باطن دونون مین ہے یا نری ظاہر مین اور یہان دونون قول ہین انتھے اور قاضی عضد نے مواقف مین اول علی رضی اللہ عنہ کے وہ سب فضائل بیان کیے ہین جنسے شیعہ آپکی افضلیت پر استدلال کرتے ہین بعد اُسکے اُن سبکا جواب دیا ہے اور افضلیت کو کثرت ثواب پر حمل کیا ہے جاننا چاہیئے کہ یہ مسئلہ افضلیت کا ایسا ہے کہ جزم[۲] اور یقین کی تو اس مین امید ہی نہ رکھنی چاہیئے اور عقل ایسی افضلیت کو کہ اُسکے معنی کثرت ثواب ہین نہین دریافت کرسکتی پس سوائے نقل کے اُسکی سند نہین ہوسکتی اور یہ مسئلہ عمل کے متعلق بھی نہین ہے کہ نرا ظن عمل کرنے کو کافی ہووے بلکہ علم اور اعتقاد کے متعلق ہے کہ اُس مین جزم ویقین درکار ہے اور نصوص جو طرفین سے مذکور ہوئی ہین وہ ایسمین متعارض ہین دلالت قطعی[ع] اُن سے نہین نکلتی نہایت یہ کہ وہ ثواب کے اسباب کی کثرت پر دلالت کرتی ہین اور ثواب کے سببون کی زیادتی ثواب کی کثرت کا باعث قطعاً نہین ہوسکتی اسلیئے کہ اجر اور ثواب اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے نہ کسی سبب پر اگر وہ چاہے نافرمان بردار کو زیادہ ثواب دے اور فرمان بردار کو اُس سے تھوڑا دے جیسا کہ اوپر عقائد مین گزر چکا ہے اور امامت اگرچہ دلیل قطعی سے ثابت ہے لیکن اُس سے فضلیت قطعی ہونا لازم نہین آتا مگر ظن غالب کے طور پر کسواسطے کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک

ف[۱] بعضی کہتے ہین یہ تفضیل ظاہر و باطن دونون مین ہے اور بعضے کہتے ہین نری ظاہر مین ہے ۱۲ منہ ف[۲] غیاث مین ہے کہ جزم جیم کی زبر سے وہ عزم ہے کہ اُسکا کرنے والا اُس سے نہ پھرے اور یقین کو بھی کہتے ہین اور یقین کے معنی بے شبہہ اور موت کے معنی مین بھی آتا ہے اسواسطے کہ اُسکے آنے مین شبہہ نہین ہے اور یقین کے تین مرتبے ہین ایک علم الیقین دوسرا عین الیقین تیسرا حق الیقین ـ علم الیقین کسی چیز کا جاننا ہے ثقہ لوگون کے کلام سے کہ تواتر کے درجہ کو پہنچا ہو اور اُس مین شک وشبہے کو ذرہ بھی گنجایش نہ رہتی ہو اور عین الیقین یہ ہے کہ کسی چیز کا ایسا آنکھ سے دیکھنا جس سے اُسکی ماہیت کا یقین حاصل ہوگیا ہو ـ اور حق الیقین یہ ہے کہ کیفیت اور ماہیت کسی چیز کی دریافت کی ہو اور یہ قسم یقین کی سب قسمون مین سے اعلےٰ درجے کی ہے ۱۲ منہ ف[ع] کسی حدیث مین کسیکا مرتبہ بڑا فرمایا ـ رزین سے مشکوٰۃ مین نقل کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ـ ہل تکون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاین حسنات ابی بکر قال انما جمیع حسنات عمر کحسنة واحدة من حسنات ابی بکر یعنی کیا کسی کی نیکیان آسمان کے ستارون کے برابر ہین آپنے فرمایا ہان عمر کی نیکیان ہین کہا مین نے پھر ابوبکر کی کتنی نیکیان ہین آپنے فرمایا تمام نیکیان عمر کی ابوبکر کی ایک نیکی کی برابر ہین اس حدیث سے دونون کی نیکیون کی کثرت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیون کی زیادتی عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیون پر معلوم ہوئی اور مشکوٰۃ مین ترمذی سے نقل کی ہے ـ طلحہ ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

باوجود فاضل کے مفضول کی امامت جائز ہے لیکن سلف کے کل مشایخ کو ہمنے یہی کہتے پایا کرسب سے افضل ابوبکر صدیق ہین انکے بعد عمر فاروق انکے بعد عثمان ذی النورین انکے بعد علی مرتضی و حسن ہین رضی اللہ عنہم اور ہمارا ظن بھی تقاضا کرتا ہے کہ ہم اعتقاد کرین کہ اگر یہ متقدمین[۵۱] اسپر دلیل نہ رکھتے تو ہمکو اسکا حکم نہ کرتے اور اسپر اتفاق نہ کرتے - پس اس مسئلے مین ہم انکا اتباع کرتے ہین اور انکے رستے پر چلتے ہین اور حقیقت امر کی خدا تعالے کے علم پر سونپتے ہین اور روا مدی کہ اصول فقہ اور کلام کا بہت بڑا عالم ہے کہتا ہے کہ مراد تفضیل سے یہ ہے کہ ایک شخص مین کوئی صفت اور بزرگی ایسی ہو کہ وہ اورون مین نہو جیسے کہ عالم علم کی صفت مین جاہل سے افضل ہے کہ اس مین یہ صفت موجود ہے اور جاہل مین نہین ہے یا ہو مگر نقصان کے ساتھ اور اس مین کمال کے ساتھ ہو پر اصل فضیلت مشترک ہو جیسے ایک شخص اورون سے زیادہ علم رکھتا ہو اور علم سب کو ہو مگر اورون کو اتنا نہو پس جو کمال اسکو حاصل ہے وہ اورون کو نہین ہے اگرچہ اصل علم سب مین مشترک ہے - پس اس معنی کر ہی صحابہ رضی اللہ عنہم مین فضیلت قطعی نہین ثابت ہو سکتی کہ

---

[۵۱] مشکوۃ مین ترمذی سے نقل کیا ہے بروایت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز حجرے شریف سے باہر آئے اور داخل ہوئے مسجد مین اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما دونون آپکے ساتھ تھے ان دونون مین سے ایک آپ کے داہنی طرف تھے اور دوسرے بائین طرف اور آپ ان دونون صاحبون کے ہاتھ اپنے ہاتھون مین پکڑے تھے اسوقت آپنے فرمایا - ہکذا نبعث یوم القیامۃ - اسی طور اور شکل سے اٹھائے جاوینگے ہم قیامت کے دن - اور یہ بھی ترمذی مین سے بروایت عبداللہ ابن حنطب نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور فرمایا - ہذان السمع والبصر - یہ دونون شنوائی اور بینائی ہین یعنی میری امت ایک جسد ہے جسمین یہ دونو بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہین کہ تمام اعضا مین افضل ہین بسبب شرف ونفاست کے یا دین اسلام ایک جسد ہے اور یہ دونو اسکی شنوائی وبینائی کی مانند ہین یا یہ دونون میری شنوائی وبینائی ہین کہ مین انکے واسطے سے دیکھتا اور سنتا ہون یعنی یہ دونون بمنزلہ وزیر اور وکیل کے ہین جیسا کہ ایک حدیث شریف مین آیا ہے کہ میرے جار وزیر ہین دو دنیا مین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اور دو آسمان پر جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام یا حق بات کے سننے اور اتباع کرنے مین اور اس جہان مین حقتعالی کا مشاہدہ کرنے مین یہ دونون ایسے کامل ہین کہ گویا ہمہ تن شنوائی و بینائی بن گئے ہین اور بخاری ومسلم سے بروایت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا کہ مین کھڑا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز ایک قوم مین یعنی انکے یارون مین کہ تجہیز وتکفین کو آئے تھے پس دعائے خیر کی انکے واسطے تمام قوم نے جب وہ رکھے گئے اپنے تخت پر نہلانے کو ناگہان میرے پیچھے ایک آدمی کھڑا تھا اور اس نے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی تھی اور عمر رض کی طرف خطاب کرکے یون کہتا تھا - ترحمک اللہ انی

Marfat.com

فضیلت ایک مین ہے دوسرا بھی اُس مین شریک ہے اور جو اُس مین شریک نہین ہے تو اُسکے
لئے اور فضیلت خاص ہے جس مین یہ شریک نہین ہے پس یہ فضیلت اُسکے مقابلے مین آپڑی
اور فضیلتون کی کثرت پر بھی ترجیح نہین دے سکتے اسواسطے کہ بعضی ایک فضیلت شرف اور
نفاست کی زیادتی کے سبب سے دوسری سو فضیلتون پر راجح ہوسکتی ہے جیسا کہ ایک جوہر
قیمت مین لاکھ درہم سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے پس ممکن ہے کہ بعضے ایک فضیلت والے کو اللہ
تعالےٰ کے ہان اتنا بڑا ثواب ملے کہ اور بہت سے فضائل والون کو نہ ملے پس افضلیت کے معنے
کثرتِ ثواب لئے جاوین تو اسپر بھی قطعی یقین نہین ہوسکتا یہ موافق اور اُسکی شرح کا ترجمہ
ہے اور مولانا سعد الدین تفتازانی نے عقاید نسفی کی شرح مین یون کہا ہے کہ ہمنے سلف
کو اسی پر پایا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اُنکے پاس دلیل نہوتی تو ہمکو حکم نہ کرتے اور ہمنے دیکھا دونو
طرفون کی متعارض پائی ہین اور یہ مسئلہ اعمال کے متعلق بھی نہین ہے کہ اس مین توقف کرنا
کسی واجب کا مخل ہوتا ہے اور محقق دوانی نے بھی عقاید عضدیہ کی شرح مین ایسا ہی کہا ہے
اور ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ مین کہ شیعون کا رد نہایت سختی سے کیا ہے اور تشدد و تعصب
مذہب کی داد دی ہے یون کہا ہے کہ شیخ ابو الحسن اشعری اسپر ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی
تفضیل سارے صحابہ رضی اللہ عنہم پر قطعی ہے اور ابوبکر باقلانی نے کہا ہے کہ ظنی ہے اور امام

(بقیہ صفحہ ۱۱۴) تھا مین یعنی فلانے مکان مین اور ابوبکر اور عمر اور گیا مین نے اور ابوبکر اور عمر نے
یعنی فلانا امر امور عبادت یا رسوم عبادت مین سے اور چلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی فلانے مکان کی طرف اور داخل ہوا
مین اور ابوبکر اور عمر یعنے مسجد وغیرہ مین اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یعنی گھر وغیرہ مین سے کہا ابن عباس رضی اللہ
عنہما پس پیچھے پھر کر دیکھا مین نے تو وہ شخص علی مرتضیٰ تھے رضی اللہ عنہ یہ ترجمہ ہے ان حدیثون کا جس سے نکلتا ہے کہ
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین اور ابوبکر مقدم ہین عمر پر رضی اللہ عنہما اور عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت
مین بھی بہت حدیثین ہین - ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے مشکوۃ کی شرح مین ابن عساکر سے بروایت ابو ہریرہ رضی
یہ حدیث مرفوعاً نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی
عثمان رضی اللہ عنہ
ہر نبی کا ایک دوست ہوتا ہے اُسکی امت مین اور بے شبہ میرا دوست عثمان رضی اللہ عنہ
اور دوسری - لکل نبی رفیق و رفیقی عثمان یعنی فی الجنۃ اور اگلی حدیث
عثمان ذی النورین کو سب صحابہ پر فضیلت ہے بخاری مین عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کنا فی زمن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احداً ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا نفاضل بینہم -
ابن عمر نے کہا تھے ہم یعنی صحابہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین نہ برابر کرتے تھے ابی بکر کے ساتھ کسی

Marfat.com

ارشاد مین امام الحرمین نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے اور صاحب مفہم شرح صحیح مسلم نے بھی ظنیت ہی پر جزم کیا ہے اور استیعاب مین ابن عبد البر نے عبد الرزاق سے نقل کیا ہے کہ معمر نے کہا ہے اگر کوئی کہے کہ عمر ابو بکر سے افضل ہے رضی اللہ عنہما اُسے منع نکرون اور نہ اُس پر سختی کرون اور جو یون کہے کہ علی ابو بکر سے افضل ہے رضی اللہ عنہما اُسپر بھی سختی نہ کرون۔ اگر شیخین کی بزرگی کا اقرار کرے اور ان سے محبت رکھے اور انکی مدح وثنا جیسکے یہ لائق ہین کرے پھر عبد الرزاق نے کہاکہ یہ کلام معمر کا مین نے وکیع سے کہا وہ بھی خوش ہوا اور اُسنے آفرین کہی شیخ ابن حجر کہتا ہے کہ منع نہ کرنا اور سختی نہ کرنی اس سبب سے ہے کہ تفضیل مذکور ظنی ہے اور قطعی نہین ہے اگر کہین کہ اس تفضیل کی ظنیت اُنہین کے نزدیک ہے جو اجماع کا دعویٰ نہین کرتے اور مخالف اجماع کے جو روایات شاذہ نقل کی ہین اُن پر کان رکھتے ہین اور اگر اجماع کا دعوےٰ کرین کہ راجح و مختار ہے تو ظنیت کا حکم کیونکر درست ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے اسکا یہ جواب ہے کہ اصول فقہ مین مقرر ہوچکا ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کی سب قسمین دلیل قطعی نہین ہین بلکہ وہی قسم ہے جس مین ذرا سا بھی اختلاف نہوا اور جس مین اختلاف ہوا اگرچہ شاذ ونادر ہو وہ قسم قطعیت سے نکل جاتی ہے اور ظنی ہوجاتی ہے اگرچہ اتنا تھوڑا اختلاف بسبب شاذ ونادر ہونے کے اجماع کے انعقاد کو مانع نہین ہوسکتا لیکن بالکل بے تاثیر بھی نہین ہوتا اور اُسکو قطعیت کے درجے سے گرا دیتا ہے پس یہان اسی قسم کا اجماع ہے اسی لئے یہ افضلیت ظنی ہے اور اہل اجماع نے بھی اُسکو قطعی نہین کہا جیسا کہ امامون کے کلام سے اشارتاً سمجھا جاتا ہے پس ظنیت کی صفت

(۱) ... فرمایا۔ انا دار الحکمۃ وعلی بابہا۔ مین حکمت کا گھر ہون اور علی اُسکا دروازہ ہے اور ایک روایت مین ہے۔ انا دار العلم وعلی بابہا۔ مین گھر علم کا ہون اور علی اُسکا دروازہ ہے اور ایک ... مین ہے۔ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا۔ مین علم کا شہر ہون اور علی اُسکا دروازہ ہے اور ایک حدیث اوپر گزری کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ انت اخی فی الدنیا والآخرۃ۔ اور اس مین کسی کو اختلاف نہین ہے بعد ابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے علی رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے افضل ہین اور حسن رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پارے کے لخت جگر اُنکی افضلیت مین کسکو شبہہ ہے ترمذی مین ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ۔ حسنؓ اور حسینؓ دونون بہشت کے جوانون کے سردار ہین مراد یہ ہے کہ بہشت مین جوان ہون گے

Marfat.com

اس مسئلہ مین محکوم بہ[۵] ہے نہ یہ کہ بعد اجماع کے حکم کو عارض ہوئی ہے اور اس سے فقط یہی مستند ہو سکتا ہے کہ جب خلافت اس ترتیب سے قطعی ثابت ہو چکی تو اس سے ظاہر ہوا کہ افضلیت بھی اسی طرح ہو گی لیکن ترتیب خلافت سے افضلیت کی ترتیب کا قطعی اور یقینی ہونا لازم نہین آتا۔ نہین دیکھتے ہو کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے احق ہونے پر اہل سنت و جماعت اجماع رکھتے ہین اور اُنکی افضلیت مین اختلاف۔ پس معلوم ہوا کہ خلافت کی قطعیت سے افضلیت کی قطعیت لازم نہین آتی اور افضلیت کی ظنیت سے خلافت کی ظنیت بھی لازم نہین ہوتی اور فضل کی حقیقت وہی ہے جو اللہ تعالے کے پاس ہے اور اسپر بجز وحی کے خبر کی اطلاع ممکن نہین ہے اور ان سب کی مدح و ثنا مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور آپس مین متعارض ہین پس جن لوگون نے وحی اُترنے کا زمانہ پایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا اور قرینون اور نشانون سے دریافت کیا ہے وہ اس حال کے خوب دانا ہین پچھلون کی نظر صرف دلیل و مفہوم کلام پر پڑتی ہے اور کلام متعارض ہے پس اُنکی دلیل بجز پہلون کی تقلید اور اتباع کے اور اُنکے ساتھ حسن ظن کے اور کیا ہے لیکن احادیث اور اخبار ہر کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و کمالات مین وارد ہوئی ہین

---

[۵] یہی خبر کو کہتے ہین جیسے زید قائم ہین نحویون کے نزدیک زید مبتدا ہے اور قائم اُسکی خبر ہے اسی طرح منطق کی اصطلاح مین زید محکوم علیہ اور قائم محکوم بہ ہے ۱۲ سلمہ ترمذی مین جمیع بن عمیر کے بیٹے سے روایت ہے کہ مین اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے مین نے پوچھا کہ ای الناس احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا۔ کونسا آدمی بہت پیارا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف انہون نے فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ پس کہا گیا کہ مردون مین سے کونسا بہت پیارا ہے کہا اُنہون نے کہ خاوند اُسکا یعنی علی رضی اللہ عنہ اور صفحہ ۱۰۸ کے حاشیہ پر حدیث گزری ہے کہ عمرو عاص کے بیٹے نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے پیارا آپکے نزدیک کون ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کہا مردون مین کون کہا اُسکا باپ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ اور اس سے پہلے صفحے کے حاشیے پر حدیث گزری کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین علم کا شہر ہون اور علی اُسکا دروازہ ہے اور اللہ تعالی نے سورہ بقرہ مین فرمایا۔ وأتوا البيوت من أبوابها۔ یعنی گھرون مین اُنکے دروازون سے آؤ اس سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا علم علی رضی اللہ عنہ کے بغیر حاصل نہین ہو سکتا اور رزین نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ میرے اصحاب ستارون کی مانند ہین کہ میرے علم کے نور سے چمکتے ہین کوئی کم پر علم سے خالی کوئی نہین ہے اور شریعت اور دین کا علم سب کے پاس ہے۔ پس تم جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے ۱۲

Marfat.com

نظر کرنے سے سوائے توقف کے کچھ حاصل نہین ہوتا۔ یہ ترجمہ وحاصل صواعق محرقہ کا
ہے اور سوا اسکے جو مواقف کی شرح سے اوپر نقل کیا ہے وہ بھی تمام صواعق مین مذکور
ہے اور یہ بھی صواعق مین ہے کہ ہم اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ اس ترتیب سے
افضلیت کا مسئلہ ظنی ہے لیکن شیعون پر لازم آتا ہے کہ قطعی ہے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ
عنہما کی افضلیت کا از روے جزم ویقین کے انکو معتقد ہونا چاہئے اسواسطے کہ علی مرتضی
اور سب امامون علیہم السلام کی عصمت کے وہ معتقد ہین اور معصوم کی خبر باتفاق
یعنی سب کے نزدیک قطع اور یقین کا فائدہ دیتی ہے اسلئے کہ معصوم پر جھوٹ جائز نہین
اور صحیح روایات سے ثابت ہوا ہے بلکہ تواتر کے درجہ کو پہونچا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اپنی
خلافت وسلطنت کے زمانہ مین علانیہ وبرملا اپنے شیعون کے روبرو ابوبکر وعمر رضی اللہ
عنہما کی مدح وثنا اور انکی افضلیت کا بیان کرتے رہے ذہبی نے اسّی سے زیادہ آدمیون
صحیح سندون کے ساتھ ثابت کیا ہے اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر کہا ہے
محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ثم انت فرمایا کہ مین ایک آدمی ہون مسلمانون
اور یہ حدیث متعدد رستون سے صحت کو پہونچی ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ
فرمایا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ ایک گروہ آدمیون کا مجھکو انپر تفضیل دیتے ہین یہ لوگ مفتری

(بقیہ صفحہ ۱۱۷) اور خبر فردوس مین یہ حدیث یون آئی ہے ۔ انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر
عثمان سقفہا وعلی بابہا ۔ مین علم کا شہر ہون اور ابوبکر اس شہر کی بنیاد ہے اور عمر اسکی فصیل ہے اور
چھت ہے اور علی اسکا دروازہ ہے رضی اللہ عنہم ۱۲ اظہار حق + ۵۲ مشکوۃ مین بخاری سے یہ حدیث
عن محمد ابن الحنیفیہ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال ثم عمر
وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین ۔ روایت ہے محمد ابن الحنفیہ
رضی اللہ عنہ سے جو حنیفیہ کے شکم سے ہین کہا انہون نے کہ مین نے اپنے باپ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا
علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر اور افضل کون ہے آپنے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہین پھر مین نے پوچھا
بہتر ہے آپنے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ پھر مین اس بات سے ڈرا کہ اب کے سوال کرون تو کہین
کو افضل نہ بتادین اسلئے مین نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ افضل ہین انکے جواب
مین نہین ہون مگر ایک آدمی مسلمانون سے ۔ یہ آپ نے تواضع اور کسر نفسی سے فرمایا ۱۲ مظاہر
افترا کے معنی منتخب مین ہین کہ کسی پر جھوٹ باندھنا یعنی کسی سچے پر جھوٹ کی تہمت رکھنی اور مفتری کے

عمر نہ بقیہ صفحہ ۱۲۱
× × ×

Marfat.com

مجکو وہ معلوم ہوجاوینگے اور یہ کہنا اُنپر ثابت ہوجاویگا تو مین اُنکو افترا کی سزا دونگا اور مالک نے امام جعفر صادق سے اور اُنہون نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ علی مرتضیٰ عمر ابن خطاب پر گزرے رضی اللہ عنہم اور عمر رضی اللہ عنہ اسوقت چادر لپیٹے ہوئے پڑے تھے آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ شخص جو چادر لپیٹے ہوئے پڑا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالےٰ کا پیارا اور محبوب مین کسیکو نہین جانتا ہون اُسوقت کہ وہ اپنے نامہ اعمال سمیت اللہ تعالےٰ سے ملاقات کریگا اور دارقطنی نے روایت کی ہے کہ ابو جحیفہ علی رضی اللہ عنہ کو تمام اُمت سے افضل اعتقاد کرتا تھا ایک جماعت سے ملا جو اُسکی مخالف تھی اور اُنکی مخالفت سے اُسے سخت رنج ہوا اور علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ اُسکو غمگین دیکھ کر خلیہ مین لے گئے اور اُس سے فرمایا کہ اے ابا جحیفہ اس رنجش کا کیا سبب ہے اُس نے حال عرض کیا آپ نے فرمایا اے ابا جحیفہ خبر دیتا ہون مین تجکو اس اُمت کا بہتر کون ہے اس اُمت مین سب سے بہتر ابو بکر ہین اُنکے بعد عمر ہین رضی اللہ عنہما ابو جحیفہ نے کہ مین نے عہد کیا اللہ تعالےٰ سے کہ اس حدیث کو کہ مین نے علی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے بالمشافہہ سنی ہے ہرگز نہین چھپانے کا اور یہ بھی ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے کانون سے سنا ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین ممبر پر فرمایا کہ بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اُمت مین سب سے بہتر ابو بکر ہین پھر عمر رضی اللہ عنہما اور اسی کی مانند اور حدیثیں اور بہت ہین کہ مشہور ہین بلکہ تواتر کے درجے کو پہونچی ہین اور شیعہ کہتے ہیں یہ سب اور جو کچھ اس باب مین آئمہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوا ہے صرف تقیہ اور خوف کے سبب تھا یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی تعریف اُنہون نے صرف دشمنون اور اپنی جان کے خوف سے کی تھی اگر ایسا نہ کرتے تو وہ رہ نہ سکتے اور سلامتی اُنپر سے اُٹھ جاتی اور اُنکے دلون مین ... لیکن یہ کلام انکا عقل سے نہایت دور اور کمال رکیک ہے اور اس ...

۵ غیاث مین ہے کہ بشافہہ میم کی پیش اور شے کی زبر اور ہے کی ... اور اُسکے بعد ... چھوٹے اوپر کے دو نقطے والی سے بدلی ہوئی ہے اسکے معنی قرار دینا ... کلام کرنا اور ... کو زیر سے پڑھنا یا ایک ... الشفاظاہی ۱۲ ؎ جس صحیح حدیث کے راوی حد سے زیادہ ہون اُسکو مشہور کہتے ہین اور مستفیض بھی کہتے ہین اور ... معنے اوپر بیان ہوچکے ۱۲ ؎ غیاث مین منتخب سے نقل کیا ہے کہ رکیک سست و ضعیف ...

مقدمہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی مصنف رسالہ سے لکھا گیا ۱۲

Marfat.com

علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہ خدا تعالیٰ کے شیر اور حق کے دائرے کے مرکز تھے ایسی ذلیل
مغلوب و مقہور ہوئے کہ حق کے اظہار اور باطل کے رد کرنے سے عاجز رہے اور اپنی زندگی
ہمیشہ خوف و عجز میں گزاری سوچنے کی جگہ ہے جبکہ اسد اللہ انکا لقب ہو اور لا یخافون لومۃ
لائیم اُنکی صفت ہو اور علی مع القرآن و قرآن مع علیؑ اُنکی منقبت ہو پھر خوف و عجز اور حق
کے چھپانے کا کیا محل ہے شہرت اور تواتر کے درجے کو پہونچا ہوا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ حق ظاہر
کرنے اور نصیحت قائم کرنے مین کسی کا خوف اور ڈر نہین رکھتے تھے۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
پوچھا کہ علی رضی اللہ عنہ پر خلقت جمع نہوئی اور آپ سے متنفر رہی اسکا کیا سبب ہے کہا کہ
آپ حق بات کے اظہار کرنے مین کسی کی رو و رعایت نہ کرتے تھے اور کسی سے مداہنت و مبالات
نہ رکھتے تھے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ زاہد تھے اور زاہد کا دنیا دارون سے ملاپ
نہین ہوتا اور عالم تھے اور عالم کسی کی خوشامد نہین کرتے اور شجاع و بہادر تھے اور بہادر
کو کسی کا ڈر نہین ہوتا اور شریف تھے اور شریف کو کسی کی پروا نہین ہوتی اس سبب
آپ لوگون سے دُور و منتفر رہے اور آپ سے لوگون نے نفرت کی اور جمع نہوئے پس ایسے
کس طرح تقیہ کیا اور شیخین کے زمانے مین فقط ظاہر مین تقیہ ہوتا تو ممکن تھا لیکن خاص ابو

لہ یہ آیہ سورہ مائدہ مین ہے اور نہین خوف کرتے ہین ملامت کرنے والے کی ملامت سے یعنی دین کے کامون مین
دنیا دارون کا کچھ لحاظ نہین رکھتے اور نہ کسی کی ملامت اور ایذا رسانی سے ڈرتے ہین پس علی رضی اللہ عنہ اس صفت
مین کامل تھے ۱۲ **ع**لی رضی اللہ عنہ قرآن کے ساتھ ہے یعنی ہمیشہ وہ اُسپر عمل کرتا ہے اور اُسکی مخالفت نہین
کرتا اور قرآن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے کہ ہر وقت اسکا ہادی ہے اور کبھی اُس سے جُدا نہین ہوتا ۱۲ **سہ**
تقیہ کی رد مین علما نے بہت کچھ لکھا ہے یہان تھوڑا سا بطور اجمال کے لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب مین فرمایا
الذین یبلغون رسالات اللہ و یخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ط ۔ وہ جو اللہ کے احکام پہونچاتے ہین
اور اس سے ڈرتے ہین سوائے اللہ کے کسی سے نہین ڈرتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور
صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچانے مین کچھ خوف جان و مال کا
نہین ہوتا تھا اس سے کھل گیا کہ اگر خلفائے راشدین قابل تعریف کے نہوتے تو امام اور اہلبیت اُنکی جھوٹی تعریف
نہ کرتے اور خدا تعالیٰ کے بندون کو دھوکا نہ دیتے دوسرے یہ کہ اگر امام جان کے خوف اور ایذا کے سبب سے حق بات کا
نہین کرسکتے تھے تو اُنکو وہان سے ہجرت لازم تھی اللہ تعالیٰ نے سورہ نسا مین فرمایا ہے۔ ان الذین توفٰہم الملائکۃ
ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا فاولئک ماوٰہم جہنم
وساءت مصیرا ۵ ۔ تحقیق جن لوگون کی فرشتے جان کھینچتے ہین ایسے حال مین کہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہین تو اُن سے فرشتے کہتے
ہین کہ تم کس بات اور کس شغل مین تھے وہ کہتے ہین ہم عاجز اور مغلوب تھے اس ملک مین۔ فرشتے کہتے ہین کیا نہ تھی

Marfat.com

خلافت وشوکت کے زمانے مین اور عین خلوت مین اور خاص اپنے دوستون اور تابعدارون سے اس قسم کا بیان کرنا کیونکر تقیہ پر محمول ہوسکتا ہے اور یہ تقیہ کے ساتھ کس طرح جمع ہوسکتا ہے اور امام محمد باقر اور آپ کے آبا اور اولاد رضی اللہ عنہم سے ہر وقت مین اس قسم کے سوالات ہوئے ہین کہ آپ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے باب مین کیا کہتے ہین سب نے یہی فرمایا کہ ہم اُنکو نہایت دوست رکھتے ہین اور جب یہ پوچھا گیا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ آپ یہ کلام تقیہ سے کرتے ہین اور آپ کے دل مین اسکا خلاف ہے تو اُنھون نے جواب مین یہی فرمایا کہ خوف زندون سے ہوتا ہے نہ مُردون سے اور امام باقر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ ہشام ابن عبد الملک ابن مروان کو سب بُرا کہتے چلے آئے ہین اور وہ اپنے وقت کا امیر و بادشاہ تھا اگر ہم تقیہ کرتے تو اُسکی بھی تعریف کرتے پس جبکہ امام باقر رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے اور آپ علی رضی اللہ عنہ کے جگر کے ٹکڑے ہین تو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوگا کہ قوت و شجاعت اور عدل کی کثرت اور جنگ کی شدت مین وہ کل کے کل ہین - اگر اُنکو خوف و تقیہ ہوتا تو امیر معاویہ اور بنی مروان سے جاہلیت اور اسلام کے زمانے مین باوجود اُنکی اسقدر کثرت کے اور باغیون اور خارجیون سے کیون لڑتے اور ان لڑائیون مین آپنے حرب و قتال اور اظہار حق و تائید دین کی ایسی داد دی ہے کہ اُس سے زیادہ متصور نہین ہوسکتی اور یہ سب کوشش فقط اسی واسطے تھی کہ دین کا امر اعتدال کے دائرے سے باہر نہونے پاوے جب حق کا تغیر اور دین کے کام مین سستی دیکھی اُسی وقت رد و ابطال کو اپنے اوپر واجب سمجھا اور آپنے اپنے بعض شیعہ کو جنھون نے اس مقدمے مین افراط و تفریط اور غلو کیا تھا نکلوا دیا چنانچہ عبد اللہ ابن سبا کو مداین کی طرف جلا وطن کر دیا اور حکم دیا کہ جس شہر مین ہم ہون وہان آنے نپاوے اور یہ ابن سبا یہودی تھا کہ اُس نے آپ کے [illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۲۰) ۴ استطاعت طرفین کی کتابون سے ثابت ہے ذو الفقار مین ہے کہ [illegible] نے زید شہید کے ہمراہیون کو لاکھ دینار تقسیم کئے - تیسرے سب پیغمبرون کو جان کا خوف [illegible] بقرہ مین فرمایا - ویقتلون النبیین بغیر الحق ط اور وہ قتل کر ڈالتے تھے [illegible] ناحق کسی پیغمبر نے جان کے ڈر سے کافرون اور منافقون کی تعریف نہین کی اور بہی بہت سی دلیلین ہین کہ یہان اُنکی گنجایش نہین ہے ۱۲ ملخصاً ۵ عیاث مین ہے کہ جلا جیم کی زبر سے کسی کو اُسکے گھر سے نکالنا اور جلا وطن یہ ہے کہ جس ملک مین رہتا ہے وہان سے نکالدینا ۱۲ ملخصاً اس عبد اللہ ابن سبا یہودی منافق کا حال اور مذہب روافض کی ابتدا اور تقیہ کرنے کا بیان

Marfat.com

اسلام ظاہر کیا تھا اور حقیقت مین منافق تھا اور رافضیون کا پیشوا اور اس مذہب کا
موجد بھی تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتا تھا اور علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہوا تا تھا آپ نے
اسکے بعض کلمات سن لئے تھے اسلئے اسے یہ سزا جلاوطن ہونے کی دی اور نکلوا دیا اور
ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مدح و ثنا مین آپنے اتنے خطبے فرمائے ہین کہ ان پر
اطلاع ہونے کے بعد کسی طعن کرنے والے کو دم مارنے کی مجال نہین رہ سکتی اگر علمائے سنت وجماعت
ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت بلکہ اس افضلیت کی قطعیت مین فقط اسی پر اکتفا کرین تو
استدلال کو کافی اور وافی ہون اور بعضے شیعہ جو انصاف و اعتدال کے رستے سے باہر
نہین گئے ہین اسکا یہی سبب ہے عبد الرزاق نے کہ صاحب روایت و عالم حدیث ہے کہا
ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی تفضیل مین اسلئے کرتا ہون کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر
انکی تفضیل آپ کی ہے اس سے زیادہ اور کیا بڑا گناہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کو ہم دوست
رکھین اور انکی مخالفت کرین یہ تمام ترجمہ ابن حجر کے کلام کا ہے اگر انصاف کی آنکھ سے
دیکھین تو معلوم ہو جاوے کہ اور کتابون مین اس تفصیل سے بیان کم ہوا ہے چاہئے کہ اول
سے آخر تک دیکھ کر اور سب کو ملا کر غور کرین اور اضطراب اور جلدی نہ کرین واللہ اعلم ومنہ التوفیق
فَبَاقِی الْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ بعد چارون خلیفون کے باقی عشرہ مبشرہ کو بزرگی ہے اور عشرہ مبشرہ
ان دس صحابیون کا نام ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بہشت کی خوشخبری دی ہے
اور فرمایا ہے وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ
وسعد ابن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید ابن زید فی الجنۃ و
ابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ اور یہ دس آدمی تمام امت مین سے بہتر و افضل اور

لہ اور اللہ ہی بہت جاننے والا ہے اور وہی توفیق دینے والا ہے ۱۲ لہ ترمذی نے اس حدیث کو عبد الرحمن ابن عوف سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر بہشت مین اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبد الرحمن عوف کا بیٹا بہشت مین اور سعد ابی وقاص کا بیٹا بہشت مین اور سعید زید کا بیٹا بہشت مین اور ابو عبیدہ جراح کا بیٹا بہشت مین - ابن ماجہ نے یہ حدیث زید کے بیٹے سے نقل کی ہے یہ سعید زید کا بیٹا عمر رضی اللہ عنہ کا بہنوئی ہے کہ انکی بہن فاطمہ اس سے منسوب تھی اور یہ اپنی زوجہ فاطمہ کے سبب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور سنہ اکیاون ہجری مین اسکی وفات ہوئی ستر برس سے زیادہ عمر تھی اور باقی سب مشہور ہین ۱۲ مظاہر حق - اور انکی تعریف مین اور بہت حدیثین

Marfat.com

قریش کے سردار ہین اور مہاجرین کے پیشوا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے دار ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور انکی بزرگیان اور کوششین دین اسلام مین اسقدر ثابت ہین کہ اورون کی نہین ہین اور انکا بہشتی ہونا قطعی ہے لیکن یہ بشارت کی قطعیت خاص انہین کے لئے نہین ہے بلکہ ان کے سوا اورون کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے جیسے فاطمہ زہرا[1] رضی اللہ عنہا اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور خدیجۃ الکبری وعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حمزہ وعباس وسلمان وصہیب وعمار ابن یاسر رضی اللہ عنہم ان دس کا لقب جنتی اس سبب سے مشہور ہوگیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث مین ایک ہی وقت ان کا بیان فرمایا ہے اور عقائد

(بقیہ صفحہ ۱۲۲) ... معاذ جبل کا بیٹا ہے اور ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ جراح کا بیٹا ہے اور معمر نے جو قتادہ سے روایت کی ہے انمین یہ بھی ہے - واقضاہم علی - اور سب سے زیادہ حق پر حکم کرنیوالا علی ہے رضی اللہ عنہم اور ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - طلحہ والزبیر جاراے فی الجنۃ - طلحہ اور زبیر میرے ہمسائے ہین جنت مین اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی - اللہم اسق عبد الرحمن ابن عوف من سلسبیل الجنۃ - اے اللہ پلا عبد الرحمن عوف کے بیٹے کو بہشت کے چشمے سے ترمذی مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اللہم استجب لسعد اذا دعاک - اے اللہ قبول کر سعد کی دعا جب دعا کرے - اس حدیث کی روایت بھی سعد سے ہے

۱ٖ ترمذی نے خدیجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو فرشتے نے بشارت دی ہے اس بات کی کہ - فاطمہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدی شباب اہل الجنۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی سب عورتون کی سردار ہین اور اسکی بشارت دی ہے کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانون کے سردار ہین اور ابی سعید سے بھی ترمذی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - الحسن والحسین سیدی الشباب اہل الجنۃ - اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے کوہ حرا پر اور عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجۃ الکبری کے سے آتی ہے اُسکے پاس ایک برتن مین سالن ہے اور روٹی ہے جب آپ کے پاس آ ... تعالی کی طرف سے آپ اُسکو سلام کہئے - بشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب - اُسکو ایک گھر کی جنت مین موتی سے بنا ہوا کہ نہ اُس مین شور وشغب ہے اور نہ رنج وتعب ... پہچانتے تھے اور عبادت الہی مین مصروف رہتے تھے ایکبار حضرت خدیجہ رضی اللہ ... ہوئی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ترمذی مین روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام میری صورت حریر کے ٹکڑے پر لکھی ہوئی لائے اور کہا - ہذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ - یہ تیری زوجہ ہے دنیا اور آخرت مین یہ آپکے نکاح سے پہلے تھا اور اسکا ذکر حدیثون مین بھی ذکر ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے ترمذی مین روایت ہے

ہین انکا بیان اسواسطے آیا ہے کہ انکی شان ہین اہتمام زیادہ ہے اور جن لوگون کے دل مین
زنگ ہے اور ان بزرگون کی بے ادبی کرتے ہین اور ان سے بغض رکھتے ہین اُنکی مذمت
کا رد بھی مقصود ہے اور عوام جانتے ہین کہ جنّت مین داخل ہونے کی بشارت کا قطعی ہونا
انہین دس کے لئے مخصوص ہے یہ گمان اُنکا محض غلط ہے اور اُنکے جہل صریح پر دلالت
کرتا ہے اور بعضے طالب علم عربی خوان کہ عوام جاہلون سے آدھا قدم آگے بڑھکر رکھتے
ہین یون کہتے ہین کہ اورون کو بھی بشارت ہے لیکن ان دس کی بشارت قوّت اور
شہرت ہین متواتر ہے اور منشا اس گمان کا حدیثون کا نہ پرتالنا ہے اور اس علم شریف کی خدمت
ہین تقصیر اسکا باعث ہے تجاوز کرے اللہ اُن سے اور اس بحث کو ہمنے ایک کتاب مین جسکا
نام تحقیق الاشارت فی تعمیم البشارت ہے تفصیل و تحقیق کے ساتھ بیان کیا ہے اور جسقدر
اہل بشارت کے نام حدیثون مین آئے ہین اور اپنی نظر سے گزرے ہین سب ذکر کئے ہین اور
حق یہ ہے کہ چارون خلیفون اور فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور انکی مانند اور اہل
فضائل کی بشارت تواتر معنوی کے درجے کو پہونچی ہے اور دس مین سے جو باقی رہے اُن کی
بشارت شہرت کی حد تک پہونچی ہے اور بعضون کے احاد کے درجے کو اور جن کے واسطے
بشارت نہین آئی ہے اُنکو یون کہتے ہین کہ مومن جنّتی ہین اور کافر جہنمی ہین مگر کسی کو
قطعی جنتی نہین کہہ سکتے اور تمام تحقیق اس کی کتاب مذکور مین ہے فَاَهْلُ بَدْرٍ ++
عشرہ مبشرہ کے بعد اہل بدر کو فضیلت ہے اور بدر[1] کا واقعہ ہجرت کے دوسرے برس ہوا ہے
اور دین اسلام کی عزت کے ظاہر ہونیکا یہی سبب[2] ہوا اور اللہ تعالی نے جو اپنے حبیب

(بقیہ صفحہ ۱۲۵) ۴ اور لشکر اسلام کا نیزہ اونکے ہاتھ مین یہانتک اللہ کی راہ لڑتے کہ اُنکے دونون ہاتھ کٹ گئے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو مشاہدے یا خواب مین دیکھا کہ وہ جنت مین اوڑتے ہین اور اُنکے دو بازو مین خون مین بھرے ہوئے اسی لئے اُنکو طیّار اور ذوالجناحین کہتے ہین ۱۲ مظاہر حق + ۱ غیاث
مین بدر بے بیچے کے ایک نقطے والی کے زبر اور دال بے نقط کے سکون سے ایک مقام کا نام ہے جہان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش سے جنگ ہوئی تھی اور اہل اسلام کی فتح ہوئی ۱۲ ۲ اللہ تعالی نے سورہ آل عمران مین فرمایا ہے - ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ الخ - اور بیشک مدد کی تمہاری اور تم کو فتح دی اللہ تعالی نے بدر مین اور تم تھوڑے تھے کہ تین سو سے کچھ زیادہ تھے اور وہ کئی ہزار تھے اور جبتک اہل اسلام کو کچھ بڑی ثروت نہ تھی +

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ فرمایا تھا وہ اُس دن پورا کیا اور
عتبہ وشیبہ وابوجہل وغیرہ سرداران قریش جو دین کے دشمن تھے وہ اُس غزوے میں مارے گئے
اور جہنم میں پہونچے اللہ اُنکو لعنت کرے اور پانچ ہزار فرشتوں نے مومنین کی مدد کی اور
اس غزوے میں شریک ہوئے عشرہ مبشرہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے سوائے عثمان رضی
اللہ عنہ کے کہ وہ بسبب بیماری حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صاحبزادے کے آپ کے حکم سے مدینہ طیبہ میں رہے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکو اہل بدر میں گنا اور غنیمت میں شریک کیا اور اہل بدر تین سو تیرہ ۳۱۳ ہیں یہ سب
جنتی بہشتی ہیں اور ان کی شان میں فرمایا ہے کہ اطلع علی اہل بدر فقال
اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم دوسری جگہ فرمایا لن یدخل النار رجل شهد بدرا والحدیبیة اور
حدیث شریف میں آیا ہے وہ فرشتے کہ غزوہ بدر میں حاضر تھے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایسی عزت
بزرگی رکھتے ہیں کہ اور فرشتوں کو حاصل نہیں ہے فاضل اہل بدر کے بعد ... کو
بزرگی ہے یہ غزوہ ہجرت کے چوتھے برس واقع ہوا ہے اور اس میں اہل اسلام ...

۵ ایک روایت میں تین سو پندرہ ۳۱۵ اور ایک میں تین سو سترہ ۳۱۷ آئے ہیں اور عبد الکریم ... نے
تین سو پینسٹھ ۳۶۵ لکھے ہیں لیکن نہ تین سو تیرہ ۳۱۳ جو متن میں مذکور ہوئے مشہور ہیں اور اسی قول کو ترجیح ہے
... صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اُنکو جنت کی بشارت دی ہے کہ آپنے اُنکے حق میں فرمایا ...
وجبت لکم الجنة - یہ ایک بہت بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے جو بخاری ومسلم سے مشکوٰۃ میں بروایت علی رضی اللہ عنہ
ہے اُس میں فرمایا ہے - اعملوا ما شئتم کر دو جو کچھ چاہو یہ ازروئے کرم کے فرمایا نہ ترک کے لئے ...
دی تمہارے لئے جنت اور اللہ تعالیٰ نے اُنکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے اگر ان سے گناہ صادر ہو تو توبہ کی ...
بے توبہ بخشا گیا اور جامع بخاری میں اہل بدر کے ناموں کا ایک باب ہے کہ چالیس سے زیادہ نام اہل بدر
ہیں ... استیعاب میں ایک دعا ہے میں اُنکے ناموں کے ساتھ توسل کیا ہے اور پورے تین سو تیرہ ۳۱۳ نام ...
کئے ہیں اور ان اسمائے مبارک کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ اُنکے توسل کی برکت سے دعا قبول ...
حاجت برآتی ہے اور بعض اولیاء اللہ کو اُنکی برکت سے ولایت ملی ہے اور ...
... خلاصہ مظاہر حق کا ہے ۱۲ ۶ بخاری ومسلم سے بروایت علی رضی اللہ عنہ ...
... ہے کہ ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے - بیشک اللہ ... کے ساتھ ...
... چاہو وہ کرو تم پس تحقیق بخشا میں نے تمکو ۱۲ ۷ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مسلم میں روایت ہے ... اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں اگر خدا چاہے تو نہیں داخل ہونے کا آگ میں وہ ...
... بدر میں یا حدیبیہ میں ۱۲ ۸ غیاث میں منتخب سے نقل کیا ہے کہ احد ... اور ...

Marfat.com

پہونچی ہے اور دندان مبارک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی جگہ مجروح ہوا
یہ خیال نہ کرین کہ آپکا دندان مبارک جڑ سے نکل آیا تھا بلکہ اُسکا ایک کونہ ٹوٹ گیا
اور سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ عبد المطلب کے بیٹے اور ستر صحابی رضی اللہ عنہم ا
شہید ہوئے اور عشرہ مبشرہ بھی اہل اُحد مین داخل تھے اور مشرکون کا سردار اُس غزوے
مین ابو سفیان اموی تھا کہ غزوہ بدر کے بعد اُس نے قسم کھائی تھی کہ جبتک محمد صلی اللہ
وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب رضی اللہ عنہم سے بدلا نہ لیلونگا عورت سے صحبت نہین کرینگا او
بدن پر تیل نہین ملنیکا جس سال مکہ معظمہ فتح ہوا یہ ابو سفیان اور معاویہ ابو سفیا
کا بیٹا ایمان لائے ہین ۔ ٦ اہل بیعۃ الرضوان ۔ اہل اُحد کے بعد بیعت رضوان وال
کو بزرگی ہے بیعت رضوان اُس بیعت کا نام ہے کہ مسلمانون نے حدیبیہ١ کی صلح سے
پہلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر کی تھی جسکا قرآن مجید مین بیان ہے لقد رضی
عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ٢ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ لا یدخل النار
احد بایع تحت الشجرۃ٣ یہ بھی سب قطعی بہشتی ہین اور یہ ترتیب جو بیان ہوئی ہے اسکے
مجمع علیہ ہے کہ ابو منصور تمیمی نے نقل کیا ہے اور ان سب کے بعد کہ جنکا ذکر کیا گیا
صحابہ رضی اللہ عنہم کو بزرگی ہے اپنے اپنے درجے اور مقام کے موافق مگر علماء نے اُنکی

١ غیاث مین لطائف سے نقل کیا ہے کہ حدیبیہ حے بے نقطہ کی پیش دال بے نقطہ کی زبر اور دوسری کی زیر اور یے دو نقطون والی کی تشدید سے ایک مقام کا نام ہے مکہ معظمہ سے دو فرسخ ١٢ ٢ یہ آیہ سورہ فتح مین ہے بیشک اللہ راضی اور خوش ہوا ایمان والون سے جبکہ تیرے ہاتھ پر بیعت کی درخت کے نیچے تفسیر حسینی مین اس آیت کا شان یون لکھا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ مین نزول فرمایا اور خراش بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کو مکے کو قریش سے کہدے کہ ہم عمرہ کرنے کو آئے ہین لڑنیکا ارادہ نہین رکھتے قریش نے اُسکو اندر نہ آنے دیا اور اُسکی بات نہ سُنی آپ نے دوبارہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اُنکو قریش نے مکے مین قید کرلیا اور یہان یہ خبر اُڑی کہ اُنکو قتل کر ڈالا اسلیئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے لڑنے کا ارادہ کیا اور سمرہ کے درخت کے نیچے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت کی صحیح قول کے بموجب ایک ہزار پانسو بیس صحابی تھے جنہون نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے رکھکر بیعت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج تم اپنے زمانے کے سب آدمیون سے بہتر ہو ١٢ ٣ معالم التنزیل مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ تمکو دوزخ کی آگ نہین لگنے کی ١٢ بروایت حفصہ رضی اللہ عنہا جو ایک بڑی حدیث آئی ہے اُسکے آخر مین ہے کہ ایک روایت مین ہے کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

ہین کی ہے واللہ اعلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے بعد بزرگی اور کرامت اُس مومن
و ہے جسکو علم و پرہیزگاری زیادہ ہے ۱؎ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور صحابہ رضی اللہ
عنہم کی اولاد کو بھی بعضون کو بعضون پر بزرگی ہے ترتیب وار لیکن فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی اولاد کو سب پر بزرگی ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ وَفَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ
اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اور فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا جنّت کی عورتون کی سردار ہین اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنّت کے
جوانون کے سردار ہین ہمنے اس مسئلے کو اسلئے عقائد مین علیحدہ ذکر کیا ہے کہ ان تینون
کے حق مین یہ بشارت قطعی ہے اور عوام بشارت کو عشرہ مبشرہ کے ساتھ مخصوص جانتے
ہین اور رافضی صرف اہل بیت نبوت ہی کے ذکر کا اہتمام کرتے ہین اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کل ایمان والی عورتون پر فضیلت ہے کہ اُنکی شان مین اہل
جنّت کا لفظ آیا ہے یہانتک کہ مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ صدیقہ اور خدیجۃ الکبرٰی رضی اللہ عنہما
سے بھی اور ایسا ہی ذکر کیا ہے سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین زہرا رضی اللہ عنہا کی تفضیل
مطلق واقع ہوئی ہے جیساکہ اس حدیث مین ہے اور بعضی حدیثون مین مریم رضی اللہ عنہا

۱؎ یہ آیہ سورہ حجرات مین ہے بیشک بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم مین زیادہ ڈرنے والا اور پرہیزگار
ہے ۱۲ ۲؎ اور صفحہ ۱۲۲ کے حاشیے پر دو حدیثین اسی مضمون کی گزری ہین ۱۲ ۳؎ بخاری اور مسلم نے عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ ہم سب بیبیان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریب موت کے یا مرض الموت
مین آپکے پاس بیٹھی ہوئی تھین اور چال و روش فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی تھی پس آپنے
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہا فراخی اور کشادگی ہو میری بیٹی کو پھر آپنے اپنے پاس بٹھایا اُنکو اور چپکے سے کچھ کہا اُنکو
سو وہ بہت روئین پس جبکہ حضرت نے اُنکو غمگین دیکھا تو دوبارہ کچھ کہا اُن سے کہ وہ ہنسنے لگین پس جب آپ
طہارت یا نماز کو تو مین نے اُن سے پوچھا کہ تم سے کیا کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا نہین کھولونگی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھید پس جب وفات ہو گئی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مینے کہا اے فاطمہ مین تمکو قسم دیتی ہون اُس حق کی کہ میرا تمپر ہے یعنی حق مادری وغیرہ کی کہ بتاؤ وہ جو آپنے
تم سے کہا تھا ۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اَبکی وفات ہو گئی اسلئے کہتی ہون مین کہ پہلی دفعہ آپنے فرمایا تھا کہ میری
اجل قریب ہے کہ جبریل نے اس رمضان مین مجھسے دوبارہ قرآن مجید کا دور کیا پس افسوس کر اے فاطمہ اسلئے مین روئی
پھر آپنے دوبارہ کہا ۔ یا فاطمہ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اہل الجنۃ او نساء المومنین ۔ اے فاطمہ کیا تو
اس بات پر نہین راضی ہوتی کہ ہووے سردار سب عورتون بہشت کی یا سب مومن عورتون کی اور ایک روایت مین کہا

Marfat.com

کو استثنا رکیا ہے اُن عورتون مین سے جن پر زہرا رضی اللہ عنہا کو تفضیل دی ہے پس اس
مین احتمال ہے کہ مریم کا رتبہ زہرا کے برابر ہو یا ان سے زیادہ رضی اللہ عنہا اور ابو داؤد نے
فرمایا ہے کہ سب عورتون مین افضل فاطمہ ہین اور خدیجہ اور عائشہ اور مریم اور آسیہ
رضی اللہ عنہن ہین اور ظاہر اس حدیث کا ان سب کی مساوات پر دلالت کرتا ہے یا توقف پر اور
ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ فاطمہ اس امت مین ایسی ہے جیسے مریم اپنی قوم مین رضی
اللہ عنہا یعنی اپنے پیغمبر سے بزرگ زیادہ ہی ہو سکتا ہے کہ ان خبرون کے اختلاف کا سبب
زہرا رضی اللہ عنہا کے مرتبے اور درجون کی اطلاع ہو جیسا اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو وحی کرتا رہا اور خبر دیتا رہا ویسا ہی آپ فرماتے رہے اور سب سے آخر وہ خبر دی جس سے
عموماً تمام جہان کی عورتون پر اُنکی بزرگی ثابت ہے واللہ اعلم اور بعضے علما ر عائشہ رضی اللہ
عنہا کو فاطمہ رضی اللہ عنہا پر بزرگی دیتے ہین کسواسطے کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ بہشت مین ہونگی اور یہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا مکان علی رضی اللہ عنہ کے مکان سے اعلے درجے کا ہوگا لیکن حدیثون مین آیا ہے
آپنے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کو خطاب کرکے فرمایا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین
سب ایک ہی مکان مین ہونگے اور یہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجتہدہ تھیں
کہ خلفار کے زمانے مین اجتہاد کرتی تھین اور فتوی دیتی تھین اور بعضے کہتے ہین کہ بعد
خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہا کے سب عورتون سے افضل ہین اور سیوطی نے

---

۵۱ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ترمذی مین روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے
پاس بلایا فتح مکہ کے سال پس اُنکے کان مین کچھ کہا کہ وہ رونے لگین پھر کچھ کہا جس سے وہ ہنسنے لگین پس جب
آپکی وفات ہوئی تو مین نے اُن سے اُس رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے اپنی وفات کا حال بیان کیا تھا اس سبب سے مین روئی تھی پھر مجکو آپنے خبر دی کہ - انی
النساء اہل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت - بے شک مین سب جنت کی عورتون کی سردار ہون سوائے
عمران کی بیٹی کے - پس ہنس پڑی مین ۱۲ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بہشت کی سب
عورتون سے افضل ہین سوائے مریم رضی اللہ عنہا کے ۱۲ ۵۲ انس رضی اللہ عنہ سے ترمذی نے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا - حسبک من النساء العالمین مریم بنت عمران و خدیجۃ بنت خویلد و
فاطمۃ بنت محمد و آسیۃ امراۃ فرعون - کفایت کرتا ہے تجکو جہان کی عورتون سے پہچاننا مناقب ان چار عورتون
کا یعنی مریم عمران کی بیٹی اور خدیجہ خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی

اپنے فتاوے مین کہا ہے کہ اس مسئلے مین تین مذہب ہین اصح یہ ہے کہ فاطمہ افضل عائشہ سے ہے رضی اللہ عنہا اور بعضے کہتے ہین کہ دونون کا مرتبہ برابر ہے اور بعضون نے توقف کیا ہے اور بہت سے علمائے حنفیہ اور بعضے شافعیہ توقف کی طرف مائل ہین اور مالک رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو کہا فاطمۃ بضعۃ من النبی یعنی فاطمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا ہے ولا افضل علی بضعۃ من الرسول اللہ احداً اور نہین افضل کہتا ہون اور بزرگی دیتا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے پر کسی کو اور امام سبکی نے کہا ہے کہ جو مختار اور دین ہمارا ہے وہ یہ ہے کہ فاطمہ سب سے افضل ہے بعد اُسکے اُسکی والدہ خدیجۃ الکبریٰ بعد اُسکے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن اور سیوطی نے کہا ہے کہ سب عورتون سے افضل مریم اور فاطمہ ہین اور سب امہات المومنین سے خدیجہ اور عائشہ افضل ہین رضی اللہ عنہن اور خصائص خیضری مین مذکور ہے کہ خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا مین بھی اختلاف ہے تحقیق ہین کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہے اور بعضی حدیثون مین ہے کہ تمام جہان کی عورتون مین سب سے زیادہ کامل اور افضل مریم عمران کی بیٹی اور فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بیوی ہین رضی اللہ عنہن اور بخاری کی بعضی روایت مین آسیہ بنت مزاحم واقع ہوا ہے شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ فاطمہ زہرا عائشہ صدیقہ سے افضل ہے رضی اللہ عنہا اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

ف۵ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے مسور بن مخرمہ کے بیٹے سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — فاطمہ بضعۃ منی فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے آگے فرمایا — فمن اغضبہا اغضبنی — پس جس نے اسکو غصے مین ڈالا گویا مجھکو غصے مین ڈالا اور ایک روایت مین اسکے آگے یہ بھی آیا ہے — یریبنی ما رابہا ویوذینی ما اذاہا — ظاہر ہین مجھکو قلق مین ڈالتی ہے وہ چیز جو اسکو قلق مین ڈالتی ہے اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز جو اسکو ایذا دیتی ہے بسبب جزئیت اور کمال اتحاد کے اس سے معلوم ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستانا ہے اور آپکو ایذا دینی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب مین فرمایا — وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ — اور نہین لایق اور جائز ہے تمہارے لیئے یہ کہ ایذا دو اللہ کے رسول کو پس اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بڑا مرتبہ معلوم ہوا ۱۲ ف۵ یہ قول امام مالک رحمۃ اللہ کا ہے کہ پہلے تو انھون نے وہ حدیث نبی کی جو اوپر گذری اور پھر یون فرمایا کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے فضل[۱] عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چارون عورتون مذکورہ سے افضل ہے انتہے بندہ ضعیف کہ سنوارے اللہ تعالےٰ حال اُسکا کہتا ہے کہ حق یہ ہے کہ فضیلت کے سبب مختلف ہین لیکن حدیثون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سب اولاد سے زیادہ پیاری تھین اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سب بیبیون سے زیادہ پیاری تھین اگر افضلیت و محبت کے سبب مختلف نہ رکھین تو مشکل ہے اسواسطے کہ بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ نبی[۲] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب عورتون سے زیادہ عائشہ رضی اللہ عنہا پیاری تھین اور سب مردون سے زیادہ اُنکے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ پیارے تھے اور دوسری[۳] حدیث مین یون فرمایا کہ عورتون مین سب سے زیادہ پیاری فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مردون مین سب سے زیادہ پیارے علی رضی اللہ عنہ تھے اور بعضے علمانے کہا ہے کہ یہ حدیث شاذ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے سوا سب سے بزرگ ہین یہانتک کہ اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی۔ پس اگر حیثیت مختلف اعتبار نہ کرین تو نہایت مشکل ہے اور افضلیت کے معنی کثرت ثواب ہین اور اُسکی حقیقت اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہین جانتا لیکن ذات کی بزرگی اور طینت کی طہارت اور جوہر کی پاکی مین فاطمہ[۴] رضی اللہ عنہا اور حسن وحسین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے

---

[۱] انس رضی اللہ عنہ سے بخاری ومسلم مین روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضل سب عورتون پر ایسا ہے کہ جیسے ثرید کی بزرگی ہے اور کھانون پر نہایہ مین بحر الجواہر سے نقل کیا ہے کہ ثرید ثے اور رے کے تین نقطے والی کے زبر سے ہے حمید کے وزن پر اور یہ ایک کھانے کا نام ہے اور وہ یہ ہے کہ روٹی کے ٹکڑے گوشت کے شوروے مین بھگوئے جاوین نہایت لطیف اور زود ہضم کھانا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے بہت رغبت تھی پس عورتون سے یہان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان مراد ہین یا کل عورتین۔ پس عائشہ رضی اللہ عنہا آپکی سب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مین افضل ہین تا بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یا کل عورتون مین اور ظاہر تر یہی ہے ۱۲ مظاہر حق ۱۲ [۲] یہ حدیث صفحہ ۱۰۸ کے حاشیئے پر گزری ہے اور علی رضی اللہ عنہ اسکے راوی ہین ۱۲ [۳] یہ حدیث ترمذی مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بروایت جمیع ابن عمیر رضی اللہ عنہ مذکور ہے ۱۰۷ صفحہ کے حاشیے پر گزری ۱۲ [۴] صواعق محرقہ مین ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کو پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا۔ یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتیٰ تمرّ فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ

Marfat.com

برابر کوئی نہین ہوسکتا واللہ اعلم وَ۲ اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ بَعْدَھَا مُلْکٌ وَ اِمَارَۃٌ
اور خلافت تیس۳۰ برس ہے پھر اسکے بعد بادشاہی اور امیری ہے ایسا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۲ الخلافت بعدی ثلثون سنۃ ثم تصیر بعد ھا ملکا عضوضا[سله] یعنی خلافت
میرے بعد تیس برس ہے اور پھر اسکے بعد خلافت نہو گی بلکہ بادشاہت کاٹنے والی ہوگی
کہ اسکے ڈنک سے بہت کم کوئی سلامت رہیگا اور تمامی تیس۳۰ سال کی علی رضی اللہ عنہ کی
شہادت تک پوری ہوگئی اور تحقیق یہ ہے کہ چھ۶ مہینے اس بین سے باقی رہے تھے امام المسلمین
حسن رضی اللہ عنہ ابن علی ابن ابی طالب اُس بین خلیفہ رہے اُسکے بعد خلافت تمام ہوئی پس معاویہ
رضی اللہ عنہ وغیرہ جو آپکے بعد حاکم ہوئے وہ خلیفہ نتھے بلکہ بادشاہ و امیر تھے اور خلفائے
عباسیہ کو جو خلفاء کہتے ہین یہ مجازا ہے ظاہر کے اعتبار سے اور محقق حنفی شیخ کمال الدین
ابن ہمام نے مسائرہ مین کہا ہے کہ تمام اہل حق اسپر اتفاق رکھتے ہین کہ امیر معاویہ بادشاہ
تھا نہ خلیفہ اور بعد شہادت علی رضی اللہ عنہ کے اُنکے امام ہونے مین اہل سنت کے
مشائخ نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین امام ہوا بعضے کہتے ہین نہین ہوا اور وہ جو
امام ہونا تسلیم کرتے ہین کہتے ہین کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امامت اُسکو سونپی اور
اُسکے ہاتھ پر بیعت کی ہے وَنَکُفُّ[سله] عَنْ ذِکْرِ الصَّحَابَۃِ اِلَّا بِخَیْرٍ اہل سنت و جماعت کا یہی طریقہ

سله ابوداؤد و احمد و ترمذی نے سفینہ سے روایت کی ہے اُس نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپنے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس برس ہے یعنی خلافت حق و پسندیدہ بعد اُسکی بادشاہت ہوگی اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین خصوصاً کا لفظ بھی ہے یعنی اُس مین امن ہوگا اور عدل و دین پروری نہو گی پھر اسکے آگے راوی نے لکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو برس ہوگی عمر کی دس اور عثمان کی بارہ اور علی کی چھ رضی اللہ عنہم یہ حساب تقریباً ہے اور مہینوں کسروں کو چھوڑ دیا ہے اور صحیح ... جامع الاصول وغیرہ مین ہے + ابوبکر رض ۲ سال ۴ ماہ ۔ عمر رض ۱۰ سال ۷ ماہ ۔ عثمان رض ۱۲ سال کم ... علی رض ۴ سال ۹ ماہ ۔ حسن رض ۵ ماہ ۔ کل ۳۰ سال ۱۲ مظاہر حق ۱۲

سله عقائد نسفی ملا سعد الدین تفتازانی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ... امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ ۔ جو مر گیا اور نجانا اُسنے امام اپنے زمانے کا پس تحقیق مرا ... اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اہتمام کیا امام کے مقرر کرنے مین آپکے دفن کے پہلے اور اسی طرح ہر امام کی موت کے بعد کہ امام سے زمانہ خالی نہ رہے پس جب خلافت کی مدت تیس۳۰ برس ٹھیری تو بعد خلفائے راشدین کے زمانہ امامت سے خالی ہوا اور سب امت گناہگار ہوئی بہ سبب نہ مقرر کرنے امام کے کہ مقرر کرنا امام کا واجب ہے

Marfat.com

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نیکی کے سوا برائی سے نہ یاد کرین
اور لعن وطعن وسب وشتم واعتراض وانکار اُنپر نہ کرین اور اُنکے ساتھ بے ادبی نکرین ۵۱
اسلیئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی نسبت اُنکو حاصل ہے اُسکی حفاظت
بھی ضرور رہے اور اُنکے مناقب وفضائل قرآن مجید مین اور حدیث شریف مین عام
موجود ہین جیسے محمد الرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم
رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ۵۲ اور رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ۵۳ اور
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۵۴ اور اکرموا اصحابی فانکم خیارکم ۵۵ اور اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم
فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اور آپس مین بعضے
لڑائی جھگڑے اور اہل بیت نبوی کے حقوق کی حفاظت اور اُنکے آداب کی رعایت
مین جو تقصیرین نقل کی گئی ہین اگر اُن خبرون کی صحت تسلیم کر جاوے تو بھی اُن سے
اغماض اور تغافل کرنا چاہیئے اور کہے کو اَن کہا اور سُنے کو اَن سُنا سمجھنا چاہیئے
کہ اُنکی صحبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یقینی ہے اور وہ تقصیرین مخفی ہین جو

۵۱ منتخب مین ہے لعن نیکی جنت سے دُور ہونا اور نفرین کرنی وطعن نیزہ مارنا اور عیب گیری کرنی سب
سین کی زیر اور بے کی تشدید سے دشنام دینی شتم گالی دینی اور بُرا کہنا اعتراض کسی بات پر حرف رکھنا انکار
ایک سرکشی کرنا انکار بُرا جاننا ۱۲ بخاری ومسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ۔ نہ بُرا
کہو تم میرے صحابہ کو اگر تم مین سے کوئی اُحد کے برابر سونا اللہ کے رستے مین خرچ کرے تو ثواب مین اُنکے ایک یا آدھی مد
جو خرچ کرنے کے برابر نہین ہو سکتا۔ اور مسلم کی شرح مین ہے کہ بُرا کہنا اصحاب رضی اللہ عنہم کا حرام ہے اور جمہور علما کا
یہ مذہب ہے کہ وہ تعزیر دیا جاوے اور بعضے مالکیہ نے کہا ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور ہمارے بعضے علما نے کہا ہے
کہ شیخین کا بُرا کہنے والا قتل کیا جاوے ۱۲ مظاہر حق ۵۲ یہ آیہ سورہ فتح مین ہے محمد اللہ کا رسول ہے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور جو اُسکے ساتھ ہین یعنی اُسکے صحابہ رضی اللہ عنہم زور آور ہین کافرون پر اور نرم دل ہین
آپس مین تو دیکھے اُنکو رکوع اور سجدے مین ڈھونڈتے ہین اللہ کا فضل اور خوشی ۱۲ ۵۳ یہ آیہ سورہ بینہ
مین ہے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہوئے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث رزین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب ستارون کی مانند ہین جسکی پیروی کروگے تم یعنی سب کی
یا اکثر کی [illegible] راہ پاؤگے تم ۱۲ ۵۵ یہ حدیث نسائی مین عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ [illegible]

Marfat.com

ظن یقین کے ساتھ معارض نہین ہو سکتا اور خبر یقینی ظنی سے متروک نہین ہو سکتی ۔
حاصل یہ کہ معاویہ وعمرو ابن عاص ومغیرۃ ابن شعبہ اوران جیسون تک سرحد ادارالاسلام
ہی کی ہے جو کوئی اہل سنت وجماعت کے مشائخ کا تابع اور پیرو ہے اُسکو لازم ہے کہ انکے
برا کہنے اور انپر طعن کرنے سے زبان کو روکے اگرچہ اہل سیر وتاریخ نے بعضے ایسے امر نقل کیے
ہین کہ اُنکے تصور کرنے سے دل کو حیرانی اور وحشت ہوتی ہے اور اُس مین کدورت پیدا
ہوتی ہے پر سلامتی اغماض اور زبان بند کرنے مین ہے حدیث مین آیا ہے کہ صفین مین
معاویہ کے لشکر مین سے ایک شخص کو گرفتار کرکے عُروہ علی رضی اللہ عنہ کے روبرو لایا ۔
وہان جو لوگ حاضر تھے اُن مین سے ایک شخص کو اُسپر رحم آیا اُس نے کہا کہ سبحان اللہ مین
جانتا تھا کہ بہت اچھا مسلمان ہے اسکا کیا حال ہوگیا آپنے فرمایا کہ یہ اب بھی مسلمان ہی
ہے حاصل یہ کہ اُنکو برا کہنا اور انپر طعن کرنا اگر دلیل قطعی کی مخالفت ہی کفر ہے جیسے
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو زنا کی تہمت لگانی کہ اُنکی طہارت اور پاکی
قرآن سے ثابت ہے اور جو دلیل قطعی کی مخالفت نہو تو بدعت ہے اہل سنت وجماعت
کے علمار کہتے ہین کہ بڑا جرم معاویہ اور اُن جیسون کا یہ ہے کہ امام برحق وخلیفہ مطلق

بقیہ صفحہ ۱۳۲ سے جو مجکو ایذا دی اور جس نے مجکو ایذا دی پس تحقیق خدا کو ایذا دی، پس قریب ہے کہ پکڑیگا خدا اُسکو
برحق ۱۲ اللہ تعالے نے سورہ احزاب مین فرمایا ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
ویطہرکم تطہیرا ۔ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی اے
اہلبیت رسول کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پاک کرے تمکو پاک کرنا اس آیت سے پہلے اور پچھلی آیتین
اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان آپکی اہلبیت ہین اور مسلم مین عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صبح گھر سے نکلے اور آپ پر ایک کملی نقشدار
تھی سیاہ اُون کی ۔ فجاء الحسن ابن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء
علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ۔ پس آیا حسن
رضی اللہ عنہ پس داخل کیا آپ نے اُسکو پھر آیا حسین رضی اللہ عنہ اُسکو بھی حسن کے
پھر آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا اُسکو بھی داخل کیا پھر آیا علی رضی اللہ عنہ اُسکو بھی داخل کیا پھر آپنے
یہ آیت پڑھی ۔ انما یرید اللہ ۔ آخر تک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان سب کو بھی اپنے اہلبیت
مین داخل کیا ۔ پس آپکی بیبیان اور اولاد سب آپکے اہلبیت ہوئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ گناہ ۱۲

Marfat.com

یعنی علی رضی اللہ عنہ سے بغاوت کی اور انپر خروج کیا جیسا کہ عمار ابن یاسر کی حدیث سے کہ شہرت و تواتر معنوی کے درجے کو پہونچی ہے ثابت ہوتا ہے تقتلک الفئۃ[۱] الباغیۃ یدعوھم الی الجنۃ ویدعونک الی النار اور یہ کفر نہین ہے اور نہ لعنت کرنے کے لائق ہے اور علمائے مجتہدین و سلف سابقین مین سے کسی نے انپر لعنت نہین کی اور اصل عادت اہل سنت کی ترک کرنا سب و لعن کا ہے کہ مومن پر لعنت درست نہین ہے اور کافر پر بھی لعنت جائز نہین رکھتے کہ اُسکے انجام کا حال معلوم نہین ہے تعجب نہین کہ اسکا خاتمہ ایمان اور سعادت پر ہو مگر جب کہ اُسکا خاتمہ کفر و شقاوت پر ہو تو لعنت اُسپر جائز ہے اور بعضے یزید شقی کے حال مین بھی توقف کرتے ہین اور بعضے یزید اور اُسکے مددگارون اور یارون کی شان[۲] مین اتنا غلو[۳] و افراط[۴] کرتے ہین کہ وہ مسلمانون کے اتفاق سے امیر ہوا تھا اُسکی اطاعت امام حسین علیہ السلام پر واجب تھی نعوذ باللہ[۵] من ھذا القوم ومن ھذا الاعتقاد وہ امام حسین علیہ السلام کے ہوتے ہوئے کیونکر امیر ہو سکتا تھا اور مسلمانون کا اتفاق اُسپر کب ہوا اصحاب رضی اللہ عنہم کا گروہ جو اُسکے زمانے مین موجود تھا اور اُنکی اولاد سب اُسکی منکر اور اُسکی اطاعت سے خارج تھی ایک جماعت مدینہ طیبہ سے جبراً[۶] و کرہاً شام مین اُس کے پاس گئی تھی اور اُس نے اُنکی بہت خاطرداری کی لیکن جب اُنہون نے اُسکا حال دیکھا اور اُسکی بُرائی معلوم کی اُلٹے پھر آئے اور اُسکی بیعت توڑ دی اور کہا کہ اللہ کا دشمن ہے اور تارک صلوٰۃ و شراب خوار و زانی و فاسق اور حرام عورتون کا حلال کرنے والا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اُس نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم نہین دیا تھا اور اُنکے قتل سے راضی نہ تھا اور اُنکی شہادت کے بعد خوش و مسرور

---

[۱] یہ حدیث مین ہے کہ مارڈالیگا تجھے ایک گروہ بغاوت والا کہ تم اُنکو جنت کی طرف بُلاتے ہوگے اور وہ تمکو آگ کی طرف یعنی تم اُنکو حق کی طرف بُلاتے ہو اور وہ تمکو ناحق کی طرف ۱۲ [۲] منتخب مین ہے کہ شان شین اوپر کے تین نقطے والے کے زبر اور ہمزہ کی سکون سے کام و حال اور سر مین سے آنکھون مین آنسو آنے کا رستا ۱۲ [۳] غیاث مین ہے کہ غلو غین نقطہ دار اور لام کی پیش سے ہاتھ اونچا کرنا اور حد سے بڑھنا ۱۲ [۴] غیاث مین ہے کہ افراط الف کی زیر سے گزرنا اور بڑھنا اور یہ ضد تفریط کی ہے کہ اُسکے معنی کمی و تقصیر کرنیکے ہین ۱۲ [۵] اللہ سے پناہ مانگتے ہین ہم اس قوم سے اور انکے اس اعتقاد سے ۱۲ [۶] غیاث مین منتخب سے نقل کیا ہے کہ جبر جیم کے زبر اور بے ایک نقطے والی کے جزم سے ٹوٹنے کا باندھنا اور کسی سے زبردستی کوئی کام کروانا اور [illegible]

Marfat.com

نہین ہوا یہ کلام بھی باطل و مردود ہے اسواسطے کہ عداوت اُس شقی کے اہلبیت نبوی
رضی اللہ عنہم سے اور خوشی اُنکے قتل سے اور اُنکی اہانت کرنی بسبب تواتر کے درجے کو
پہونچا ہے اور اس سے انکار اُسکا تکلف[۱] و مکابرہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ امام حسین
علیہ السلام کا قتل کبیرہ گناہ ہے اسلیئے کہ نفس مومن کا ناحق قتل کرنا کبیرہ ہے نہ کفر اور
لعنت کافرون کے ساتھ مخصوص ہے ایسے کلام والون کے حال پر افسوس ہے کہ اُنکو نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام پر نظر نہین ہے کہ بغض و اہانت و ایذا فاطمہ رضی اللہ عنہا
اور اُنکی اولاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغض و اہانت و ایذا ہے اور وہ
بیشک کفر و لعنت اور ہمیشہ جہنم مین رہنے کا باعث ہے اور یہ آیت اسپر دلالت کرتی ہے
ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا[۲] اور بعضے کہتے
ہین کہ اُسکا خاتمہ معلوم نہین ہے شاید کہ اُس نے اس کفر و گناہ کے بعد توبہ کی ہو اور
خاتمہ اُسکا توبہ کی حالت مین ہوا ہو اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ کا میل احیاء العلوم
مین اسی حکایت کی طرف ہے اور امام احمد حنبل اور علمائے سلف نے اُسپر لعنت کی ہے
اور ابن جوزی نے کہ حفظ سنت اور شریعت مین کمال شدت و عصبیت رکھتا ہے اپنی
کتاب مین سلف سے اُسپر لعنت نقل کی ہے اور بعضون نے منع کیا ہے بعضے توقف مین
رہے ہین حاصل یہ ہے کہ ہمارے نزدیک وہ سب آدمیون سے زیادہ بدتر و مبغوض ہے
اور اُس بے سعادت نے وہ کام کیے ہین کہ اس اُمت مین کسی نے نہین کیے بعد
قتل امام حسین علیہ السلام کے اور اہلبیت کی اہانت کے اُس نے مدینہ منورہ کے

---

[۱] غیاث مین منتخب سے نقل کیا ہے کہ تکلف اپنے اوپر رنج کھینچنا اور کسی چیز مین سے وہ خاصیت نکالنی جو اُسمین نہو اور کشف سے نقل کیا ہے کہ مکابرہ اپنی بزرگی دوسرے پر ثابت کرنی اور معارضہ و مغالطہ اور لڑائی کرنی ۱۲

[۲] یہ آیہ سورہ احزاب مین ہے بیشک جو لوگ اللہ اور اُسکے رسول کو ستاتے
پھٹکارا اللہ نے دنیا و آخرت مین اور طیار کیا اُنکے واسطے عذاب رسوا کرنے والا اور جو لوگ
ایذا دیتے ہین وہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتے ہین اوپر گذر چکی حدیث مین جسکا سرا یہ
الفاطمہ بضعۃ منی - اور ترمذی نے زید ابن ارقم کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے لئے فرمایا - انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم - بیشک
مین اُس شخص سے لڑنے والا ہون جو اُن سے لڑے اور اُس سے صلح کرنے والا ہون جو اُن سے صلح ۱۲

خراب کرنے کو اور وہان کے رہنے والون کے قتل کرنے کو لشکر بھیجا اور بقیہ اصحاب وتابعین رضی اللہ عنہم کے لئے قتل کا حکم دیا اور مدینہ طیبہ کی تخریب کے بعد مکہ معظمہ اور اُسکے حرم شریف پر قبضہ کرنے کا اور عبد اللہ ابن زبیر کے قتل کا حکم کیا اُنہین دنون مین اسی حالت مین وہ مرگیا ایسے حال مین توبہ ورجوع کا کیا احتمال ہے اللہ تعالےٰ ہمارے اور تمام اہل اسلام کے دلون کو اسکی اور اُسکے دوستون اور مددگارون کی محبت سے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ جس نے بُرائی کی ہو یا اُنکا بُرا چاہا ہو یا اُنکا حق برباد کیا ہو اور اُنکے ساتھ سچی عقیدت کا رستہ نہ چلا ہو ان سب کی محبت سے پاک رکھے اور بچاوے اور ہمکو اور ہمارے دوستون کو قیامت کے دن اُنکے گروہ مین اُٹھاوے اور دنیا و آخرت مین اُنکے رستے پر چلاوے کیونکر وہ ہو قریب مجیب۔ والمجتہد یُخطی وَیُصیب اور مجتہد کبھی خطا پر ہوتا ہے کبھی صواب پر مذہب مختار یہی ہے کہ مجتہد کبھی خطا پر ہوتا ہے اور وہ اس اجتہاد کی خطا مین معذور رہتا ہے بلکہ اجر ... اُسکو اُس خطا پر اجر بھی ملتا ہے اسلئے کہ اُس نے اپنی طاقت کے بموجب اجتہاد مین خوب کوشش کی اور اُ فاضہ یعنی پہونچانا راہ راست وصواب پر ... حدیث شریف مین آیا ہے ان اخطات فلک حسنة وان اصبت فلک عشر حسنات ... اور بعضے کہتے ہین کہ مجتہد مصیب ہے اور اُسکے لئے وہی حق ہے جو اُسکے اجتہاد کا انتہا ہے اور

لـه کہ اُنکی پیروی مین ہدایت ہے اور اُنکی مخالفت مین ضلالت ترمذی نے زید ارقم کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما یعنی مین تم مین چھوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر اُسکو پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہین ہونے کے میرے بعد ایک اُن مین بہت بڑا ہے دوسرے سے وہ کتاب اللہ کی ہے اور وہ مانند رسے کے ہے کہ آسمان سے لٹکائی گئی اور دراز کی گئی ہے زمین تک کہ اُسکو پکڑکر آسمان قدس تک چڑھ جاوین اور وہ امان ہے پڑنے کے لئے اور چھوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ وہ میرے اہلبیت ہین کہ میرے بعد اُنکے حقوق کی رعایت ضرور ہے اور ہرگز جدا نہین ہونگے کی اللہ کی کتاب اور میری عترت یہانتک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر اور جس نے اُنکے حقوق کی رعایت کی ہوگی اُسکا شکر ادا کرینگے اور آپ اُسکے بدلے مین اُسکے ساتھ سلوک واحسان کرینگے اور جس نے اُنکے حقوق ضائع کئے ہونگے اُسکے ساتھ معاملہ برعکس ہوگا پس دیکھو کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم اُن دونون مین یعنی تم اُنکے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہو یا بُرا اور ابی ذراعقیلی سے امام احمد رحمة اللہ نے روا

Marfat.com

یہ اختلاف فرعیات اور عملیات اور احکام فقہیہ مین ہے کس لئے کہ اولٰے و احریٰ ہونا اور نہایت ظن اس مقدمے مین کافی ہے جزم و یقین درکار نہین ہے اور اعتقادیات و مسائل کلامیہ مین حق ایک ہی ہے کسواسطے کہ وہ واقع و نفس الامر کی خبر ہے اور واقع و نفس الامر سوائے ایک کے نہین ہوسکتا اور اجتہاد کی شرطین اور اُسکے احکام اور غیر مجتہد کی تقلید اور اُسکا لازم کرنا اور اُس سے رجوع کرنا یہ سب اپنے مقام پر مذکور ہے ۔ وَلَا نُكَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ قِبْلَةٍ اور نہین کافر کہتے ہین ہم کسیکو اہل قبلہ سے اہل قبلہ وہ ہین کہ مسلمانون کے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہین اور کتاب و سنت یعنی قرآن و حدیث پر چلتے ہین اور اُنکی سند پکڑتے ہین اور کلمہ شہادتین پڑھتے ہین پس اُنکو کافر نہ کہنا چاہیے اگرچہ اُن سے بعضے ایسے کلمے صادر ہون جن سے کفر لازم آتا ہو لیکن جبتک وہ اُسکا التزام نہ کرین یا اُن کلمات مین سے کفر کا لازم آنا نہایت ظاہر نہو اُنکو کافر نہ کہنا چاہیے اور جبتک ممکن ہو مسلمانون کے کلام کی توجیہ اور اُنکے حال کی درستی کرنی چاہیے اور کافر کہنے مین جلدی اور تشدد نہ کرنا چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے جو کوئی کسی کو کافر کہتا ہے اگر وہ حقیقت مین کافر نہین ہوتا تو

بقیہ صفحہ ۱۳۶ (۴ کوشش اور اجتہاد کی اور دوسری راہ صواب پر پہونچنے کی ۱۲ مظاہر حق ۱۲ (۵ غیاث مین منتخب سے نقل کیا ہے کہ اولیٰ الیق زیادہ صواب تر و لایق تر اور احری تحری سے مبالغے کا صیغہ ہے اور تحری لطائف سے نقل کیا ہے کہ سلی کے وزن پر راہ صواب اور بہتر ڈھونڈنا اور احری کے معنی بہت بہتر اور بہت صواب اور بیان یہ معنی ہین کہ جب مجتہد کو ظن غالب ہو کہ یہ مسئلہ جیسے قیاس مین آیا ہے بالکل اسی طرح ہے اور بہت ہے راہ راست پر ہے ذرا بھی اسمین خطا نہین ہے تو اُسکے لئے وہی حق ہے اُسکو اُسپر عمل کرنا اور اورون کو عمل کرنے کا حکم دینا درست ہے ۱۲ (۶ اور وہ یہ ہے کہ ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ یا و اشہد ان محمد رسول اللہ ۔ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے بندے ہین اور اُسکے رسول ہین یا دوسری شہادت اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کا رسول ہے حدیثون مین دونون طرح آیا ہے مسلم نے عبادہ صاحب کے بیٹے سے روایت کی ہے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا ہے آپ یون فرماتے تھے ۔ من شہد ان لا الہ الا اللہ ... رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار ۔ جس نے گواہی دی کہ بیشک نہین کوئی معبود مگر اللہ ... علیہ و آلہ وسلم اللہ کا رسول ہے حرام کی اللہ نے اُسپر آگ ۔ جب آگ حرام ہوئی تو وہ بہشتی ہوا اور کافر پر جنت حرام ہے اور اُسکے لئے ہمیشہ کا عذاب مقرر ہے پس مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہین ۱۲ (۷ منتخب مین ہے کسی کام کو اپنے اوپر لازم کرنا یعنی جبتک وہ ایسے فعل نہ کرین یا ایسی بات نہ کہین کہ اُس فعل کے کرنے اور اُس بات

Marfat.com

کہنے والا اُسی وقت کا فر ہو جاتا ہے[۱] اور لعنت کرنے کا بھی ایسا ہی حکم ہے[۲] یعنی اگر وہ شخص جسکو لعنت کی ہے لعنت کا مستحق نہین ہے تو وہ لعنت کہنے والے پر اُلٹی آتی ہے پس لعنت کرنے اور کافر کہنے کے ترک کرنے ہی مین احتیاط ہے[۳] واللہ اعلم وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلَآئِکَۃِ وَرُسُلُ الْمَلَآئِکَۃِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّۃِ الْبَشَرِ وَعَامَّۃُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّۃِ الْمَلَآئِکَۃِ خواص بشر کہ انبیا ورسول ہین خواص فرشتون سے کہ رسول اور پیغمبر فرشتون مین سے ہین افضل ہین اور خواص فرشتون مین سے جو رسول ہین وہ عوام بشر سے افضل ہین اور عوام بشر کہ پیغمبر نہین ہین یعنی اولیاء و اتقیا و بزرگان دین عوام ملائکہ سے افضل ہین یہ مسئلہ اجماع سے ہے اور اس مین بالکل اختلاف نہین ہے اور کہتے ہین کہ فرشتون سے بشر کے افضل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے فرشتون کو حکم کیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرین اور سجدہ خدمت کے اقسام مین سے نہایت تعظیم پر دلالت کرتا ہے اور اللہ تعالے کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ادنے کو اعلے کی خدمت کا حکم کیا جاوے اور جب آدم علیہ السلام کی افضلیت ثابت ہوئی تو سب انبیاء علیہم السلام کی ثابت ہوئی اسواسطے کہ انبیاء علیہم السلام سب برابر ہین اور یہ کلام نہایت غریب ہے اسلئے کہ اللہ تعالی کی حکمتون کا کون احاطہ کر سکتا ہے کہ کہتے ہین اپنی حکمتون کو وہی خوب جانتا ہے کبھی اعلے کو ادنے کی خدمت کا حکم کرتا ہے تاکہ اپنی

---

[۱] بخاری و مسلم مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے پس پھر ہے ساتھ اس کلمے کفر کے ایک اُن دونون مین کا یعنی اس کلمے کا کہنے والا یا وہ کہ جسکو کہا ہے اسلئے کہ اگر سچ کہا ہے تو وہ کافر ہی ہے اور جو جھوٹ کہا ہے تو یہ کافر ہوا ۱۲ اور بخاری مین ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم تکن صاحبہ کذلک۔ نہین تہمت لگاتا ہے کوئی کسی کو ساتھ فسق کے اور نہین تہمت لگاتا ہے ساتھ کفر کے مگر پھرتا ہے کلمہ فسق وکفر کا اُسی کہنے والے پر اگر نہ ہو وہ اسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا ہے ایسا ۱۲ مظاہر حق ۱۲ [۲] اسلئے کہ لعنت کافر کے لئے مخصوص ہے پس جب لعنت کی تو گویا کافر کہا۔ اور ترمذی مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لا یکون المومن لعانا۔ نہین مومن ہوتا ہے بہت لعنت کرنے والا ۱۲ [۳] اسلئے کہ وارد ہوا ہے من صمت نجا۔ جو چپ رہا اُس نے نجات پائی اور عمران حصین کے بیٹے سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

قدرت کے کمال کو ظاہر کرے نیفعل اللہ ما یشاء دیکھو حاشیہ[لہ] دوسرے یہ کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب مین اللہ تعالےٰ پر حکمت کی رعایت واجب نہین ہے مگر معتزلہ کے نزدیک واجب ہے اور وہ ملائکہ کی افضلیت کے قائل ہین اسلیئے یہ دلیل اُنکے مقابلے مین الزامی[تہ] ہوسکتی ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ طاعات وعبادات کا بجالانا اور کمالات کا حاصل کرنا باوجود اسقدر علاقون اور منع کرنے والون کے نہایت مشکل اور سخت دشوار ہے اسلیئے اُسکا ثواب بھی اللہ تعالےٰ کے ہان بہت زیادہ ہے پس اگر افضلیت کے معنی کثرت ثواب کے لیئے جاوین تو آدمی کی افضلیت کی یہ کامل دلیل ہے اور علائق جسمانی سے پاک اور بدن کی کدورتون سے صاف ہونا یہ افضلیت ملائکہ مین ہے اسی لیئے بعضے محققین نے کہا ہے کہ افضلیت کی حقیقۃً مختلف ہے اور صرف نزاع لفظی ہے کہ عبادت کی صعوبت اور مجاہدے کی شدت کے باعث تو بشر افضل ہے اور اللہ تعالےٰ کی نزدیکی اور جسم کی پاکی ونورانیت کی جہت سے فرشتے افضل ہین اور آدمی کا کمال ترقی اس مین ہے کہ ملائکہ کی نزدیکی[سلہ] کو پہونچے اور ملکوت اعلےٰ سے جا ملے اور پھر اگر نسان کی جامعیت اور اسمار وصفات الٰہی کا مظہر اور اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہونا دیکھا جاوے ور اُسکے ان کمالات پر نظر کی جاوے تو انسان ہی راجح آوے اور یہ بھی کہا ہے کہ دلیل متعارض ہے اور مسئلہ ظنّی ہے یقین کو وہان راہ نہین ہے۔ واللہ اعلم۔ باوجود اسکے عتقاد کرنا چاہیئے کہ رسولون کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کائنات

لہ اس آیت کا ترجمہ اور نشان اوپر گزرا ۱۲ تہ بقول اُنکے جب اللہ تعالےٰ پر اپنی حکمتون کی یت واجب ہے تو اس حکمت کی رعایت بھی کہ آدم علیہ السلام کو فرشتون سے سجدہ کروایا واجب ہوئی ں سے لازم آیا کہ آدم علیہ السلام فرشتون سے افضل تھے اور یہ اُنکے مذہب کی مخالف ہے

سلہ اللہ تعالےٰ کی نزدیکی فرشتون کو حاصل ہوا اُسی رتبے پر آدمی پہونچے اور ... ورنہ آدمیون کے خواص یعنی انبیار علیہم السلام ور اولیار رضی اللہ عنہم کو وہ قرب اور اللہ تعالےٰ نزدیکی حاصل ہے کہ فرشتون کو بھی میسر نہین ہے صفحہ ۲۹۶ و ۲۹۷ کے حاشیہ ترجمہ معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا بیان ہے وہان کس فرشتے کی مجال تھی کہ اُسکو دخل ہوتا اگرچہ اور پیغمبرون اللہ ولیون کی نزدیکی اور قرب کے مرتبے حضرت خاتم المرسلین کی نزدیکی اور قرب کے مرتبے سے کم لیکن پھر فرشتون کے قرب کے مرتبون سے بہت زیادہ ہین واللہ اعلم ۱۲ +

Marfat.com

کے سردار جن وانس و ملائکہ اور سب مخلوقات سے افضل ہین اور یہ تفضیل انبیا علیہم السلام کی فرشتون پر جو بیان ہوئی ہے جمہور اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے اور معتزلہ کے نزدیک فرشتے بشر سے افضل ہین اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلے مین توقف نقل کیا گیا ہے بہ سبب معارض ہونے دلیلون کے اور کہتے ہین کہ وہ پہلے فرشتون کی افضلیت کے قائل تھے آخر اُس سے بشر کی افضلیت کی طرف رجوع کی اور قاضی ابوبکر باقلانی سے بھی توقف نقل کیا گیا ہے اور امام تاج الدین سبکی نے کہ ایمہ شافعیہ مین سے مشہور ہین کہا ہے کہ اگر کسی کی ساری عمر گزر جاوے اور اُسکے دل پر انبیاء علیہ السلام کی بزرگی فرشتون پر خطرہ نہ کرے امیدوار ہون کہ قیامت کو اُس سے سوال نہ کرین انتہی اور بعضے کہتے ہین کہ ظاہرا مسئلہ تفضیل ہر جگہ یہی حکم رکھتا ہے اور کلام کا انجام اسی پر ہے کہ حیثیتون کا اختلاف ہے واللہ اعلم ۔ وَکَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ کرامتین ولیون کے حق ہین اور ولی وہ ہے کہ اُسکو اللہ کی معرفت پوری حاصل ہو اور اللہ تعالے کے احکام کی اطاعت کا کرتا ہو اور اُسکے گناہون سے دور بھاگتا ہو اور دنیا کی لذتون اور خواہشون کی طرف نہ دوڑتا ہو اور ایسا ہے کہ اُس سے خرق عادات ظاہر ہون اور حقیقت مین یہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلہ مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق القبر واول شافع واول مشفع مین سردار ہون آدم علیہ السلام کی اولاد کا قیامت کے دن یعنی جمیع صفات کمال مین اُن سے بہتر ہون آپ دنیا و آخرت دونون مین سردار ہین لیکن قیامت کی قید اسلیئے لگائی ہے کہ وہ آپکی سرداری کے ظہور کا دن ہے اور اول اُنکا ہون کہ پھٹیگی اُن سے قبر یعنی سب سے پہلے اُٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنے والا ہون اور اول شفاعت قبول کیا گیا ہون پس اس مین دلیل ہے اسپر کہ افضل مخلوقات واکمل موجودات ہین اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ انا اکثر انبیاء تبعا یوم القیامۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ ۔ مین سب پیغمبرون مین زیادہ ہون از روے پیروی کرنے والون کے قیامت کے دن چنانچہ آپ نے اور حدیث مین فرمایا ہے کہ میری امت تمام اہل جنت مین دو ثلث ہے اور مین اول اُنکا ہون جو کھٹکھٹائینگے دروازہ بہشت کا یعنی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوا کر اُس مین داخل ہونگا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ تابعون کی کثرت متبوعون کی فضیلت کا سبب ہے پس مرتبہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معلوم ہوتا ہے کہ فروع احکام مین اکثر اہل اسلام اُنکے تابع ہین اور امام کرنی کا وارہون مین ۔ اس مختصر مین بڑی بڑی حدیثون کی گنجایش نہین ہے اور قرآن مجید تمام آپکی صفات و فضائل سے بھرا ہوا ہے اُس مین سے ایک آیت یہ کہ آپکی محبوبیت کے درجے کے کمال کی دلیل ہی اگر

کا معجزہ ہے کہ یہ ولی آنکی اُمت مین سے ہے اور معجزے آپکے کئی قسم کے ہین بعضے آن مین سے
وہ ہین کہ نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہین اُنکو ارہاصات کہتے ہین اور جو بعد نبوت کے
حیات کی حالت مین ہوئے ہین وہ معجزے کہلاتے ہین اور بعضے رحلت کے بعد آپکی
اُمت کے اولیاء سے ہوئے ہین اُنکو کرامات کہتے ہین یہ بھی آپ ہی کے معجزے ہین کہ
آپکے اور آپ کے دین کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین اور یہ آپکے بعضے صحابہ رضی اللہ
عنہم اور آپکی اُمت کے اولیاء رحمہم اللہ سے ہوئے ہین کہ اُنکا ثبوت بطریق شہرت و
تواتر کے ہوچکا ہے انکار کی اصلاً گنجایش نہین ہے اور خاص کر بڑے ولیون سے بہت باتین
کرامتین ظاہر ہوئی ہین جیسے حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ
سے چنانچہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ کراماتہ بلغت حد التواتر و معلوم بالاتفاق
ما بلغت منہا احد من شیوخ الآفاق اور بعضے کہتے ہین کہ ولی کی کرامت نبی کے معجزے کی
جنس سے نہین ہوتی ہے جیسے شق قمر و سلام حجر و سجدہ شجر اور بعضے کہتے ہین کرامت
ولی سے اپنے قصد و اجتہاد سے نہین ہوتی اور بغیر دعوے دلالت و کرامت کے ہوتی
ہے اور حق یہ ہے کہ جو کچھ انبیاء علیہم السلام سے بطریق معجزے کے صادر ہوا ہے جایز
ہے کہ ولی سے بطور کرامت کے ظاہر ہو اور بے اختیار ہونے کی قید جو لگائی ہے صحیح نہین

لہ مظاہر حق مین ہے کرامات کرامت کی جمع ہے اور یہ اسم ہے اکرام و تکرم سے اور اصطلاح مین اُس خرق عادت
کو کہتے ہین کہ جسمین نبوت کا دعویٰ نہ کیا جاوے اور اہل سنت نے اُسکا اقرار کیا ہے اور معتزلہ نے اُس سے
انکار کیا ہے اور اہل حق اسپر اتفاق رکھتے ہین کہ اولیاء اللہ سے کرامت کا ہونا جائز ہے اور ولی وہ ہے کہ اللہ
تعالے کی ذات و صفات کا بقدر طاقت بشری عارف ہو اور اُسکی طاعات پر مواظب ہو اور منہیات شرعی سے
بچتا ہو اور دنیا کی لذتون اور خواہشون مین پھنسا ہوا نہو اور تقوے مین کامل ہو اور یہ ثابت ہے قرآن
سے اور اسباب مین اور حدیثین تواتر معنوی کے درجے کو پہونچی ہین ۱۲ انتہے ۱۲ اس مختصر مین انکی گنجایش
نہ تھی اسلئے ایک حدیث پر اکتفا کیا گیا بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید حضیر اور عباد
دونون نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنی کسی حاجت کا بیان کرتے تھے یہانتک کہ رات بہت چلی گئی اور اندھیری
نہایت شدت کی جھک آئی۔ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ینقلبان و بید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت
عصا احدہما لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للآخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی
ضوء عصاہ حتی بلغ اہلہ۔ پھر دونون نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس سے اس حال مین کہ

وہ اختیار سے بھی ہوتی ہے اور بے اختیار بھی ہوتی ہے اور کبھی ایسے شخص سے ہوتی ہے
کہ ولایت کے مقام مین ثابت قدم و راسخ دم ہوتا ہے اور اُسکے سچے دعوی کے لئے دلیل
ہوتی ہے قالوا وکان الشیخ محی الدین عبد القادر کثیر الدعوی للحق فی حق ؀ اور کرامت
کا ہونا ولایت کی شرط نہین ہے بہت سے ولی ایسے ہوتے ہین کہ اُن سے کرامت نہین
ہوتی اور اصل ولایت کے دین پر استقامت ہے کہ الاستقامت فوق الکرامت ؀ اور
اس مین حکمت یہ ہے کہ ابتدا مین ہو تو سالک کی تربیت پر دلالت کرتی ہے اور مجاہدے
مین چست و چالاک کرتی ہے اور یقین کو بڑھاتی ہے اور انتہا مین مریدون کی تربیت اور
اُنکے تردد و انکار کے دفع کرنے کا فائدہ دیتی ہے اور سب قسمین خرق عادت کی چار ہین ؀ اگر
مومن صالح متقی کامل معرفت والے سے ہو اُسکو کرامت کہتے ہین اور جو نبی سے نبوت
کے دعوے پر ہو معجزہ ہے اور اُس سے پہلے ارہاص اور مومن اہل صلاح سے ہو تو اُسکو
معونت کہتے ہین اور حقیقت سحر یعنی جادو و طلسم و شعبدے کی جُدا ہے یہ چیزین خرق
نہین ہوسکتین اسواسطے کہ ان مین عمل اور اسباب کو دخل ہوتا ہے جو کوئی ان عملون اور
سببون کو کرتا ہے موافق جاری ہونے عادت کے اُنکا ثمرہ مرتب ہو جاتا ہے جیسا کہ طبیب
حاذق کے علاج پر شفا مرتب ہو جاتی ہے ؀ اور خرق عادت وہ ہے کہ عادت کے خلاف ہو

؀ کہا ہے اہل سیر اور علمار نے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ بہت بُلانے والے تھے حق کی طرف اللہ کے لئے اُسکی معرفت کے باب مین ۱۲ ؀ دین پر استقامت کرامت سے بڑھکر ہے اسلئے کہ دین پر مستقیم ہونے سے اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے جو آدمی قرب اور ولایت حاصل ہونے کا سبب ہے اور کرامت نہ ولایت کی شرط ہے نہ نزدیکی حاصل ہونی اُس پر موقوف ہے ۱۲
؀ صفحہ ۳۰ کے حاشئے مین اوپر بیان ہوچکا ہے کہ خرق عادت چھ طرح پر ہوتی ہے سو یہ چارون قسمین اُسی مین سے بیان ہوئین جو مومن سے ہوتی ہین اور اُن کا نام استدراج اور خذلان ہے اُن کے یہان بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے مصنف نے صرف انہی چار قسمون پر اکتفا کیا ہے واللہ اعلم ۱۲
؀ اسلئے سحر و طلسم خرق عادت نہین ہوسکتی کہ وہ عادت کے کامون مین داخل ہین ۱۲

Marfat.com

وَلَا یَبْلُغُ وَلِیٌّ دَرَجَۃَ الْاَنْبِیَاءِ اور کوئی ولی نبی کے درجے کو نہین پہونچتا اسواسطے کہ انبیار علیہم السلام گناہ سے[۱] معصوم ہین اور عزل و برطرفی سے بیخوف ہین اور اُنکو بُرے خاتمے کا بھی خوف نہین ہے اور اُنپر وحی آتی ہے اور اُنکو حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم و ہدایت خلق اللہ کو پہونچاوین یہ سب درجے اُنکے اُن کمالات سے کہ اولیا کو حاصل ہوتے ہین زیادہ ہین حاصل یہ کہ افضلیت نبی کی ولی سے قطعی و یقینی ہے جو کوئی اسکے خلاف اعتقاد کریگا وہ کافر ہے کما صرح بہ العلماء[۲] اور یہ جو کہا ہے کہ الولایت افضل من النبوت اس سے ولایت کی تفضیل و ترجیح نبوت پر ثابت ہوتی ہے لیکن ولی کی تفضیل نبی پر لازم نہین آتی اسواسطے کہ ولایت قرب کی نسبت ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس سے فائدہ و فیض حاصل کرنا اور نبوت خلق اللہ کو خبرین اور فائدہ و فیض پہونچانا اور ضرور وہ نسبت اس نسبت سے شریف اور فاضل ہے اور نبی ان دونون صفتون کا جامع ہے پس وہ ولی سے فاضل ہوتا ہے اور باوجود اسکے اس کلام کا کہنے والا معلوم نہین کہ کون ہے اور اُس نے کس غرض سے کہا ہے اگر اُسکی مراد ولی کی تفضیل ہے نبی پر تو یہ کلام باطل و واجب الرد ہے اور جیسے کہا ہے ویسے ہی وَلَا یَصِلُ الْعَبْدُ اِلٰی حَیْثُ یَسْقُطُ عَنْہُ الْاَمْرُ وَالنَّهْیُ اور بندہ ایسے درجے کو نہین پہونچ سکتا کہ شرع کی تکلیفین اُس سے ساقط ہو جاوین جیسا کہ اہل الحاد و اباحت کہتے ہین کہ جب بندہ محبت کی انتہا کو پہونچ جاتا ہے اور اُسکو قلب کی صفائی حاصل ہو جاتی ہے

[۱] اور ولی گناہ سے معصوم نہین ہے اور ممکن ہے کہ کسی سبب سے وہ ولایت کے درجے سے گر جاوے اور اُسکو بُرے خاتمے کا بھی خوف ہے اور نہ اُسپر وحی آتی ہے ان سب کمالون مین سے جو نبوت کے لیے خاص ہین اُسکو بلکہ بھی نصیب نہین ہے اور ولی کو جو معرفت الٰہی اور اُسکا قرب حاصل ہے نبی کو اُس سے بہت زیادہ حاصل ہے پس ولی کیونکر نبی کی برابر ہو سکتا ہے ۱۲ [۲] اسی طرح سے تصریح اور شرح اس مسئلے کی علمار نے کی ہے ۱۲ [illegible] ولی کی ولایت اُسکی نبوت سے افضل ہے شرح عقائد کے حاشئے مین ہے کہ ولایت عرفان اور [illegible] عبارت ہے اور نبوت احکام پہونچانی خلق اللہ کو بس خالق سے جو معاملہ ہے وہ [illegible] مخلوق کے ساتھ ہے سوائے اسکے نبوت مصلحت وقت سے متعلق ہے اور ولایت کو [illegible] کچھ بھی تعلق نہین ہے اور ولایت کے مرتبے اور درجے متفاوت و مختلف ہین پس انبیار علیہم السلام کا ولایت مین بھی درجہ عالی ہوتا ہے اور جب نبوت کے مراتب اُسکے ساتھ ملجاتے ہین تو اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے ۱۲

اور اُسکا ایمان راسخ ہو جاتا ہے احکام شرعی اُس سے ساقط ہو جاتی ہین اور پھر اللہ
اُسکو کبیرہ گناہ پر بھی نہین پکڑتا یہ کلام محض کفر و گمراہی ہے اور حق تعالی الے یہ یعنی
اسلئے کہ جب بندے پر محبت غالب آتی ہے اور اُسکا دل صاف ہو جاتا ہے اور ایمان پختہ
تو وہ طاعت و عبادت مین بڑھ جاتا ہے اور کامل ہو جاتا ہے نہ یہ کہ یہ تکلیفین اُسکی ناقص
ہو جاوین اور ساقط ہو جاوین اور گناہ پر پکڑنا یا نہ پکڑنا یہ اللہ تعالی کی مشیت پر موقوف
ہے چاہے پکڑے چاہے نہ پکڑے مختار ہے لیکن تکلیف کا ساقط ہونا صورت نہین رکھتا انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام سے محبت و ایمان مین کون زیادہ ہے اُنکے حق مین تو تکلیف پوری
اور کامل ہے اسکے جواب مین بعضے کہا کرتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام کے افعال احکام آلہی
کے جاری کرنے کے واسطے ہوتے ہین اور شریعت کے وضع کرنے کے لئے اسلئے اُنکا ترک کرنا
اُنکو لایق نہین ہے یہ لوگ شرع جاری کرنے کے معنے بھی نہین سمجھتے اور اتنا بھی نہین دھیان
کرتے کہ شرع اسلئے ہے کہ لوگ اُسپر عمل کرین اور پیغمبرون کے اقوال کا اتباع کرین۔ تب
لوگون کو عمل کرنا چاہئے کہ شرع جاری کرنے کی مصلحت باطل نہو جاوے اور سقوط تکالیف
صورت جائز نہین ہے وَالنُّصُوْصُ تُحْمَلُ عَلٰی ظَوَاهِرِهَا آیات و احادیث کو اُنکے ظاہر
پر چھوڑ دینا چاہیئے اور بے ضرورت اُنکی تاویل نہ کرنی چاہیئے[۲] اس مقام کی تحقیق اور تاویل

[۱] اور یہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اذا احب اللہ عبداً لم یضرہ ذنبٌ۔ جب اللہ تعالے
کسی بندے کو دوست پکڑتا ہے تو اُس بندے کو گناہ ضرر نہین کرتا اسکے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالے اپنے دوستون
کو گناہ سے بچاتا ہے اور اُنکی حفاظت کرتا ہے پس گناہ نہین کرتے اور جو اُن سے گناہ ہو بھی جاوین تو اللہ تعالی اُنکو
توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اپنی رحمت سے اُنکے گناہ معاف کر دیتا ہے پس وہ اُنکو نہین ضرر کرتے نہ یہ کہ اُنپر
سے تکلیف ساقط ہو جاتی ہے ۱۲ [۲] شرح عقاید نسفی مین ہے کہ نص کو اُسکے ظاہر پر جبتک چھوڑا جاتا۔
کہ اُسکا ظاہر دلیل قطعی کے مخالف نہو ورنہ اُسمین تاویل کیجاتی ہے جیسے وہ آیتین کہ اُنکا ظاہر اللہ تعالے
کی جسمیت اور اُسکی جہت مین ہونے وغیرہ پر دلالت کرتا ہے سورہ فتح مین فرمایا۔ ید اللہ فوق ایدیہم۔ اللہ
ہاتھ تمہارے ہاتھون پر ہے اور سورہ روم مین فرمایا ہے۔ یریدون وجہ اللہ۔ وہ اللہ کے مُنہ کا اراد
کرتے ہین پس ظاہر امنہ اور ہاتھ جسم پر دلالت کرتے ہین اور سورہ یونس مین فرمایا ہے۔ ثم استوٰی علی
پھر اللہ تعالے برابر ہوا عرش پر یہ جہت و جسم پر دال ہے اور دلائل قطعی سے ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالے ایسے
صفات سے پاک ہے اسلئے اُنکی تاویل ضرور ہوئی پھر اُسی مین لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ یہ آیتین نصوص مین
نہین بلکہ متشابہات مین سے ہین تو اسکے جواب مین ہم یہ کہتے ہیں کہ یہان نصوص سے وہ سب آیتین مراد

Marfat.com

کی شرطین اور اُسکا جائز ہونا یا نہ جائز ہونا کتاب التفرقہ بین الکفر والزندقہ سے کہ امام محمد غزالی
کی تصنیفات سے ہے طلب کرنی چاہیے وَالْعُدُولُ عَنْهَا اِلٰی مَعَانٍ یَدَّعِیْهَا اَهْلُ
الْبَاطِنِ اِلْحَادٌ اور آیات و احادیث کے ظاہری معنی سے عدول کرنا ایسے معنی کی طرف
کے باطن کی طرف پھیرنے والے انکا دعوے کرتے ہین الحاد ہے اور یہ فرقہ باطنیہ ملاحدہ کہتے
ہین کہ قرآن وحدیث کے ظاہر معنی مراد نہین ہین بلکہ اُن سے رمزین اور اشارے باطنی
کی مراد ہین کہ بجز معلّم کی اُن تک کوئی نہین پہونچ سکتا ہے اور یہ لوگ امام معصوم کو معلم
کہتے ہین کہ حقکی معرفت بغیر اُسکی تعلیم کے انکے نزدیک حاصل نہین ہو سکتی پس یہ کلام
انکا زندقہ والحاد ہے اگر ظاہر کے معنی مراد نہین ہین تو نماز و روزہ اور طاعات وعبادات
اور شریعتین اور احکام کہان سے ثابت ہوئے اور کیونکر معلوم ہوئے اور جو کسی کو انکے
وصول کا رستا نہ معلوم ہو تو کتابون کا نازل کرنا اور شریعتون کا بیان کرنا بے فائدہ
ہوا اور انکے معلّم پیغمبرون اور اصحاب اور اُنکے تابعدارون سے بڑھکر تھے اور یہ لوگ
یہ سب نصوص کے ظاہری معنے لیتے تھے اور اُنکے ظاہرون پر عمل کرتے تھے اور انہی
پر حکم کرتے تھے اور حقیقت مین ان ملحدون کو دین کا بگاڑنا اور اُسکا باطل کرنا
ہے خذلہم اللہ ولعنہم اور اہل تحقیق جو رموز و اشارات کا علم رکھتے ہین کہتے ہین کہ
نصوص سے اُنکے ظاہری معنی مراد ہین اور باوجود اسکے قرآن مجید مین رمزین و اشارے
بھی ہین کہ اُنکے ظاہری معنون سے مخالفت نہین رکھتے مثلاً فرعون و موسیٰ ظاہر مین موجود
ہین اور ان مین جو واقعات ہوئے وہ سب ظاہر مین ہوئے اور باوجود اسکے اگر کوئی

بقیہ صفحہ ۱۴۴) وہ نہین تو ظاہر کہلاتا ہے اور جو مراد ایسی مخفی ہو کہ اُسے عقل دریافت کر سکے وہ مشکل ہے
اور جو اُسکو نقل سے دریافت کر سکین تو وہ مجمل کہلاتا ہے اور دونون سے بالکل دریافت نہو سکے وہ متشابہ
ہے اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ ظاہر و محکم و مفسر و نص مین داخل ہین اور تفسیر اتقان فی علوم القرآن
مین محکم و متشابہ و ناسخ و منسوخ کے معنی بہت تفصیل سے لکھے ہین اُنکی امثال مختصر جو کچھ
اس مقام پر آیات متشابہات بھی نصوص مین داخل ہین ۱۲ والعلم عند اللہ ۱۲ اسلام
کی شرح سے نقل کیا ہے کہ ملاحدہ میم کے زبر اور حے کے زیر ... اور یہ ملاحدہ تہا لی مع تاکید
کے لئے زیادہ کی ہے جیسے ملایک وملائکہ اور منتخب سے یون نقل کیا ہے کہ ملحد میم کی پیش سے حق سے
پھرنے والے اور فاسق اور بیدین کو کہتے ہین ۱۲ اسلام اللہ تعالیٰ اُنکی قوت کو توڑے اور اُنکو ذلیل کرے

روح ونفس کے قصے کی طرف اشارہ کرے ہو سکتا ہے نہ یہ کہ کہے یہان نہ موسے ہے
نہ فرعون ہے فقط روح ونفس ہی مراد ہے اور فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ موسے علیہ السلام کو حکم
ہے کہ جوتیان اُتار ڈالے اور وادی مقدس مین ننگے پاؤن ادب سے آدے اور باوجود
اسکے عاشقون نے اشارت کی ہے کہ دونون جہان کا دل مین سے نکال ڈالنا مراد ہے
کہ اللہ تعالے کی محبت وقربت کے مقام قدس مین اتنا آداب ضرور ہے نہ یہ کہ یہان
نہ وادی قدس ہے نہ موسے نہ نعلین اس سے زیادہ یادہ گوئی اور کفر اور کیا ہوگا۔
وَفِي دُعَاءِ الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ اور زندون
کی دعا اور صدقہ دینے مین مُردون کے لئے اُنکو نفع[۱] ہے اس باب مین حدیثین اور آثار
بہت ہین اور نماز جنازے کی بھی اسی قسم سے ہے[۲] حدیث شریف مین آیا ہے جسکے جنازے
پر سو[۳] مسلمان نماز پڑھین اور اُسکے لئے بخشش کی دعا مانگین بیشک وہ بخشا جاتا ہے
سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہم کے والد فوت ہو گئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
اسباب مین کیا صدقہ بہتر ہے فرمایا کہ پیاسون کو پانی پلانا۔ پس سعد رضی اللہ عنہ نے
کنوان کھُدوایا اور کہا هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ اور دوسری حدیث مین آیا ہے اَلدُّعَاءُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ وَ
الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ دعا بلا کو دور کرتی ہے اور صدقہ اللہ تعالے کے

---

[۱] عا[...] مانگتے ہین ہم المدینہ [...] ایسی تبرکا سمجھ اور ایسی بُری باریک بینی سے ۱۲ [۲] شرح عقائد مین ہے
کہ معتزلہ کہتے ہین کہ میت کو ثواب [...] پہونچتا اور وہ یہ دلیل لاتے ہین کہ قضاے الٰہی نہین بدلتی اور ہر شخص اپنے
عملون کی سزا مین گرفتار ہے اور [...] اپنے عملون کی جزا دیا جاتا ہے نہ غیر کے عملون کی اور ہماری دلیل وہ حدیثین ہین
جو کثرت سے حدیث کی صحیح کتابون مین وارد ہوئی ہین کہ اس مختصر مین اُنکی گنجایش نہین ہے اور ایک حدیث
متن مین نقل کی گئی ہے اور ان خدشوں کے جواب بھی اہل سنت نے اُنکو دیئے ہین ۱۲ [۳] ابو داؤد مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا
لَهُ الدُّعَاءَ۔ جب تم میت پر نماز پڑھو پس خالص کرو اُسکے لئے دعا یعنے اُسکے واسطے دل سے دعا کرو اور خالص
اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ۱۲ [۴] ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مسلم نے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا
شُفِّعُوْا فِيْهِ۔ نہین کوئی میت کہ اُسپر نماز پڑھے ایک جماعت مسلمانون کی کہ پہونچین سو کو اور وہ سب شفاعت کرین
اُسکی مگر قبول کیجاتی ہے اُنکی شفاعت میت کے حق مین اور ابو داؤد مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ یاد کرو اپنے مردون کی نیکیان اور اُنکی بُرائی

غضب کی آگ کو بجھاتا ہے یعنی زندون اور مردون سے دین و دنیا مین اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ جب عالم و طالب علم کسی گاؤن مین جاتے ہین تو اُس گاؤن کے مقبرے سے چالیس روز تک عذاب اٹھایا جاتا ہے یہان سے بزرگی علم اور پڑھنے پڑھانے کی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حافظون اور مدرسون کا مقبرون مین مقرر کرنا کتنا بہتر اور کسقدر ثواب کا کام ہے وَاللّٰہُ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَقَاضِیُ الْحَاجَاتِ اور اللہ تعالےٰ اپنے کرم و فضل سے دعاؤن کا قبول کرنے والا اور حاجتون کا روا کرنے والا ہے اگر سچی توجہ اور دل کے حضور اور عاجزی سے رو کر دعا کی جاوے بیشک قبول ہوتی ہے دنیا یا آخرت مین اور دعا کے قبول ہونے کی شرطین ہین اور اسکے موانع بھی ہین سب شرطون مین بڑی دل کا حضور اور حلال کا کھانا ہے اور سب منع کرنے والون مین بڑا مانع استبطار[۱] و استعجال ہے یعنی یون کہے کہ بہت دعا کی مین نے اور قبول نہین ہوئی اور باوجودیکہ قبولیت کی شرطین نہون اور موانع بھی موجود ہون جب بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم و رحمت باقی ہے حاصل یہ کہ دعا عبادت ہے[۲] اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ اور جیسا اور عبادتین اپنے اپنے وقتون اور سببون خاص مین واجب ہوتی ہین اسی طرح بلا اور مصیبت کے وقت دعا بھی لازم ہوتی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ **ابیات** ای اخی دست از دعا کردن مدار + با اجابت یا رد اویت چہ کار + بس دعا با کان زبان ست و وبال + از کرم می نشنود شان ذوالجلال

ابیات - کر دعا ہر وقت تا ہووے قبول + گر نہو تو بھی نہو دل مین ملول + حق مین تیرے جو بری ہووے دعا فضل سے اپنے نہین سنتا خدا + مثلاً ایک کسان بادشاہ کی درگاہ مین حاضر ہو کر ایک کھیت اعلیٰ کی

---

[۱] غیاث مین ہے کہ استبطار الف کی زیر سے دیر کرنی ہے اور یہان یہ معنی ہین کہ جب دعا کے قبول ہونے مین دیر لگے نا امید ہو کر دعا کرنی چھوڑ دے ۱۲ [۲] یہ حدیث ترمذی مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت کا گودا ہے اسلئے کہ حقیقت عبادت کی عاجزی اور ... اور یہ دعا مین حاصل ہے اور ترمذی و ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ... علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لایرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر - نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین بڑھاتی عمر کو مگر نیکی - تقدیر سے مراد یہان وہ امر ہے کہ بندے پر اُترتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکو دعا سے دور کر دیتا ہے اور تقدیر دو طرح کی ہے ایک مبرم اور دوسری معلق پس مبرم نہین ٹلتی اور معلق دعا اور بعضے سببون سے ٹلجاتی ہے اور کمی و زیادتی عمر کی بھی بسبب تقدیر معلق کے ہوتی ہے کہ لکھا جاتا ہے کہ اگر نیکی کریگا

مانگے اور سلطان اُسکے بدلے مین ایک جوڑی بیلون کی عطا کرے تو ظاہر مین بادشاہ نے اُسکی درخواست قبول نہ کی اور جیسا گھوڑا وہ چاہتا تھا اُسکو نہ دیا لیکن باطن مین اُسکی درخواست نہایت اچھی طور سے قبول کرے کہ اُسکو وہ چیز دی جو اُسکے حق مین گھوڑے سے زیادہ مفید تھی بیلون سے اُسکی کھیتی کو جو نفع پہونچے گا وہ گھوڑے سے کب پہونچتا بلکہ اُسکی خدمت اُسکی جان کا وبال ہوجاتی اور اُس پر سے گر کر اُسکی گردن ٹوٹتی پس دُنیا کی فضول چیزون کی درخواست کا قبول نہ کرنا یا اُس مین توقف کرنا کہ نفس کی لذتون مین مصروف ہوکر خدائے تعالےٰ سے دور نہ پڑے اور آخرت کے عذاب مین مبتلا نہو اسی قسم سے ہے جسکو اللہ سمجھ دے اور اُسکو اللہ تعالےٰ پر حُسنِ ظن حاصل ہو اُسکے حق مین منع اور عطا دونون برابر ہو جاتے ہین اسی لئے کہا ہے۔ العطاء من الخلق حرمان والمنع من اللہ احسان اور کافر کی دعا قبول نہین ہوتی وما دعاء الکافرین الا فی ضلال مگر دنیا کے کامون مین قبول ہوتی ہے اور مظلوم کی بھی قبول ہوتی ہے اگرچہ کافر ہو واللہ اعلم وتجوز الصلوٰۃ خلف کل بر و فاجر اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز جائز ہے نماز مین جماعت نہ چھوڑنا چاہیے اور امام متقی و پرہیزگار کا مقید ہونا چاہیے کہ جماعت کی فضیلت بہت بڑی ہے اور وہ سُنت موکدہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے التزام کی نہایت تاکید فرمائی ہے ہان اگر مرد صالح متقی امامت کے لئے پیدا ہو بہتر ہے نہین تو ہر مسلمان کے پیچھے روا ہے یہانتک کہ فاسق کے پیچھے بھی پڑھ لے اگر اُسکا فسق کفر تک نہ پہونچتا ہو پر جماعت

(بقیہ صفحہ ۱۴۷) دعا نہ مانگے تو حق تعالیٰ اُس سے ناراض ہوتا ہے اور یہ اُسکی رحمت کے سبب سے ہے کہ ہمسے مانگے اور ہم اُسکی حاجت روا کرین اور خدا تعالیٰ سے دعا نہ مانگنی نہایت غفلت ہے اور جو تکبر اور عار سے نہ مانگے تو کفر ہے اسی لئے اُسکی جزا جہنم فرمائی ولنعم ما قیل۔ **شعر**۔ اللہ یغضب ان ترکت سوالہ ✦ وبنی آدم یغضب حین یُسأل اللہ غصے ہوتا ہے اگر اُس سے سوال کرنا چھوڑ دے اور آدمی غصے ہوتا ہے جب اُس سے کوئی سوال کرے ۱۲ **منہ**

اس تقریر سے کھُل گیا کہ بیشک اللہ تعالےٰ مومن کی دعا قبول کرتا ہے پر کبھی کسی حکمت کے سبب جو اسکے لئے مین مناسب ہوتی ہے قبولیت مین دیر لگاتا ہے اور کبھی یہ کوئی چیز دنیا کی مانگتا ہے اور وہ اسکے لئے بہتر نہین ہوتی اسلیئے اُسکے بدلے آخرت مین کچھ دیدیتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ میری دعا قبول نہین ہوئی پس ایسا گمان نہ کرے ۱۲ **منہ**

خلقت کے دینے مین بھی حرمان ہے کہ خدا تعالیٰ سے مانگتا تو کیا کچھ دیتا اور اُسکے دعا قبول نہ کرنے مین بھی احسان ہے کہ اگر قبول کرلیتا تو سخت مضر ہوتا ۱۲ **منہ**

یہ آیہ سورہ مومن مین ہے اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر گمراہی مین ۱۲

Marfat.com

شک نہ کرے لیکن یہ ضرور ہے کہ امام کو نماز کے ارکان و احکام کا علم ہو اور اس قدر قرآن اُسکو یاد ہو کہ جس سے نماز جائز ہو سکے۔ وَنَرَی الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ اور موزون پر مسح کرنا مقام اور سفر مین درست جاننا حضر مین ایک رات دن اور سفر مین تین راتدن یہ اعتقاد اہل سنت و جماعت کا نشان ہے[۱] اور کہا ہے کہ علامت سنت وجماعت کی تین چیزین ہین تفضیل الشیخین ومحبت الختنین و المسح علی الخفین ابو بکر اور عمر کو سب سے بہتر جاننا عثمان اور علی سے محبت رکھنی رضی اللہ عنہم اور موزون پر مسح جائز ہونے کا اعتقاد کرنا یہ تینون چیزین اہل سنت وجماعت کی علامت ہین اور اہل بدعت انکے قائل نہین ہین امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مین نے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے خفین کا مسح سب درست کہتے تھے اور علی[۲] رضی اللہ عنہ نے اُسکا حکم پوچھا فرمایا مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک راتدن ایسا ہی سُنا ہی مینے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے[۳] اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اگر اس شریعت مین عقل کے قیاس پر حکم ہوتا تو موزون کے تلے پر مسح کرنا بہتر ہوتا لیکن مدار شرع کے حکم پر ہے اور شرع مین موزون کا منہ آیا ہے اور جاننا چاہئے کہ اگرچہ عظمت پاؤن کے دھونے ہی مین ہے مسح کرنی کی رخصت ہے لیکن اُسکے جواز کا معتقد ہونا چاہئے اور جو تہمت کے مقام رخصت کو اختیار کرین مصلحت سے بہت قریب ہے۔ وَاِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَۃِ صَغِیْرَۃً کَانَتْ کَبِیْرَۃً وَاِسْتِخْفَافُھَا کُفْرٌ گناہ کو حلال جاننا اور ہلکا سمجھنا چھوٹا ہو یا بڑا کفر ہے[۴] اگرچہ

---

[۱] اس لئے کہ خبر مشہور سے ثابت ہوا ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث صحیح مسلم مین ہانی کے بیٹے شریح سے روایت کی اُس نے کہا کہ مینے علی رضی اللہ عنہ سے موزون پر مسح کرنے کا حال پوچھا انھون نے فرمایا کہ جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ ثلثۃ ایام ولیالیھن للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم۔ مقرر کئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کیلئے تین اور مقیم کے لئے ایک راتدن ۱۲ [۳] یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لو کان دین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ظاہر الخفۃ۔ اگر دین عقل پر موقوف ہوتا تو بہتر ہوتا موزون کے تلے پر مسح کرنا اُسکے اوپر سے بیشک مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ مسح کرتے تھے موزون کے اوپر ۱۲ [۴] جبکہ وہ گناہ قطعی سے ثابت ہوا ہو اور اسی طرح سے حلال جاننا حرام کا کفر ہے جبکہ حرمت اسکی قطعی ہو جیسے محرمات سے نکاح اور شراب سے اور مردار اور خون اور سور کا گوشت کھانا بے ضرورت پس ان سب کا حلال جاننا کفر ہے اور انکا کرنا حرام جاننے کے فسق ہے اور جو تمنا کرے کہ کیا اچھا ہوتا جو شراب حلال ہوتی یا رمضان شریف کے روزے فرض ؟

شہوت کے غلبے اور بشریت کے حکم سے اُسکو کرے اور اُس مین مبتلا ہوجاوے پر جا
کر اُسکو گناہ جانتا رہے اور اپنے قصور کا اقرار کرتا رہے اور صغیرہ کا ہلکا جاننا یہ
کہ اُسکو بے حقیقت سمجھے اور سبب عذاب کا نہ جانے ورنہ ظاہر ہے کہ صغیرہ کبیرہ سے
ہلکا ہے اور اُسکا کرنے والا کبیرہ گناہ کرنے والے سے عذاب مین کم ہے وَالْاِسْتِهْزَاءُ
بِالشَّرِيْعَةِ وَالْاِهَانَةُ بِهَا كُفْرٌ ہنسی اور اہانت کرنی شریعت کی کفر ہے اسلئے کہ جھٹلانے
انکار کرنے کا نشان [۱] ہے وَالْهَزْلُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ بولنا کلمہ کفر کا بطریق ہزل کے بھی کفر ہے اگر
اُسکے معنی دل مین مراد نہ لیتا ہو اور اُنپر اعتقاد نہ رکھتا ہو اسلئے کہ ہزل استخفاف کا سبب
اور جب کہ گناہ کا استخفاف کفر ہے تو کفر کا استخفاف بطریق اولی کفر ہے اگرچہ نہ جانتا
کہ یہ کلمہ کفر کا ہے اسلئے کہ جہل اسباب مین عذر نہین ہوسکتا اور بعضے علمار کے نزدیک
اگر اُسکا کفر ہونا نہین جانتا تو معذور ہے اور بھولے سے یا خطا کے طور پر بولا یا بے اختیار
زبان سے نکل گیا کفر نہین ہے اجماعًا وَلَا يُحْكَمُ بِكُفْرِ السَّكْرَانِ جو نشے مین مست
عقل زائل ہوگئی ہو اور بے اختیار منہ سے بکتا ہو اگرچہ اُسکی زبان پر کفر کا کلمہ آوے
نہین رکھتا اور اُسکے کفر پر حکم نہ کرنا چاہئے اگرچہ اُسکے اور تصرفات جیسے طلاق دینے غلام کو
آزاد کر دینا خریدنا بیچنا کسی چیز کا اقرار کرنا جائز ہون فرق یہ ہے کہ کفر ایک امر مذموم اور
اپنی ذات مین اور جہان تک ہوسکے اُسکا دفع کرنا ضرور ہے اسلئے زوال عقل اُسکا کلو
ہے خلاف اسلام کے کہ وہ مطلوب و مرغوب ہے جسطرح سے ہوسکے اُسکا اثبات واجب ہے
امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک اور ایک روایت مین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
نشے والے کا کفر بھی کفر ہے۔ وَتَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ بِمَا يُخْبِرُ بِهٖ عَنِ الْغَيْبِ كُفْرٌ ا
کاہن کہ غیب کا دعویٰ کرتا ہے اُسکو سچا جاننا کفر ہے حدیث شریف [۳] مین آیا ہے کہ جو کوئی

---

[۱] پس اگر ہنسا کفر کے کلمات کہنے یا سننے پر دل کی خوشی و رضامندی سے تو کفر ہے اور جو اس سبب سے نہین بلکہ عجیب و غریب کلام ہونے کے سبب سے اُسکو ہنسی آگئی تو کافر نہین ہوا اور اونچے مکان پر کھڑا ہے اور اُسکے گرد جماعت ہے کہ اُس سے مسائل پوچھتے ہین اور ٹھٹھا کرتے ہین اور اُسکو مارتے ہین تو سب نے کفر کیا اور اسی طرح شراب پیتے وقت یا زنا کرنے وقت کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا جان کر عمدًا بے طہارت یا سوائے قبلے کے اور طرف نماز پڑھی کفر کیا ۱۲ شرح عقائد نسفی ۱۲ [۲] غیاث مین لطائف منتخب سے نقل کیا ہے کہ کاہن ہے کی زیر سے جانو آوازے فال و شگون لینے والا اور جادوگر اور غیب کی باتین بتانے والا ۱۲ [۳] یہ حدیث ابوداؤد مین

Marfat.com

کاہن کے پاس جاوے اور اُسکے کلام کو سچا کہے بیشک وہ کافر ہو جاتا ہے اُس پر جو
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہین اور عرب مین بہت کاہن تھے جو علم غیب کا
دعویٰ کرتے تھے اور جن و شیطان اُنکو خبرین پہونچاتے تھے اور نجومی بھی کاہن کے
حکم مین ہے جو کوئی نجومی کی تصدیق کرے اور اُسکی بات کو سچا جانے کافر ہے حاصل یہ
کہ کواکب کی تاثیر اور آسمانون کی گردش کا گرمی و سردی اور مینہ برسنے کی زیادتی و کمی اور
ہونے اور پھلون کے پکنے اور انکی مانند اور کامون مین دخل ظاہری اسمین کلام نہین
اور سعادت و نحوست اور انکی مانند اور چیزون مین کچھ دخل نہین ہے اور جو ہو بھی تو
ہماری شریعت مین اُسپر یقین کرنا منع ہے بالفرض اگر اور شریعتون مین درست تھا تو بھی
اس شریعت روشن مین منسوخ ہو گیا منع کرنے کو اسیقدر کافی ہے۔ نسئال اللہ عافیۃ والایاس
من اللہ کفر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے ولا ییاس من روح اللہ الا
القوم الکافرون مسلمان اگرچہ کیسا ہی گناہگار ہو پر اُسکو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا
نہ چاہیئے امید رکھے توبہ کرنے سے بخشدیگا اور چاہے توبے توبہ بھی اپنے فضل و کرم سے
بخشدے والامن من اللہ کفر اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا بھی کفر
فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون مکر کے معنی لغت مین ڈھانکنے یا فریب دینے کے ہین
اور بندے کے ساتھ خدا تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ بندے کو گناہ مین چھوڑ دیتا ہے اور
رحمت کے دروازے اُسپر کھول دیتا ہے تاکہ وہ مغرور اور غافل ہو جاوے ...

بقیہ صفحہ ۱۵۰ جنون کو نذر بھیٹ دیکر اور اُن سے خبرین معلوم کرکے لوگون کو بتاتے تھے ...
شیاطین سے سیکھتے تھے سو فرمایا کہ یہ سیکھنا اور سکھانا سب کفر ہے ۱۲ منہ ابوداؤد میں ...
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من اقتبس علما من النجوم اقتبس ...
سیکھا ایک ٹکڑا نجوم کا اُس نے حاصل کی ایک شاخ جادو کی اس سے معلوم ہوا کہ نجوم بھی بُرائی ...
منہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہین ہم کہ ہمین ایسی چیزون سے دُور ہی رکھے ۱۲ منہ ...
۴ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہین ہوتے مگر کافرون کی قوم ۱۲ منہ یہ آیہ سو...
خوف ہوتے اللہ تعالیٰ کے مکرون سے مگر ٹوٹا پلنے والی قوم یعنی کافر اور ...
ضرور آگ مین ہوگا یا اس ہے اللہ تعالیٰ سے اور اسیطرح اعتقاد ... جنت مین ہوگا یہ امن ہے اللہ
تعالیٰ سے اور ان دونون کے معتزلہ معتقد مین تو اس سے اُنکا کافر ہونا لازم آیا اور اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب

اس طرح پکڑتا ہے کہ اُسکو گمان بھی نہین ہوتا۔ وَالْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ
ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے کہتے ہین کہ امید ایسی چاہیئے کہ اگر سُنے کہ فقط ایک
آدمی بہشت مین جاویگا تو امید رکھے کہ وہ شخص مین ہون اور جو معلوم کرے کہ سوا
ایک آدمی کے کوئی دوزخ مین نہین جانیکا تو ڈرے کہ وہ ایک شخص مین ہی ہون + للمولف
قطعہ۔ آنہا کہ خواص درگہ تکریم اند + دہشت زدگان عالم تسلیم اند + نومید مشو کہ رحمت حق
عامست + مغرور مشو کہ خاصگان در بیم اند + للمترجم قطعہ۔ جتنی کہ ہو درگاہ مین اس
کی قربت + اُتنی ہی زیادہ ہو خدا پاک سے ہیبت + نومید نہو رحمت حق سے کہ وہ ہے عام
مغرور نہو تو کہ ہے خاصون کو بھی دہشت + کہتے ہین کہ اگر حیات کی حالت مین خوف
غالب رہے اور موت کے وقت رجا پیش آوے یہ نشانی سعادت و امنیّت کی ہے اور
الایمان بین الخوف و الرجا مین رجا کی تاخیر یا تو اسی مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ گزرا
یا رجا پر خوف غالب ہونیکی طرف اعلموا ان اللّٰہ شدید العقاب و ان اللّٰہ غفور الرحیم
جان لو کہ بیشک اللہ تعالی سخت عذاب کرنے والا ہے اور تحقیق اللہ تعالی بخشنے
مہربان الحمد للہ کہ رجا و مغفرت و رحمت پر یہ رسالہ ختم ہوا اور خدا تعالے خاتمہ با
کرے۔ ثم الحمد للہ کہ خاتمہ بالخیر کی دعا پر یہ ترجمہ ختم ہوا آمین
یا رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالے علے خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین
بقلم عاصی رحیم بخش دہلوی۔ بمقام قصبہ بڑوت ۱۸۔ ذی الحجہ ۱۳۰۴ ہجری

(بقیہ صفحہ ۱۵۱) سب پر اشکال لازم نہین آیا اور جواب کی حاجت نہ رہی ۱۲ ~~سے~~ عذاب کی شدت خوف
پر دلالت کرتی ہے اور بخشش و رحمت کا جمع ہونا امید پر پس یہ اُسی الایمان بین الخوف والرجاء کی تاکید ہے
المحشی عفی عنہ المترجم۔ قطعہ ڈر خدا کے غضب سے تو ہر آن + اُسکی رحمت کا دل مین رکھ تو دھیان + دونا
دل مین تیرے برابر ہون + تیرا ہووے صحیح تا ایمان + ایمان کی صحت کے بیان پر یہ حاشیہ ختم ہو
اللہ تعالے ہمارا سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم المرسلین
و علے آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین + +

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خَالِقُ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالْعَالَمُ حَادِثٌ وَهُوَ قَابِلٌ لِلْفَنَاءِ وَلَهٗ صَانِعٌ قَدِيْمٌ وَاجِبُ الْوُجُوْدِ وَاحِدٌ حَيٌّ عَالِمٌ قَادِرٌ مُرِيْدٌ مُتَكَلِّمٌ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ صِفَاتُهٗ قَدِيْمٌ بَاقِيَةٌ وَلَا يَقُوْمُ بِذَاتِهٖ حَادِثٌ وَلَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا جَوْهَرٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا مُصَوَّرٍ وَلَا مُرَكَّبٍ وَلَا مَعْدُوْدٍ وَلَا مَحْدُوْدٍ وَلَا فِيْ جِهَةٍ وَلَا فِيْ مَكَانٍ وَلَا فِيْ زَمَانٍ ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کس سے ادا خدا کی ہو | کس سے توصیف مصطفا کی ہو
پایا اس بحر کی نہ تہ کا وجود | عجز کو سمجھا گوہر مقصود -
پڑھ کے ناچار مصطفا پہ درود | آل واصحابؓ باصفا پہ درود
اہل سنت کے سب عقائد کو | دین اسلام کے عمائد کو
نظم اُردو زبان مین کرتا ہون | مختصر سے بیان مین کرتا ہون
یاد کرنے مین تا ہو آسانی | ہو نہ تفہیم مین پریشانی
اصل سب کی یہی عقیدت ہی | ثابت ہر چیز کی حقیقت ہے
سارا عالم نرا خیال نہین | یعنی بے معنی یہ جہال نہین
اور حادث تمام ہے عالم | آسمان و زمین و جن آدم
پیدا یہ سب ہوا فنا کے لئے | ذات حق خاص ہے بقا کی لئے
اُسکا صانع قدیم و واجب ہے | سب مین جا جزوہ سب پہ غالب ہے
ہے اکیلا وہ ذات مین اپنی | ہے وہ یکتا صفات مین اپنی
وہ ہی زندہ ہے اور دانا ہے | قادر مطلق و توانا ہے
چاہے جو کچھ ارادہ کرتا ہے | ہر ارادہ بھی اُسکا پورا ہے
بے زبان وہ کلام کرتا ہے | اور بے گوش سب کی سُنتا ہے
دیکھتا ہے سبون کو وہ ذرات | آنکھ سے ہے منزہ اُسکی ذات
اُسکی صفتین قدیم ہین ساری | باقی ہین اور عظیم ہین ساری
اُسکی قائم نہین ہے ذات کی ساتھ | کوئی حادث نہ اوصفات [illegible]
ہے نہ وہ جسم اور نہ جوہر ہے | ہے نہ وہ عرض [illegible]
ہے مرکب نہ وہ نہ ہے معدود | [illegible]

سمت مین ہے نہ وہ مکان مین ہے
کب زمین مین وہ اور زمان مین ہے

Marfat.com

مثل ہے اُسکی اور شبیہ کہان
ضد و ند کا غلط ہے گر ہے گمان

جنس مین ہو مخالفت ہے یہ
ہو اگر غیر جنس مین ہے ضد

کوئی یاور نہین نہ اُسکا یار
کون ڈھونڈ سکے ہے اُسکا کار

متحد غیر سے نہین ہوتا
کسی اور سے بھی نہین ہوتا

وہ کسی چیز مین نہین سماتا ہے
کبھی اوتار بن کے آتا ہے

متصف وہ ہر ایک کمال سے ہے
پاک ہر نقص اور زوال سے ہے

دن قیامت کے باعزّ و جلال
مومنون کو دکھائیگا وہ جمال

آنکھین ہوینگی اُسطرف مائل
پردہ کچھ بھی نہوگا وہان حائل

ہے ہر ایک چیز کا وہی خالق
حال ہر شے کا اُسپہ ہی ناطق

سارے کامون کا وہ مدبر ہے
وہ ہی ہر چیز کا مقدر ہے

جانتا ہے ہر ایک کا انجام
کرتا اندازے سے ہے وہ کام

اُسپے سارا جہان ہے اظہر
ایک ذرہ نہین چھپا اُسپر

اُسپے واجب نہین ہی کوئی چیز
نقش کر اُسکو دل مین گر ہے تمیز

نفع ہو یا کہ قہر دنیا کا
یا عذاب و ثواب عقبا کا

کام وہ جس قدر کہ ہے کرتا
اُن سے کوئی غرض نہین رکھتا

کوئی حاکم نہین سوا اُس کے
حکم جسکو کرے وہ جو چاہے

نیک ہے جسکو شرع نیک بتائے
ہے بُرا وہ جسے بُرا بتلائے

عقل کو کچھ بھی اسمین دخل نہین
جو نمانے کچھ اُسکو عقل نہین

ہین فرشتے بھی اُسکے پُر انوار
جانتا ہے خدا ہی اُنکا شمار

[illegible] وہ سارے ہین
اُنکے بازو عجب لگائے ہین

[illegible] اُسکے [illegible] ہین
چار بھی ہین کسیکے لاؤ یقین

اُنمین جبرئیل اور میکائیل
عزرائیل و چہارم اسرافیل

[illegible] جو [illegible] مشہور
سب کتابون مین اُنکا ہے مذکور

لا مثل له و لا شبه و لا ضدّ
و لا ندّ و لا ظهير و لا معين
و لا يتّحد بغيره و لا يحلّ
فيه متّصف بجميع صفات الكمال
منزّه عن سمات النقص
و الزوال و هو مرئي للمو
منين يوم القيامة خالق
لجميع الاشياء و مدبّرها
و مقدّرها عالم بجميع المعلو
مات و لا يجب عليه شيء
و لا غرض لفعله و لا حا
سواه فالحسن ما حسّنه
الشرع و القبيح ما قبّحه
الشرع و لله ملائكة ذو
اجنحة مثنى و ثلاث و رباع
منهم جبرئيل و ميكائيل
و عزرائيل و اسرافيل

وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَقَامٍ مَعْلُومٍ لَا يَعْصُونَ
اللهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ
مَا يُؤْمَرُوْنَ وَلَهُ كُتُبٌ
اَنْزَلَهَا عَلَى رُسُلِهٖ مِنْهَا
التَّوْرَاتُ وَالزَّبُوْرُ وَ
الْاِنْجِيْلُ وَالْفُرْقَانُ الْعَظِيْمُ
وَاَسْمَائُهُ تَوْقِيْفِيَّةٌ وَهُوَ
خَالِقُ الْاَفْعَالِ الْعِبَادِ
فَالْكُفْرُ وَالْمَعْصِيَةُ بِاِرَا
دَتِهٖ وَتَقْدِيْرِهٖ وَلَا بِرِضَاهُ
وَلِلْعِبَادِ اَفْعَالٌ اِخْتِيَارِيَّةٌ
يُثَابُوْنَ بِهَا وَيُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهَا
وَاللهُ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَعَذَابُ
الْقَبْرِ لِلْكَافِرِ وَالْفَاسِقِ
وَتَنْعِيْمُ اَهْلِ الطَّاعَةِ بِمَا
يَعْلَمُهُ اللهُ وَيُرِيْدُهٗ ؂

اور مقرر مقام سب کا ہے
حکم حق سب بجا وہ لاتے ہین
اور کتابون سے دین کیا کامل
سب کلام خدا ہے وہ اسے پاک
چار اُنمین بڑی ہین ایک توراۃ
دوسری بھی کتاب ہے مشہور
دی ہے عیسیٰ کو تیسری انجیل
چوتھی قرآن مجید اور فرقان
خاتم المرسلین پر جسے با...
نام اسکے ہین یہ توقیفی
یعنی ثابت ہین وہ شریعت سے
بندے کرتے ہین جسقدر کام
سب کا خالق خداے اکرم ہے
الغرض کفر اور عصیان ہو
سب ارادے سے اُس خدا کے ہے
لیک راضی نہین وہ عصیان سے
فعل بندون کے اختیاری ہین
یہ ارادے سے کرتے ہین سب کام
اس ارادے پہ ہوگا انکو ثواب
جسکو چاہے کرے خدا گمراہ
جسکو چاہے کرے ہدایت وہ
قبر کا یہ عذاب کافر پر
اہل طاعت کو قبر مین عشرت

قرب حاصل ہر اک کو رب کا ہے
پھر نہ عصیان کے پاس جاتے ہین
اپنے پیغمبرون پہ کین نازل
اُنکی گنتی ہے ایکسو اور چار
اُتری موسیٰ پہ تھی براے نجات
یعنی داؤد کو ملی ہے زبور
اُنکی امت پہ اُسکی ہے تعمیل
جس سے کامل ہو دین وایمان
رحمت العالمین پہ جسکو
جیسے خالق ہے اور ہے شافی
ہین لیکن نہ وہ طبیعت سے
ابتدا سے وہ لیکے تا انجام
ہی بہت سا وہ کام یا کم ہے
پاکر طاعت ہو اور ایمان
اور تقدیر کبریا سے ہے
ظلم سے اور کفر و طغیان سے
ہین نہ جبری نہ اضطراری ہین
خواہشون کو ہی انکی فعل تمام
اور اسی اختیار پر [illegible]
[illegible]
جسے چاہے کیے عنایت وہ
حق ہی اور اُسی کم ہے فاجر پر
ہوگی اور ہوگی بارش رحمت

Marfat.com

آئینگے منکر و نکیر وہاں ۔
رب سے ہوگا سوال اور دین سے
اُٹھ کے قبرون سے جانا محشر مین
اور ترازو مین تولنے اعمال
اور دینے وہ نامۂ اعمال
نیک مردو کے داہنے ہاتھون مین
ذرّہ ذرّہ کا پھر حساب کتاب
سب یہ جو کچھ بیان ہوا حق ہے
روز محشر وہ حوض کوثر حق
حق ہے وہ پلصراط دوزخ پر
بلکہ گزرینگے سب بنی آدم
بال سے بھی زیادہ وہ باریک
اور شفاعت گناہگارونکی
انبیاء صالحان کرادینگے
سب سے پہلے خدا کا محشر مین
حکم ہوگا ہمارے حضرت کو
ہونگے اُس سے قرب مین حق کے
حق ہے جنت بھی اور حق ہے نار
دونون مخلوق اور ہین موجود
اُسمین جو ہینگے اور ہون داخل
جو نبی نے نشان ساعت کے
ہمکو بتلائے ہین وہ سب حق ہین
چاہیے ہمکو سب پہ ایمان ہو

کام آئیگا اُس جگہ ایمان
تیسرے خاتم النبیینؐ سے
سامنے حق کے آنا محشر مین
تاکہ کھل جائے نیک بد کا حال
جن مین لکھا ہین عمل سب حال
اور بدون کے وہ بائین ہاتھون مین
اور ہر چیز کا سوال و جواب
لاؤ ایمان یہ جو کہا حق ہے
اُسپے گزرے بسان اختر حق
جیسے گزرینگے سارے پیغمبر
آگے پیچھے چلینگے اور بہم
تیز تلوار سے ہے اور تاریک
شرم عصیان سے شرمسارونکی
اُنکو دوزخ سے وہ بچادینگے
خالق دوسرا کا محشر مین
واکرینگے در شفاعت کو
سب سے آگے وہ پیشوا سب کے
اُسمین گلزار اور اسمین خار
ہونگے ہرگز نہ وہ کبھی نابود
موت کے تیر سے نہون گھائل
ہول و احوال سب قیامت کے
مصطفےٰ فرمائے ہین وہ سب حق ہین
دل مین پکا ہمارے ایقان ہو

وَسُؤَالُ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ حَقٌّ
وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالْوَزْنُ
حَقٌّ وَالْكِتَابُ حَقٌّ
وَالْحِسَابُ حَقٌّ ؛
وَالسُّؤَالُ حَقٌّ وَالْحَوْضُ
حَقٌّ وَالصِّرَاطُ حَقٌّ
وَالشَّفَاعَةُ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَ
هُمَا مَخْلُوقَتَانِ
مَوْجُودَتَانِ الْآنَ
بَاقِيَتَانِ وَلَا يَفْنَيَانِ
وَلَا يَفْنَى أَهْلُهُمَا
وَكُلُّ مَا أَخْبَرَ بِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ وَأَحْوَالِ الْآ
خِرَةِ حَقٌّ ۔

Marfat.com

الايمان تصديق
القلب واقرار باللسان
هو لا يزيد ولا ينقص
الايمان والاسلام
واحد ولا ينبغي لاحد
ان يقول انا مومن
ان شاء الله تعالى وايمان
البعث غير مقبول و
الكبيرة لا تخرج
العبد المومن من
الايمان واهل الكبائر
من المومنين لا يخلدون
في النار وان ماتوا من
غير توبة ويجوز العقاب
على الصغيرة ولله تعالى
رسل ارسلوا من البشر
الى البشر مبشرين ومنذ
رين ومبينين للناس
ما يحتاجون اليه من
امور الدنيا والدين ٥

اب سنتا ہون معنیٔ ایمان
دل مین تصدیق ہو عقائد کی
اور زبان سے بھی صاف ہو اقرار
ادنے اعلے کا ہے یہی ایمان
وہ ہی ایمان ہے وہی اسلام
کب ہے شایان یہ اہل ایمان کو
منہ سے اپنے جو یون کہے گا ہے
جب قیامت کی ہون نشان ظاہر
لاوے ایمان اگر قبول نہو
ہووے چھوٹا و یا بڑا عصیان
گرچہ نقصان گنہ سے لازم ہے
اور جو مومن بہت گناہ کرے
یون ہی بے توبہ پھر وہ مر جائے
جب بھی دائم وہ نار مین نرہے
نکلے ایمان کی وہ برکت سے
شرک جو یہان کرے خدا کے ساتھ
اسکی بخشش ہوا ورنہ ہے کرم
اور سوا اسکے جسقدر ہین قصور
چاہے پکڑے وہ ایک صغیرہ پر
اور بھیجے ہین یہان خدا نے رسول
مژدہ جنت کا وہ سناتے تھے
دین و دنیا کے سارے ہی وہ کام
صاف وہ کر دیے بیان سارے

اسطرف کو لگا و گوش جان
خوب تحقیق ہو عقائد کی ۔
ایک عقیدے کا بھی نہو انکار
اسمین زیادہ نہ اور ہو نقصان
ایک ہی شے کے ہین یہ دونون نام
ہے نہ لایق کسی مسلمان کو ۔
مین ہون مومن اگر خدا چاہے
موت کی یا ہون سختیان ظاہر
ہو مسلمان تو کچھ حصول نہو
اس سے جاتا نہین مگر ایمان
اصل ایمان ٹھیک قائم ہے
ہو نہ شرمندہ اور نہ آہ کرے
عین عصیان مین وہ گزر جاوے
دوزخ پر شرار مین نہ رہے
جائے جنت مین حق کی رحمت سے
یا کرے کفر مصطفا کے ساتھ
آگ مین وہ رہیگا وہان دائم
بخشے چاہے جسے خدائے غفور
چاہے پھیرے قرار
[illegible]
اور دوزخ سے وہ ڈراتے تھے
سب کو حاجت ہو جنکی تا انجام
حکم حق سے کیے عیان سارے

معجزے وہ عطا کئے اُن کو
جن سے ایمان ہو نبوّت پر
سب سے پہلے رسول آدم ہین۔
یعنی حضرت محمدؐ عربی
سب سے پہلے بنا تھا نور اُنکا
سب رسولون پہ لاؤ تم ایمان
اُنکو بھیجے خدا نے جو پیغام
سب نے پہونچائے خلق کو کامل
دین کے وہ سب امام سچے تھے
یہ عقیدہ بھی کرلو تم معلوم
تھے نہ معزول وہ نبوّت سے
سب سے افضل محمدؐ عربی
مصطفےٰ مجتبا حبیب خُدا
اُنپے نازل ہون بیشمار درود
شرق سے غرب تک جو خلقت ہے
اور جو پیدا یہان ہون تا ساعت
اور معراج مصطفا حق ہے
حالتِ جاگتی مین ہوئی بدن کے ساتھ
جو دکھایا خدا نے سب دیکھا
جلوۂ حق وہ بے حساب ہوا
تاب جسکی نہ لا سکا موسا
قرب مین اُنکو وہ کمال ہوا
سب سے بہتر ہے آپکی اُمت
سب سے شرع آپکی اکمل۔

وہ اثر اور نشان دیئے اُنکو
اور یقین اُنکی اُس رسالت پر
سب سے پچھلے شہ مکرم ہین
مکّی و ہاشمی و مُطّلبی
بعد سب کے ہوا ظہور اُنکا
اُنکی گنتی کا کچھ کرو نہ بیان
اُنپے اُترے جو شرع کے احکام
اُن ہین کچھ کم کیا نہ کچھ ڈالا
اُنکے سارے کلام سچے تھے
سب گناہون سے تھے نبی معصوم
اور نہ موقوف وہ رسالت سے
کُل سے اکمل محمدؐ عربی
خاتم الانبیا رسولِ خُدا
آل پر اُنکی سو ہزار درود
کُل پہ یہان آپکی رسالت ہے
سارے ہین اُس جناب کی اُمت
اُسکا سارا یہ ماجرا حق ہے
آسمان پر گئے وہ تن کے ساتھ
دن سے بہتر بوقت شب دیکھا
سر کی آنکھون سے بیحجاب ا
لن ترانی ملا جواب اُسکا
حقتعالی کا بس وصال ہوا
حقتعالی کی اپنے ہے رحمت
سارے دینون سے دین ہے افضل

وَاَیَّدَھُمْ بِالْمُعْجِزَاتِ
الْبَاھِرَۃِ وَالْاٰیَاتِ
السَّاطِعَۃِ الْمُفِیْدَۃِ
لِلْیَقِیْنِ وَاَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ
اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ
اٰخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
وَالْاَوْلٰی اَنْ لَّا یُعَیَّنَ
عَدَدُھُمْ وَکُلُّھُمْ
کَانُوْا مُبَلِّغِیْنَ عَنِ اللّٰہِ
صَادِقِیْنَ غَیْرَ مَعْزُوْ
وَاَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَ
وَھُوَ مَبْعُوْثٌ اِلٰی
کَافَّۃِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ
وَمِعْرَاجُہٗ فِی الْیَقَظَۃِ
بِشَخْصِہٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ
اِلٰی مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
حَقٌّ وَاُمَّتُہٗ خَیْرُ الْاُ
مَمِ وَشَرِیْعَتُہٗ اٰمَدُ
الشَّرَائِعِ

Marfat.com

وَدِيْنُهٗ نَاسِخُ الْأَدْيَانِ
وَأَصْحَابُهٗ خِيَارُ الْأُمَّةِ
وَالْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ
أَفْضَلُ الْأَصْحَابِ وَ
أَفْضَلُهُمْ عَلٰى تَرْتِيْبِ
الْخِلَافَةِ وَالْمُرَادُ
بِالْأَفْضَلِيَّةِ أَكْثَرِيَّةُ
الثَّوَابِ فَبَاقِي الْعَشَرَةِ
الْمُبَشَّرَةِ فَأَهْلُ بَدْرٍ
فَأُحُدٍ فَأَهْلُ بَيْعَةِ
الرِّضْوَانِ وَفَاطِمَةُ
سَيِّدَةُ النِّسَاءِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَ
الْحُسَيْنُ سَيِّدَا
شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَالْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ
سَنَةً ثُمَّ بَعْدَهَا
مُلْكٌ وَإِمَارَةٌ وَنَكُفُّ
عَنْ ذِكْرِ الصَّحَابَةِ إِلَّا
بِخَيْرٍ وَالْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ
وَيُصِيْبُ وَلَا نُكَفِّرُ أَحَدًا
مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔

بلکہ اس دین سے یاد رکھ پیارے
ساری امت سے آپکے اصحاب
شرف صحبت جب انکو حاصل ہے
اور خلیفہ جو آپکے ہین چار
سارے اصحاب سے وہ بہتر ہین
بوبکرؓ ہین عمرؓ ہین عثمانؓ ہین
یہ ہی ترتیب ہے خلافت کی
افضلیت کے معنی اے حضرت
بعد ان چار کے فضیلت ہے
غزوۂ بدر مین تھے جو شامل
پھر احد مین شریک تھے جو جو
بعد انکے انہین فضیلت ہے
ایک شجر کے تلے بصد ایقان
خلد مین عورتین جو جائینگی
سب کی سردار فاطمہؓ ہونگی
ہونگے جتنے جوان جنت مین
ہونگے حسنین سب کے وہان سردار
بعد حضرتؐ کے جو خلافت تھی
بعد پھر اسکے بادشاہت ہے
سب صحابہؓ کو خیر سے کر یاد
مجتہد ہے صواب پر نا نا +
پر خطا مین وہ اپنی ہے معذور
سمت کعبے کی پڑھتا ہو جو نماز
کہنا اسکو نہ چاہیئے کافر

دین منسوخ ہوگئے سارے
خیر و بہتر ہین اور کل احباب
رتبہ کیونکہ انکا فاضل ہو
آپ کے یار و مونس و غمخوار
دین و دنیا مین سب کے افسر ہین
مرتضیٰؓ ہین یہ جنکے ارکان ہین
اور یہی انکی افضلیت کی
یاد رکھیئے ثواب کی کثرت۔
دس کی باقی کو جنکو جنت ہے
بعد انکے وہ سب ہین فاضل
بعد ان کے بزرگی ہے ان کو
کی نبی سے جنہون نے بیعت ہے
نام جسکا ہے بیعت الرضوان
رتبے عالی وہان وہ پائینگی
انکی مختار فاطمہ ہون گی
پائینگے جو مکان جنت مین
دوش پیغمبر خدا کے سوار
تیس ہی سال اسکی مدت تھی
یا حکومت ہے یا امارت ہے
کہہ کے یہ ابنا ...
[illegible]
قبلہ ہوتا ہے اسمین وہ ماجور
سجدہ کرتا ہو با ہزار نیاز
کفر جبتک نہ اس سے ہو ظاہر

Marfat.com

انبیاء ہین بشر کے سب بہتر — اُن فرشتون سے جو ہین پیغمبر
ہین پیمبر ملائکہ فاضل — عام انسان سے جو ہین کامل
اور مومن ہین جو کہ عام بشر — عام کروبیون سے ہین برتر
ہین کرامات اولیاء کی حق — خرق عادات انبیاء کی حق
گرچہ کوئی ولی اکبر ہو — انبیاء کے نہ وہ برابر ہو
امر و نہی خدا و کل احکام — سب پہ جاری ہین ایک سے یہ مدام
کوئی کیسا ہی ہو نبی و رسول — یا خدا کا ولی کوئی مقبول
پر نہ ساقط ہو اُس سے امر و نہی — ہیگی طاعت مین آدمی کے بھی
مین جو قرآن کی آیتین ظاہر — اُنکے معنی ہین صاف و باہر
بے ضرورت نہ اُنکی ہو تاویل — رہوے ملحوظ موقع تنزیل
اور ظاہر کے چھوڑ دین معنے — ق — صرف باطن کے اُن سے لین معنے
ہے سراسر یہ کفر اور الحاد — اس سے ہوتا ہے دین سب برباد
ہو جو مُردون کے واسطے خیرات — یا ہو اُنکے لئے دعائے نجات
اُنکو ملتا ہے نیکیون کا ثواب — اُس سے ہوتا ہے دور اُنکا عذاب
درجے اُنکے بلند ہوتے ہین — اس سے وہ ارجمند ہوتے ہین
حقتعالیٰ ہے قاضی الحاجات — دور رکھتا ہے سب سے وہ آفات
سب دعائین قبول کرتا ہے — سب کے مطلب حصول کرتا ہے
ہو گنہگار یا کہ ہو فاجر — نیک یا بد ہو پر نہ ہو کافر
سب کے پیچھے نماز پڑھنا تم — پر جماعت نہ ترک کرنا تم
مسح موزون کا ہے سفر مین روا — تین دن اور ایک حضر مین روا
اسکا بھی اعتقاد ہو دل مین — مسئلہ خوب یاد ہو دل مین
ہو بڑا اگر گناہ یا چھوٹا — اُسکو جانے حلال یا ہلکا
اور شریعت کی بات پر ہنسنا — یا حقارت زبان پر لانا ـ

وَرُسُلُ الْبَشَرِ أَفْضَلُ مِنْ
رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ
وَرُسُلُ الْمَلَائِكَةِ
أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الْبَشَرِ
وَعَامَّةُ الْبَشَرِ أَفْضَلُ
مِنْ عَامَّةِ الْمَلَائِكَةِ
وَكَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ
وَلَا يَبْلُغُ وَلِيٌّ دَرَجَةَ الْأَنْبِيَاءِ
وَلَا يَصِلُ الْعَبْدُ إِلَى حَيْثُ
يَسْقُطُ عَنْهُ الْأَمْرُ وَالنَّهْيُ
وَالنُّصُوصُ تُحْمَلُ عَلَى ظَوَاهِرِ
هَا وَالْعُدُولُ عَنْهَا
إِلَى مَعَانٍ يَدَّعِيهَا أَهْلُ
الْإِلْحَادِ وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ
لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ
عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ وَاللّٰهُ يُجِيبُ
الدَّعَوَاتِ وَقَاضِي الْحَاجَاتِ
وَيَجُوزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ بَرٍّ وَ
فَاجِرٍ وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ
فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَاسْتِحْلَالُ
الْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةً أَوْ كَبِيرَةً
وَالْاِسْتِخْفَافُ بِهَا كُفْرٌ

Marfat.com

وَالْاِسْتِهْزَاءُ عَلَى الشَّرِيْعَةِ
وَالْاِسْتِهَانَةُ بِهَا كُفْرٌ
وَالْهَزْلُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ
وَلَا يُحْكَمُ بِكُفْرِ السَّكْرَانِ
وَتَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ بِمَا
يُخْبِرُ بِهِ عَنِ الْغَيْبِ
كُفْرٌ وَالْيَأْسُ مِنَ
اللهِ كُفْرٌ وَالْاَمْنُ
مِنَ اللهِ كُفْرٌ وَالْاِيْمَانُ
بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ
اِعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ وَاَنَّ اللهَ
غَفُوْرُ الرَّحِيْمِ
تمت بالخیر

ہے طرح کی یہ سب زٹل ہی کفر
کلمہ کفر سے ہزل ہے کفر

گر نشے میں بکا ہے کلمہ کفر
ہے نہ ہوش اور کہا ہے کلمہ کفر

اسکو کہنا نہ چاہیے کافر
منہ پہ لانا نہ چاہیے کافر

ہووے کاہن و یا نجومی ہو
دیوے خبریں وہ غیب کی تم کو

ہووے جفار یا کہ ہو رمال
فال نامے سے یا کہ کھولے فال

اسکو سچا کہے وہ کافر ہے
اور جو اچھا کہے وہ کافر ہے

حق کی رحمت سے جسکو ہووے یاس
ہے وہ کافر نہ توڑیو تو آس

اور جو اسکے عذاب سے ہو نڈر
وہ بھی کافر ہے دیکھ کفر نہ کر

ہے رجا اور خوف میں ایمان
ہوں برابر یہ دو تو میری جان

کیونکہ حق کا عذاب بھی ہے سخت
اس پہ غالب کرم ہے اور رحمت

شکر حق کا کہ یہ تمام ہوا
سب عقائد کا اختتام ہوا

کر طفیل رسول و آل رسول
یا الٰہی میری دعا مقبول

میرا اور سارے مومنوں کا یہاں
مرتے دم تک بنا رہے ایمان

موت آوے طرح کے جینا گاہ
لب پہ ہو لا الہ الا اللہ

نور ایمان سے دل منور ہو
حب احد سے جسم و جان تر ہو

دل میں آوے نہ نام کو بھی غیر
خاتمہ اس طرح سے ہو بالخیر

برسے رحمت مدام حضرتؐ پر
آل و اصحاب ساری امت پر

تمت بالخیر

تاریخ طبع طبعزاد اخویصاحب صاحب مکرم و معظم جناب منشی محمد ابراہیم خان صاحب دام ظلہ — قطعہ

رسالہ عقائد یہ جب چھپ چکا
مجھے بھی ہوا فکر تاریخ کا
خرد نے کہا فی البدیہہ یہہ لکھ
کہا شرح تصدیق الایقان

تاریخ از نتایج افکار عالیہ ناظم بے مثل ناثر شیرین مقال فاضل [illegible] ناسب قلیدس [illegible]

Marfat.com

جناب منشی محمد نظیر علی صاحب نظیری تخلص مدرس اول مدرسہ قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ مصنف - قطعہ

معدن فضل وکرم عالی جناب	منبع حکمت طبیب لاجواب
مخزن حلم وحیا فاضل اجل	مصدر جود وسخائے بے حساب
کامل اکمل وعالم باعمل	عارف باللہ عرفان را آب
مولوی حاجی حکیم بے بدل	شاعر ودر ہر ہنر او انتخاب
آن رحیم الدین احمد شاہ دین	ہادی گم گشتہ از راہ صواب
ترجمہ تکمیل ایمان را نمود	وز حواشی داد آن را آب وتاب
منفذ العرفان نام نامیش	زانکہ عرفان یافت زو ہر شیخ وشاب
داد اُردوے معلے دادنا-	عام خلق اللہ شود زان فیضیاب
ہر مسلمانے کہ خواندش یا شنید	از عقائد فاسدہ کرد اجتناب
شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ساختہ شاہد ولیکن در حجاب
بر ہمہ از اہل ایمان اہل دین	جلوہ گر آنرا نمود این جناب
بعد زان محمود مرزا خان نمود	جلوہ اش را با ہزاران آب وتاب
طبع فرمود آن نگار دین را	ز اہتمامش کرد حاصل صد ثواب
خادم الاسلام دہلی مطبعے	کرد وا از روے این شاہد نقاب
سال طبع آن نظیری زد رقم	در عقیدہ ہمت زیبائی کتاب ١٣١١ ہجری

تاریخ طبعزاد جناب منشی محمد علی خان - صاحب رئیس قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ - قطعہ

چھپا جبکہ تکمیل الایمان ہوا	مجھے فکر تاریخ اے جان مسلم
کہا میرے دل نے محمد علی خان	کہ ہے شرح تکمیل الایمان مسلم ١٣١١ھ

تاریخ از افکار ناقصہ عاصی مترجم عفی اللہ عنہ - قطعہ

یوں تو مدت سے سنا کرتے تھے ہم بھی الطرب	کانکے اس پردۂ حائل میں نقش کالحجر
ایک چھاپے کی بدولت جب یہ شرح چھپ چکی	آنکھ کے آیا نظر اس تل میں نقش کالحجر

ل اسکی طبع کے ہاتف سے جب پوچھے کہا	کر لے یہ باب عقائد دل مین نقش کالحجر سنہ ۱۳۱۱ ہجری

ایضاً ولہ

ہذہ العقائد الایمان	زبدۃ نور القلوب لا ریب
سن حسن طبعہ طربٗ	قال قد یؤمنون بالغیب سنہ ۱۳۱۱ ہجری

عبارت - سراسر ہدایت جناب کرامت مآب قبلۂ عقیدت مندان وکعبۂ فدویت کیشان قدوۂ اہل فضل وکمال وزبدۂ کملائے ماضی وحال امام الفقہاء مقتدا العلماء فخر المحدثین نائب المرسلین حضرت مولانا مولوی قاری حاجی محمد عبد الرحمٰن صاحب انصاری پانی پتی دام برکاتہم وکراماتہم واجلالہم وافضالہم نے بعد ملاحظہ واصلاح زیب رقم حوالہ قلم معجز رقم فرمائی

ترجمہ خوض کر کے دیکھا مخالف اہل سنت کے بالکل نہین پایا موافق کتب عقائد کے دیکھا خدائے تعالیٰ خلق کو اس سے منتفع کرے آمین - اور حاشیہ پر کا بسبب ضعف بصر کے دیکھا نہین گیا نظر نے کام نہین دیا اور بعض جگہ حاشیہ پر تین کلمہ کر دیئے ہین وہان نظر ثانی چاہیے حرف پڑھے نہین گئے آٹھ دس جگہ کے نقطون کو ٹھیک کر بنا کر قابل پڑھنے وسمجھنے کے کردین فقط

عبد الرحمٰن عفی اللہ عنہ - ۱۹ - شعبان ۱۳۱۱ ہجری دوشنبہ

جہان جہان حضرت قبلہ وکعبہ نے نشان فرمادئے ہین تو نظر ثانی ہین وہ سب درست کر دیئے گئی رحیم الدین احمد عفی عنہ

خاتمۃ الطبع

بحمد للہ کتاب مستطاب منفذ العرفان ترجمہ تکمیل الایمان مؤلفہ افضل علماء شریعت وطریقت اکمل فضلا حقیقت حکیم رحیم الدین احمد قادری دہلوی دامت برکاتہ مطبع ...

دہلی مین طبع ہو کر مفیض خاص وعام ہوئی - فی الواقع متانت عبارت و تصحیح توثیق مذہب اہل سنت وجماعت بجا حضرت مصنف کے کمال وفضیلت شان پر دال ہے

Marfat.com

تاریخ نادری سوانح عمری حکما متقدمین متاخرین
یونان و عرب و فارس و ہند و فرنگستان
کے واقعات عبرت انگیز و کلمات نصایح
آمیز ایسے دلچسپ دلنشین ہین اگر

اشتہار

مین نے اس کتاب کا حق کاپی رائٹ
دوام کے لئے بنام مکرمی مشفقی منشی احمد مرزا
خانصاحب مالک مطبع علوم الاسلام دہلی ہبہ
کر دیا ہے لہذا ہر کہ و مہ کی خدمت مین
التماس ہے کہ وہ بدون اجازت
منشی صاحب کے قصد طبع نکرین کیونکہ یہ کتاب داخل
رجسٹری سرکار ہو چکی ہے ہان جسقدر جلدین مطلوب
ہوں مطبع علوم الاسلام دہلی سے طلب فرماوین

العبد

رحیم الدین احمد قادری دہلی

تبیین الضلال قیمت ۴ر دل کا بہلاو
قیمت ۶ر سیر فرنگستان قیمت ۸ر
مثنوی وکیل قیمت ۴ر تقویۃ الایمان

ہر قسم کی کتابین درخواست آنے پر بذریعہ ویلیو روانہ ہوسکتی ہین فقط

Marfat.com

مطالعہ فرمایان ان اوراق کی خدمات مین گذارش ہی کہ مطالعہ سی پہلے اس صحت نامہ کے مطابق کتاب کو تصحیح فرمالیں

صحت نامہ اغلاط متن نسخہ منقذ العرفان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱	کفیات	کیفیات
//	۹	انہ منیرات	انہ مزینہ ن
۴	//	حرہ اللہ	حرمہ اللہ
۴	۱۰	روح کی	روح کے سنوارنے کی
۶	۳	ان	اُن
//	۴	تشریح	تخریج
۷	۱۱	بہی	ہی
۷	۱۶	ضمیرالانسان	ضمیر انسان
۷	۱	دفع	دافع
//	۹	صیف الدین	سیف الدین
//	۱۵	کلامیہ تدقیقات	کلامیہ و تدقیقات
۸	۴	وہم خیال	وہم و خیال
//	۱۰	ذات کے	ذات مین ان صفات کو جان جاوے اور در حقیقت صفات انسانی اللہ تعالیٰ کی
//	۱۲	حق کے	حق تعالیٰ کے
۱۰	۴	بتخد	بیخد
//	۹	بدنمات	بیمات
۱۴	۳	تکی	تکلے
//	۴	اسبات	اسباب
//	۲	نہین	اسی
//	۶	جاہر	جائز
//	۱۳	آ سے	روسے
	//	فوقیت	فوقیت
	۵	قرآ مجید	قرآن مجید
//	۶	ابن سیرین	ابن سیرین
//	//	تابغین	تابعین
۶	۹	دیکہی اور	دیکھی مثال اوسکی دیکھی ہے اور
	۱	قصا	قضا
//	۱۰	گناہ کااون	گناہ گارون
۱۹	۸	برّا	بُرا
//	۱۱	وہی پیدا ہوئی	وہین پیدا ہوئی
۲۰	۷	اوسی سے	اوس سے
۶	۹	دم	ذم
//	۱۰	ناقص جہل کامل	ناقص کامل
//	//	عالم ونسیہ	علم وجہل
۲۰	۱۴	مخلوقات	کل مخلوقات
۷	۹	مغرب	مقرب
۶	۱۱	ومیکائیل	ومیکائیل
//	۱۲	واسرائیل	واسرافیل
//	۱۵	وعزرائیل	وعزرائیل
۲۲	۴	احرام	اجرام
۲۴		—	والقرآن العظیم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۵	اختیاریۃ	اختیاریۃ
۲۷	۱۲	اظطراری	اضطراری
//	//	اشکال	اشتکال
//	۱۷	مختار	مختار
۲۸	۱	جبرا	حیران
//	۲	ولا	ولا
//	//	کلام	کلام
//	۱۳	واللہ	واللہ
//	۱۵	ماکان	ماکان
۳۳	۱۵	طق	حق
۳۵	۳	پڑہنی	پڑھنی
//	۱۶	بچھا جاوگی اور	بچھا جاوینگی کر تشکیل جمعیت دلوان سے بالکل اوٹھ جاوینگی
۳۶	۱۰	ہوئی	ہوئی
۳۷	۵	عملون	عملون کا
۳۸	۱۰	بلڑی	پلڑی
۳۹	۱	اسنادر	اسناد
//	۴	نطبیق	تطبیق
//	۵	تضع	تصنع
//	۸	سب	سبب
//	۹	الطہا	اظہار
//	۱۰	بہی	بہی
۴۰	۱۵	تصور	تصور
۴۳	۹	الوار رباب	اورارباب
۴۴	۷	چاہت	چاہتا
//	۱۴	کھڑا ہے	کھڑا
//	۷	لعنی	یعنی
//	۱۸	اس	اس
۴۶	۱۰	حاصل	خاص
۴۷	۱۸	بات	بات
۴۸	۱	توفش	نوفش
//	۱۲	کرہاونگے	فرماوینگے
۵۰	۳	ذکرہ	ذکرہ
۵۲	۳	وخلفتلم	وخلقتکم
۵۳	۶	۱	۳
//	۸	تصدق سے	تصدیق
//	۱۵	۲	۴
//	۱۰	درست ہوئی	[illegible]
//	//	[illegible]	[illegible]
//	۱۰	[illegible]	تصدیق
۵۵	۱	[illegible]	کہا
۵۶	۴	بنانی ہیں	بتائی ہیں
//	۸	عافیت	عاقبت
//	۱۰	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۶	مدخالی	بدخالی
۶۰	۵	ات	بات
۶۱	۱۱	بہ تکلیف	بے تکلف
//	۱۳	وقصوصیہ	وخصوصیہ
//	۱۶	پیشوامین	پیشوا مین ان
//	//	کستی حکیمہ دئی	کستی ہی حکماء نے جنہا دمن خطا کی ہے اگر نتیجہ موصوف [illegible] ہوئی
۶۳	۱۳	لانا	لایا
۶۴	۶	لابہن	لانا بہی
۶۶	۲	کرلی	کرلی
//	۵	رسا	رہنا
//	۷	اپانت	امانت
۶۷	۶	تیرن	[illegible]
۷۰	۱۲	سے	سے
۷۳	۲	خدال	بجدال
//	۸	انما	[illegible]
//	۱۳	معجزے	[illegible]
۷۵	۴	غرق عادت	[illegible]
۷۷	۶	تجرود	[illegible]
۷۸	۷	محجب کر	محجوب کر
//	۱۲	حی لے زبر	[illegible]
//	۱۵	محدثین نے	محدثین سے
۷۹	۴	الیسی	آپ سے
۸۰	۸	مختار ہی تہی	مختار بہی ہے
۸۱	۹	صوفیصوفیہ	صوفیہ
۸۵	۱۵	ہست	[illegible]
۸۶	۵	گواہ	[illegible]
۸۸	۱	خلجان	[illegible]
۸۹	۹	کسنتم	[illegible]
۹۰	۱۳	الاولتم	[illegible]
۹۱	۷	[illegible]	
	۱	[illegible]	[illegible]
//	//	خیرالقرون	خیرالقرون
۹۳	۱۵	مثل	مثل
۹۵	۱	وتفضلہم	وفضلناہم
۹۷	۲	زیرسی	زبرسی
۱۰۱	۱	صرت	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۷	اوردو	اور
۱۰۳	۱۶	بن حرمیہ	بن خزیمہ
۱۰۵	۱۴	اجاع ہے	اجاع سے
۱۰۸	۱۶	بن خرمیہ	بن خزیمہ
۱۰۹	۱	ابن الصنلاح	ابن الصلاح
〃	۵	بعضے اہلسنت عثمان	بعضے اہلسنت علی
〃	〃	تقدیم کی علی	تقدیم کی عثمان
〃	۹	بن زبیہ	بن خزیمہ
۱۱۲	۸	اور کہتا ہے کہ علما	اور علی
〃	۱۴	عقیدے کے	حجت الاسلام کے عقیدے کے
۱۱۷	۱	عارص	عارض
۱۱۸	۱۲	ثم اھل ۲ اخر	ثم دیجا کو اخی
۱۱۹	۱۱	ہے کر	نے کہا کہ
۱۲۰	۳	لونی	لومۃ
〃	۵	تواشر	تواتر
〃	۷	ستنفر	متنفر
〃	۱۲	منتفر	ستنفر
〃	۱۳	طاہر	ظاہر
۱۲۲	۱۳	طاکر	ظاکر
〃	۱۶	والرسر	والربید
۱۲[illegible]	۳	تضیر	تصیر
[illegible]	〃	فمن ۲۰ جہم	فمن احتجہم
〃	〃	فہی احتجہم	فہی احتجہم
〃	۹	فیوشکران	فیویشک ان
〃	〃	یاحدہ	یاخذہ
۱۳۵	۹	وعدالم	واعدلهم
۱۴۱	۱۲	ولالت	ولایت
۱۴۶	۴	داخلع	واخلع
〃	۱۳	لسعد	سعد
۱۴۸	۱	بدلی	بدلی
〃	۹	والمتع	والمنع
〃	۱۱	جاہیے	نچاہیے
۱۴۹	۲	علی الخفین	علی الخفین
〃	۵	الهتتين	
〃	۶	رکھنی	رکھتی
۱۵۱	۶	ظاہری	ظاہرہے
〃	۱۰	سن اللہ	مزروح اللہ
〃	۱۳	والامن	والاومن
۱۵[illegible]	۲	[illegible] یہ نہ	[illegible]
〃	۸	حابل	[illegible]
〃	۱۳	اسکو	
[illegible]	۱۴	حق کے	رب کے
[illegible]	[illegible]	فصل سے	افضل
[illegible]	۱	ہی طرح سے	ہر طرح کی
〃	〃	وی	ہووی
〃	〃	مسلسل	سے مشاکل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۱۲	منود	منودہ
〃	۱۶	ہمت	ہبت

صحت نامہ اغلاط حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	—	اذیبا یعونک تحت الشجرۃ
〃	[illegible]	ورفشرہ	مبشرہ
۳	۱	جسکی	خشکی
〃	〃	اونکی	انکی
〃	۳	ہوتی	ہوتی ہیں
〃	〃	وسیلہ	وسیلۂ
〃	۴	بتدبیر	تبذیر
〃	۵	تقسیر	وتقتیر
〃	۷	موقع	موقع پہ
〃	〃	ہنو	تھوڑا ہے اور
〃	〃	نامردی	جبن و نامردی ہے
۴	۱۰	مرتبہ	مرتبے
〃	۱۲	رحشم	رجشم
〃	۱۴	ناد	نار
۴	۷	پرہیزگاروں	پرہیزگاری
۵	۴	اُس	اِس
〃	۶	سرے	کریں
〃	〃	واقفی	وارفتہ جب
〃	۷	ہوگئی	ہوگی
〃	〃	بچی ڈالی	نکال ڈالی
〃	۸	تاکی وشی	کہ تاک وستی
〃	۱۱	مرکبا ہو	مرکب ہو
۶	۳	بابر بادشاہ	یا ہر بادشاہ
〃	۵	کرنے کی تعداد	کرنے کا وقت سنہ کی تعداد
〃	〃	حرف	صرف
〃	۱۰	—	عین
〃	۱۷	نکمن شو حساب	نکمن حساب
۷	۱	اوسکا	وہ
〃	۵	اس کلام	اہل کلام
〃	۶	نی	لی
〃	۷	ذو دلا اور متردد	ذو دلا اور متردد
۸	۹	وہم خیال	وہم و خیال
۱۰	۶	صونت	صوت
〃	۷	بھی	ہی
〃	۹	لتکوت	لت کوت
〃	۱۲	بھی	ہی
〃	۱۴	بغیر لیے کرنے	تعبیر اسی کر تھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۵	بھی	ہی
〃	۵	دہنی	ذہنی
〃	۱۲	لی جحرہ	کی حجرہ
〃	〃	چلنی آواز	چلنے کے آواز
۱۱	۲	ور	اور
〃	۴	لمنبا ہی	لنبائی
〃	۷	ظلقین	صفتین
〃	۱۵	ہم	ہر
۱۲	۱	بڑا	برا
〃	۶	معت	سعیت
〃	۷	یعنی نہ روح کو بدن سے ہی یعنی نہ روح بدن میں لگی ہے۔	یعنی نہ روح بدن میں لگی ہے۔
۱۴	۱	تقلحید نفی	عقائد نسفی۔
〃	〃	اور شرح کی اس حدیث۔	اور اوسکی شرح میں ہے کہ اس حدیث۔
〃	۹	زجنت ہیں	زجہت ہیں
〃	۱۰	الا	لا
〃	〃	اور	او
〃	۱۲	نظرکا اوسپر	نظر کا خطا
〃	۲۰	اسفلد	اسقد
〃	۲۹	لاید لہ الابصار	لایدرکہ الابصار
〃	۳۶	بہی	ہی
〃	۴۱	روایت	رویت
۱۴	۴	گھری	گہرائی
۱۶	۴۳	استدار	استقرار
〃	۴۱	یہ	بہ
۱۷	۱	ـــہ	بقیہ صفحہ ۱۶
〃	〃	——	سورہ اعراف میں ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسی صعقا
〃	۳	تاکیار	تاکید
〃	۸	وس آیت	اس آیت
〃	۱۰	ہوئے	ہوتے
〃	〃	بلندی	بلند ہے
۱۸	۱۰	آجاوے	آجاوی گی۔
〃	۱۱	چاہتا ہے	جانتا ہے
〃	〃	ہے	وہ
۱۹	۱	اور سب	وہ سب
〃	۲	موافق احکام	موافق حکم دیتی ہیں اور احکام۔
۲۰	۲	یعنی	معنی
〃	〃	ذم نقطہ دار	دم ذال نقطہ

PUNJAB UNIVERSITY LIBRARY
ANARKALI CAMPUS LAHORE

Call No. ....

Accession No. ....

The book was drawn from the library on the date last marked. It can be retained for the period permitted by the rules governing the class of your membership.

Books and current periodicals must be returned within three days.

سطر	غلط	صحیح
〃	آدمی	
〃	بس	
〃	ہمین	ہمین کہ جہ
۷	بعضی	یعنی
۸	سبابب	اسباب
۱۰	آیہ	پر آیہ
۲	سورہ مین	سورۃ الی مر
۴	نہین ہے	نہین مین
۳	بشرح	یشرح
۶	یزد	یرد
۱۴	سورہ مین	سورہ مین
۹	اولٹی التقدیر	اولٹی معنے تقدیر کے
۱۸	خزانت	خیانت
۱	عمل کر	عمل کرو
〃	رس	آس
۴	خبت	جنت
	غلبیرے	للیسری
۴	سورو جمہ	سورہ جمعہ
۱۳	وضربۂ	وضربہ
۳	ہوگئی	بتوکئی
۷	ایت	ثابت
۱۰	ستنزہوا	استنزہوا
〃	لاامۃ	عامۃ
۱۵	گرہون	گرہون
۱۸	بنیز	حدیث
۵	سہرون کو	شہرون کو
۳	اور باطن کا فر	اور جو باطن مین کافر
۲	خبت	جنت
۱	بعنۃ	بلعنۃ
۳	والفریق	والغریق
۶	اجب	راعلیٰ
۱۰	تیعبا	تبعیا
	ہماری	جاتی ہین
	دیسنے	دوستی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	〃	آسمانی	آسمان
〃	۳	زہر	زہر
〃	۷	بیت	ابیت
〃	۷	متفق علیہ	متفق علیہ
〃	۸	اونون	دونون
〃	۵	کہا	کہا
۳	۲	سورہ زمر	سورہ زمر
〃	۳	نفقہ	نفقہ
〃	۹	زبیہ	زبیہ
۳۸	۱	بطانۃ	بطاقۃ
〃	〃	پہھی	چھٹی
〃	〃	چھیٹی	چھٹی
〃	۳	جلا	رطلا
〃	۴	کل	کل
〃	〃	بارت	بارت
〃	۷	ووثقلت	وثقلت
〃	۸	لمبائی مین	کر لمبائی مین برابر کیا
〃	۱۲	کہی	کہی
〃	۱۳	چھٹی	چھٹی
〃	۱۵	ہوگا	ہو
〃	۱۷	چھٹی کے	چھٹی کے
〃	۱۴	چھٹی	چھٹی
〃	۱۸	چھٹی	چھٹی
〃	۲۳	ملتزو مین	ترازو مین
۲۹	۱	بلقاء	بلقاء
〃	۲	سلب	[illegible]
〃	۱	کیا	[illegible]
۴	۹	ثواب	[illegible]
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	ستر

Marfat.com